"فَسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"
تَعْلِيْمُ الْاِسْلَام
مکمّل
مؤلفہ
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(مفتی اعظم ہند)
باضافہ
چہل حدیث و چہل أدعیہ مسنونہ
مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

"فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"
تَعْلِیْمُ الْاِسْلَام
مکمّل
مؤلفہ
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(مفتیٔ اعظم ہند)
باضافہ
چہل حدیث و چہل أدعیہ مسنونہ
مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

"فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"

پس اگر تم کو علم نہیں تو اہل علم سے پوچھ لو۔ (النحل: ۴۳)

تَعْلِیْمُ الْاِسْلَام مکمل

مؤلفہ:

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
(مفتیٔ اعظم ہند)

باضافہ:
چہل حدیث و چہل أدعیہ مسنونہ

مکتبۃ البشریٰ
کراچی - پاکستان

کتاب کا نام : تَعلِیمُ الاِسلَام

مؤلف : حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد صفحات : ۲۳۲

قیمت برائے قارئین : =/۸۰ روپے

سن اشاعت : ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء

اشاعت جدید : ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ

چوہدری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

www.maktaba-tul-bushra.com.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341,5557926

دارالإخلاص، نزد قصہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

مختصر سوانحِ حیات

مفتیٔ اعظم ہند حضرت مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

سرزمین ہند کو جن اکابرین نے علوم نبوت سے سدا بہار کیا اور اپنی ساری زندگی علوم نبوت کی ترویج واشاعت کیلئے وقف کردی، ان میں مفتیٔ اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سرِفہرست ہے، آپ آسمانِ فقہ پر آفتاب بن کر چمکے اور سرزمین ہند کو ماہتاب وعالمتاب بنادیا، آپ کا مختصر سوانحی خاکہ کچھ اس طرح سے ہے:-

نام ونسب و پیدائش: محمد کفایت اللہ بن عنایت اللہ بن فیض اللہ بن خیر اللہ بن عباد اللہ حنفی شاہجہاں پوری ثم الدہلوی۔ آپ کے آباؤ اجداد کا اصل وطن ''یمن'' ہے اور آپ ۱۲۹۳ھ میں شاہجہاں پور کے محلّہ ''سن زئی'' میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وفراغت: پانچ برس کی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا، ناظرہ قرآن مجید، اردو وفارسی کی ابتدائی تعلیم علاقے ہی کے مکاتیب میں حاصل کرنے کے بعد دوسال مدرسہ اعزازیہ میں پڑھا، پھر مراد آباد کا سفر کیا اور مدرسہ شاہی، مراد آباد میں ماہر وقابل اساتذہ کرام سے دوسال استفادہ کیا۔ اس کے بعد ۱۳۱۲ھ میں دیوبند کا سفر کیا اور دارالعلوم دیوبند میں داخلہ لے کر ۱۳۱۵ھ میں فراغت حاصل کی۔

مشہور اساتذہ کرام: آپ کے اساتذہ میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری، حضرت مولانا عبدالعلی میرٹھی، حضرت مولانا حکیم محمد حسن برادر شیخ الہند، حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی، حضرت مولانا منفعت علی دیوبندی جیسے اساطینِ فضل وکمال شامل تھے۔

مشہور رفقائے درس: رفقائے درس میں محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عبدالخالق شاہجہاں پوری، مولانا عبدالمجید شاہجہاں پوری، مولانا فیض الحسن عمروی مراد آبادی (والد ماجد حضرت مولانا فخر الحسن صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند)، مولانا امین الدین بانیٔ مدرسہ امینیہ دہلی تھے۔

مشہور تلامذہ: آپ نے اپنے پچپن سالہ درس وتدریس میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں ارباب علم وفضل تیار کئے، جن میں شیخ الأدب والفقہ مولانا اعزاز علی دیوبندی، صدر مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہجہاں پوری، سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا اکرام اللہ خان ندوی، مولانا عبدالغنی پٹیالوی،

مولانا مفتی محمد اسماعیل بسم اللہ سورتی، مولانا تقی امینی جیسی اکابر شخصیات شامل ہیں۔

دینی خدمات: بائیس برس کی عمر میں بزمِ محمودی کے ایک دانائے راز بن کر نکلے۔ اپنی خداداد ذہانت وذکاوت، اساتذہ باکمال کی فیضِ صحبت کے اثر سے اقران واعیان میں امتیازی مقام اور تجرِ علمی وجامعیت کی وہ شان حاصل کرلی کہ شاید وباید کسی کو نصیب ہو، علوم عقلیہ وشرعیہ میں سے کوئی ایسا علم نہیں جس میں آپ کو مہارتِ کاملہ حاصل نہ ہوئی ہو۔

تدریس: شروع میں اپنے علاقے کے مدرسہ عین العلم میں پانچ برس تک تدریس ونظامت کے فرائض سرانجام دیئے پھر ۱۳۲۱ھ میں مدرسہ اُمینیہ دھلی تشریف لے گئے اور تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے یہاں تک کہ مدیر ومنتظم ہوئے اور متواتر چوبیس برس تک یہ خدمتِ جلیلہ بحسن وخوبی سرانجام دی، مدرسہ نے آپ کے زمانہ میں بڑی ترقی حاصل کی۔

فتاوی: اللہ تعالیٰ نے آپ کو خداداد صلاحیت بخشی تھی اور آپکا اصل طغرائے امتیاز بے نظیر تفقہ فی الدین تھا۔ غیر معمولی بصیرت اور جزئیاتِ فقہ پر بے پایاں عبور تھا، جس کی وجہ سے ملت بیضاء نے مفتی اعظم ہند کا خطاب دیا اور کوئی شبہ نہیں کہ آپ اس کے بدرجہ اتم مستحق تھے، مختلف الخیال علماء بھی آپ کے فتاویٰ بلا چوں وچراں تسلیم کرلیتے تھے، آپ کا فیصلہ مستحکم اور اٹل ہوتا تھا کسی کیلئے اس کے خلاف کرنا محال تھا، آپ کے جوابات پر تمام علماء واساتذہ کو مکمل اعتماد تھا۔ آپ کے فتاویٰ کی یہ بڑی خصوصیت تھی کہ نہایت مختصر مگر واضح عبارت ہوتی کہ ہر ایک اس کو سمجھ سکے، اسی وجہ سے آپ کے فتاویٰ علماء، عوام اور عدالتوں میں یکساں مشہور ومقبول تھے۔

فرقِ باطلہ کا تعاقب: حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی عقائد کے دفاع اور مسلمانوں کو فرقِ باطلہ کے مکروفریب سے بچانے میں اہم کردار ادا کیا چنانچہ ۱۹۲۲ء میں جب شدھی تحریک کے ذریعہ ہزاروں مسلمانوں کو مرتد بنایا جانے لگا تو آپ نے اس کی روک تھام کیلئے انتہائی کوششیں فرمائیں اور ہزاروں مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچایا۔

ردِ عیسائیت: اسی طرح عیسائی مشنریاں جو حکومت کی سرپرستی میں مسلمانوں کو مرتد بنانا چاہتی تھیں ان کا مقابلہ کرکے پسپائی پر مجبور کیا۔

ردِ قادیانیت: آپ نے قادیانیوں کا بھی تعاقب کرکے ان کے حقیقی چہرے کو دنیا کے سامنے

بے نقاب کیا اور ان کے پسِ پردہ عزائم کو مسلمانوں پر واضح کیا۔

سیاسی خدمات: اسلام کا دفاع، مسلمانوں کی صحیح رہنمائی اور ملک وقوم کی خدمت کی خاطر حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیاسی میدان میں پیش پیش رہے، چنانچہ ۱۹۱۹ء میں جمعیت علماء ہند کے قیام واستحکام میں بھرپور حصہ لیا اور بیس برس تک اسکی صدارت فرمائی، تحریک آزادی ہند، تحریکِ خلافت اور مختلف سیاسی تحریکوں میں شرکت اسکا واضح ثبوت ہے، انہیں سیاسی سرگرمیوں کی بناء پر مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۷، جمادی الاولیٰ ۱۳۴۹ھ میں چھ ماہ کی جیل کا حکم ہوا اور دوسری مرتبہ ۱۳۵۰ھ میں اٹھارہ ماہ جیل کا حکم ہوا۔

خداداد صلاحتیں اور عمدہ اوصاف: آپ بلند پایہ بے مثال فقیہ ومحدث ہونے کے ساتھ ساتھ اُدب وشاعری میں اس مقامِ بلند کے مالک تھے کہ آپ کے کلام پر قدماء کے کلام کا شبہ ہونے لگتا ہے، حساب وریاضی میں تو مشکل ہی سے کوئی عالم آپ کا حریف ہوسکتا تھا، اس کے ساتھ خطِ نسخ ونستعلیق میں بھی آپ کو ملکہ حاصل تھا۔

آپ قوی علم کے مالک تھے، نہایت سادہ طبیعت، خاموشی پسند، شہرت اور نمائش سے ہمیشہ متنفر، اہل حاجت اور مستفتی لوگوں کے ساتھ آپ کا طرزِ عمل یہ تھا کہ بسا اوقات لوگ رات کے بارہ، ایک بجے فتویٰ لینے آتے تو آپ بسترِ اِستراحت سے خود اٹھ کر تشریف لاتے تھے اور پیشانی پر بل بھی نہ آتا تھا۔ آپ کی فطرت میں یہ بات بھی داخل تھی کہ آپ کسی ملاقاتی کو انتظار کی زحمت نہ دیتے تھے، ایک مرتبہ نہیں بلکہ ہزاروں مرتبہ دیکھا گیا کہ کھانا کھانے کے دوران اگر کوئی آجاتا تو کھانا چھوڑ دیتے اور جاکر ملاقات کرتے اور اگر کوئی فتویٰ لے کر آتا تو جواب بھی لکھ دیتے۔

طبیعت بے انتہا غیور تھی، کبھی کسی کے سامنے اپنی ضرورت یا کسی تکلیف کا اظہار نہ کرتے۔

تعلیمی اور قومی خدمات: آپ اکثر قومی، علمی اور مذہبی مجالس میں مشورہ کیلئے بلائے جاتے تھے اور کئی تعلیمی اداروں کے ممتحن اور دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے۔

تجرِ علمی ومرجع تشنگانِ علم: حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی باریک بینی کا یہ عالم تھا کہ حدیث و فقہ کی چھوٹی چھوٹی عبارتوں سے بیسیوں معانی ومطالب ومسائل کے انبار لگادیتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب کے درسِ بخاری وترمذی کی تقریر مختصر مگر نہایت جامع ہوتی تھی، حضرت کے درس

میں شرکت کیلئے طلبہ ہند کے مختلف علاقوں کے علاوہ پاکستان، افغانستان، جاوا، سماٹرا، بدخشاں، حجاز، برما، ملایا، ایران، عراق، شام، تبت اور چین سے آتے تھے،

تقویٰ، توکل اور پاکیزہ کردار: تمام زندگی تقویٰ اور دیانت داری سے بسر کی، غیبت، خیانت اور انتقام کا کبھی تصور بھی آپ کے دل میں نہ آیا، وہ اپنے مخالفوں کے ساتھ نیکی کرنے کے عادی تھے۔ ہندوستان کے بڑے بڑے علماء مثلاً مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا سجاد بہاری آپ کے تقویٰ کا اعتراف کرتے تھے۔ مفتی صاحب کس قدر بلند کردار کے مالک ہیں اسکا اندازہ ہم اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ تحریک عدمِ تعاون کے زمانہ میں جیل میں اخلاقی قیدی بطور خدمت گار کے ملے ہوتے تھے، حضرت مفتی صاحب ان کے پھٹے ہوئے کپڑے سی دیا کرتے تھے اور ان کے دوسرے کام کر دیا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ ان سے کام لینا ظلم ہے وہ میرا جو کام کرتے ہیں اس کا معاوضہ ادا کرتا ہوں، حکومت کو ان سے کام لینے کا کوئی حق نہیں، حضرت مفتی صاحب میں بے نفسی، منکسر المزاجی اور تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، اپنے ہاتھ سے اپنے کپڑے سیتے تھے اور اپنے برتن بھی خود دھولیا کرتے تھے، آپ معمولات کے بہت پابند تھے وقت پر کھانا، وقت پر سونا، بیدار ہونا، وقت پر عبادت یہی وجہ تھی کہ ضعیفی میں بھی آپ کی صحت بہت اچھی تھی۔ زمانۂ طالب علمی میں اپنے ہاتھ سے ٹوپیاں بُن کر بازار میں فروخت فرماتے تھے اور نہایت خودداری کے ساتھ طالب علمانہ زندگی بسر فرماتے تھے، فقیہ النفس مولانا رشید احمد گنگوہی کے مرید تھے، آپ کے توکّل کا یہ عالم تھا کہ لوگوں کے اصرار پر بھی مدرسہ کے لیے کوئی اپیل شایع نہیں کی، فرماتے تھے کہ بھئی! یہ خدا کا کام ہے وہ خود جب تک چلانا چاہے گا چلائے گا، دیانت وامانت کا یہ حال تھا کہ مدرسہ کا ایک ایک پیسہ نہایت احتیاط سے خرچ کرتے تھے، رفیقِ سفر علماء فرماتے ہیں کہ سفرِ حج میں حضرت مفتی صاحب کے ذوق وشوق وعبادت کا عجب سماں ہوتا تھا۔

تصانیف:

۱) البرھان، ردّ قادنیت کیلئے یہ رسالہ جاری فرمایا۔

۲) مسلمانوں کے مذہبی وقومی اغراض کی حفاظت (۱۹۱۷) میں دِلّی پرنٹنگ پریس سے طبع ہوا۔

۳) رسالہ شیخ الہند (حالاتِ اسیری وسوانح شیخ الہند)۔

۴) روض الریاحین (عربی قصیدہ)۔　　۵) دلیل الخیرات فی ترک المنکرات ۔

۶) خیر الصلاۃ في حکم الدعاء للأموات۔　۷) النفائس المرغوبۃ في حکم الدعاء بعد المکتوبۃ۔

۸) الصحائف المرفوعۃ ۔　　۹) رسالہ قنوتِ نازلہ۔

۱۰) کفایت المفتی ۹ جلد، یہ آپکا علمی شاہکار ہے، جو آپکے فتاویٰ پر مشتمل ہے، آپکے خلف الرشید مولانا حفیظ الرحمٰن واصف مرحوم نے حسنِ ترتیب کے ساتھ مرتب فرمایا۔

مشہورِ عالَم تصنیف: آپ کی مشہورِ عالَم تصنیف ''تعلیم الاسلام'' ہے جو آپ نے بچوں کیلئے تحریر فرمائی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ بنیادی اسلامی عقائد و اعمال پر مشتمل ہونے کی بناء پر بڑے بھی اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتے، یہ کتاب برصغیر پاک و ہند اور دنیا کے کونے کونے میں مشہور و معروف ہے، عربی ،فارسی ، انگلش میں ترجمہ ہو چکا ہے ،جہاں جہاں مسلمان بستے ہیں ''تعلیم الاسلام'' کے حوالہ سے آپ ان کیلئے معروف وقابلِ احترام ہیں۔

اکابرین کی رائے گرامی: یوں تو آپ کے اساتذہ بھی آپ کیلئے بڑی اچھی رائے رکھتے تھے اور آپ کے معاصر اکابرین آپ کے علم و فضل وتقویٰ وحسنِ تدبر کے بڑے مدّاح تھے، چنانچہ شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''اگرچہ ہزاروں علماء نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن قدس اللہ سرہٗ سے علوم نقلیہ وعقلیہ میں استفادہ کیا مگر قدرت کی فیاضیوں نے جو خاص جامعیت اور سابقیت مفتی صاحب مرحوم کو عطا فرمائی تھی وہ بہت کم نصیب ہوتی ہے''۔

اس طرح حسنِ تدبر آپ کا امتیازی وصف تھا جس کے سب ہی معتقد تھے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عبقری شخص کا ارشاد ہے کہ ''میں مولانا کے حسنِ تدبر کا معتقد ہوں''۔ آپ علم کے اُس درجہ پر فائز تھے کہ ہند کے اساطینِ علم محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی آپ کے علم و فضل کا اعتراف کرتے تھے۔

وفات وتدفین: ۱۳، ربیع الثانی ۱۳۷۲ھ بمطابق ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء رات ۱۰:۳۰ بجے یہ پیکرِ اخلاص و وفا دارِ فانی سے کوچ کر کے اپنے خالقِ حقیقی سے جاملا۔ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ''۔ آپ کے جنازہ میں تقریباً ایک لاکھ افراد نے شرکت کی اور عارف کبیر شیخ قطب الدین کعکی رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ میں مدفون ہوئے، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ ۔

فہرست مضامین تعلیم الاسلام

حصہ اوّل

فہرست مضامین تعلیم الاسلام

حصہ دوم

فہرست مضامین تعلیم الاسلام حصہ سوم

فہرست مضامین تعلیم الاسلام حصہ چہارم

تعلیمُ الاسلام حصّہ اوّل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

سوال: تم کون ہو (یعنی مذہب کے لحاظ سے تمہارا کیا نام ہے)؟

جواب: مسلمان!

سوال: مسلمانوں کے مذہب (دین) کا نام کیا ہے یا تمہارے مذہب کا کیا نام ہے؟

جواب: اِسْلام!

سوال: اِسْلام کیا سکھاتا ہے یا اسلام کس مذہب کو کہتے ہیں؟

جواب: اسلام یہ سکھاتا ہے کہ ''خدا ایک ہے، بندگی کے لائق وہی ہے اور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اسلام سچّا دین ہے۔ دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں اور نیک باتیں اسلام سکھاتا ہے''۔

سوال: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

جواب: اسلام کا کلمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے؟

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔	گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

سوال: ایمانِ مُجْمَل کیا ہے؟

جواب: ایمانِ مجمل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ۔	ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے۔

سوال: ایمانِ مُفَصَّل کیا ہے؟

جواب: ایمانِ مُفَصَّل یہ ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔	ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بُری تقدیر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سوال: تمہیں کس نے پیدا کیا؟

جواب: ہمیں اور ہمارے ماں باپ اور آسمانوں اور زمینوں اور تمام مخلوق کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا؟

جواب: اپنی قدرت اور اپنے حکم سے پیدا کیا ہے۔

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کو نہیں مانتے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں کافر کہتے ہیں۔

سوال: جو لوگ خدا تعالیٰ کے سِوا اور چیزوں کی پوجا کرتے ہیں یا دو تین خدا مانتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے لوگوں کو کافر اور مُشرِک کہتے ہیں۔

سوال: مُشرِک بخشے جائیں گے یا نہیں؟

جواب: مشرکوں کی بخشش نہیں ہوگی، وہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب میں رہیں گے۔

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے؟

جواب: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے بندے اور اسکے رسول اور پیغمبر تھے، ہم ان کی اُمّت میں ہیں۔

سوال: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں پیدا ہوئے تھے؟

جواب: عرب کے ملک میں مکّہ مُعظّمہ ایک شہر ہے، اس میں پیدا ہوئے تھے۔

سوال: آپ کے والد اور دادا کا کیا نام تھا؟

جواب: آپ کے والدِ ماجد کا نام عبداللہ اور آپکے دادا کا نام عبدُ المطّلب تھا۔

سوال: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور پیغمبروں سے مرتبے میں بڑے ہیں یا چھوٹے؟

جواب: ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مرتبے میں سب پیغمبروں سے بڑے اور خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ بزرگ ہیں۔

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام عمر کہاں رہے؟

جواب: ترپین (۵۳) سال کی عمر تک اپنے شہر مکّہ معظّمہ میں رہے، اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے مدینہ مُنوّرہ میں چلے گئے اور دس (۱۰) سال وہاں

رہے، پھر تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں وفات پائی۔

سوال: اگر کوئی حضرت محمد ﷺ کو نہ مانے وہ کیسا ہے؟

جواب: جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدا تعالیٰ کا رسول نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔

سوال: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضرت محمد ﷺ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا پیغمبر یقین کرے اور خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے آپ کو افضل سمجھے اور آپ سے محبّت رکھے اور آپ کے حکموں کی تابعداری کرے۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں؟

جواب: انہوں نے ایسے اچھے کام کئے اور ایسی ایسی باتیں دکھائیں اور بتائیں جو پیغمبروں کے سوا اور کوئی شخص نہیں دکھا اور بتا سکتا۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآنِ مجید خدا تعالیٰ کی کتاب ہے، خدا تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اُتاری ہے۔

سوال: قرآنِ مجید حضرت محمد ﷺ پر پورا ایک مرتبہ اُترا یا تھوڑا تھوڑا؟

جواب: تھوڑا تھوڑا نازل ہوا، کبھی ایک آیت، کبھی دو چار آیتیں، کبھی ایک سورت، جیسی ضرورت ہوتی گئی اُترتا گیا۔

سوال: کتنے دنوں میں پورا قرآنِ مجید نازل ہوا؟

جواب: تیئس (۲۳) سال میں۔

سوال: قرآنِ مجید کس طرح نازل ہوتا تھا؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو آیت یا سورت سنا دیتے تھے، آپ اُسے سُن کر یاد کر لیتے تھے اور کسی لکھنے والے کو بلا کر لکھوا دیتے تھے۔

سوال: آپ خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

جواب: اس لئے کہ آپ اُمّی تھے۔

سوال: اُمّی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو اسے اُمّی کہتے ہیں، اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا، لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا۔

سوال: حضرت جبرئیل علیہ السلام کون ہیں؟

جواب: فرشتے[1] ہیں، خدا تعالیٰ کے حکم پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔

سوال: مسلمان خدا تعالیٰ کی بندگی کیسے کرتے ہیں؟

جواب: نماز پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں، حج ادا کرتے ہیں۔

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اور حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثوں میں مسلمانوں کو سکھایا ہے۔

سوال: بندگی کا وہ طریقہ جسے نماز کہتے ہیں کیا ہے؟

جواب: گھر میں یا مسجد میں خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے

(۱) فرشتے کون ہیں؟ ان کا تعارف تعلیم الاسلام حصہ ۲ میں آگے آ رہا ہے۔ از مصحح

ہیں اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تعریفیں بیان کرتے ہیں، اس کی بُزرگی، اور تعظیم کرتے ہیں، اس کے سامنے جھک جاتے ہیں اور زمین پر سر رکھ کر اُس کی بڑائی اور اپنی عاجزی اور ذلّت ظاہر کرتے ہیں۔

سوال: مسجد میں نماز پڑھنے سے آدمی خدا تعالیٰ کے سامنے ہوتا ہے یا گھر میں؟

جواب: خدا تعالیٰ ہر جگہ سامنے ہوتا ہے، چاہے مسجد میں نماز پڑھو چاہے گھر میں، لیکن مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے ہاتھ، منہ اور پاؤں دھوتے ہیں، اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اس کو وضو کہتے ہیں، بغیر وضو کئے نماز نہیں ہوتی۔

سوال: نماز میں کس طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے؟

جواب: پچھّم کی طرف (جس طرف شام کو سورج جا کر چھپ جاتا ہے)۔

سوال: پچھّم کی طرف منہ کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

جواب: مکّہ معظّمہ میں خدا تعالیٰ کا ایک گھر ہے جسے کعبہ کہتے ہیں۔ اس کی طرف نماز میں منہ کرنا ضروری ہے اور وہ ہمارے شہروں سے پچھّم کی طرف ہے، اس لئے پچھّم کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

سوال: جس طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اسے قِبلہ کہتے ہیں۔

سوال: دن رات میں نماز کتنی مرتبہ پڑھی جاتی ہے؟

جواب: رات دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔

سوال: پانچوں نمازوں کے نام کیا ہیں؟

جواب: پہلی نمازِ فجر، جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔
دوسری نمازِ ظہر، جو دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
تیسری نمازِ عصر، جو سورج چھپنے سے دو ڈیڑھ گھنٹے پہلے پڑھی جاتی ہے۔
چوتھی نمازِ مغرب، جو شام کو سورج چھپنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔
پانچویں نمازِ عشاء، جو ڈیڑھ دو گھنٹے رات آنے پر پڑھی جاتی ہے۔

سوال: اذان کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کا وقت آجاتا ہے تو نماز سے کچھ دیر پہلے ایک شخص کھڑے ہو کر زور زور سے یہ الفاظ کہتا ہے:

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط
اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ط
اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ط
اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ط
اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ط
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی
الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ ط
حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط
اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کے لئے۔ آؤ نماز کے لئے۔ آؤ کامیابی کی طرف۔ آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

ان الفاظ کو اذان کہتے ہیں۔ صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیۡرٌ مِّنَ النَّوۡمِ ط (نماز نیند سے بہتر ہے) بھی دو مرتبہ کہنا چاہئے۔

سوال: تکبیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: جب نماز کے لئے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں، اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں۔ تکبیر میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دومرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص اذان یا تکبیر کہتا ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اذان کہتا ہے اسے ''مُؤَذِّن'' کہتے ہیں اور جو تکبیر کہتا ہے اسے ''مکبّر'' کہتے ہیں۔

سوال: بہت سے لوگ مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اس میں اس نماز کو، اور نماز پڑھانے والے کو، اور نماز پڑھنے والوں کو، کیا کہتے ہیں؟

جواب: بہت سے آدمی مل کر جو نماز پڑھتے ہیں اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو ''اِمَام'' اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو ''مُقْتَدِی'' کہتے ہیں۔

سوال: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اکیلے نماز پڑھنے والے کو ''مُنْفَرِد'' کہتے ہیں۔

سوال: جو مکان خاص نماز پڑھنے کے لئے بنایا جاتا ہے اور اس میں جماعت سے نماز ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُسے مسجد کہتے ہیں۔

سوال: مسجد میں جا کر کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مسجد میں نماز پڑھے، قرآن شریف پڑھے یا اور کوئی وظیفہ پڑھے یا ادب سے خاموش بیٹھا رہے، مسجد میں کھیلنا، کودنا، شور مچانا اور دنیا کی باتیں کرنا بُری بات ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے میں بہت سے فائدے ہیں۔ تھوڑے سے ہم تم کو بتاتے ہیں:-

۱۔ نمازی آدمی کا بدن اور کپڑے پاک، صاف اور سُتھرے رہتے ہیں۔

۲۔ نمازی آدمی سے خدا راضی اور خوش ہوتا ہے۔

۳۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نمازی سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔

۴۔ نمازی آدمی خدا تعالیٰ کے نزدیک نیک ہوتا ہے۔

۵۔ نمازی آدمی کی نیک لوگ دُنیا میں بھی عزّت کرتے ہیں۔

۶۔ نمازی آدمی بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے۔

۷۔ نمازی آدمی کو مرنے کے بعد خدا تعالیٰ آرام اور سُکھ سے رکھتا ہے۔

سوال: نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس کے نام اور عبارتیں کیا کیا ہیں؟

جواب: نماز میں جو عبارتیں پڑھی جاتی ہیں ان سب کے نام اور الفاظ یہ ہیں:-

تکبیر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ — اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثنا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

اے اللہ! ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مُستحقِ عبادت نہیں۔

تعوّذ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۂ فاتحہ یا الحمد شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

ہر قسم کی سب تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے (اے اللہ) ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، ہم کو سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا ہے، نہ اُن کے راستے پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے راستے پر۔

سورۂ کوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (اے نبی) ہم نے آپ کو کوثر عطا کی ہے۔ پس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہو جانے والا ہے۔

سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾	(اے نبی) کہہ دو کہ وہ (یعنی) اللہ یگانہ ہے، اللہ بے نیاز ہے، اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

سورۂ فلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (اے نبی! دعا میں یوں) کہو کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیرے کے شر سے جب اندھیرا پھیل جائے اور گرہوں پر دم کرنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے پر آ جائے۔
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾	

سورۂ ناس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ (اے نبی! دعا میں یوں) کہو کہ میں آدمیوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، آدمیوں کے بادشاہ، آدمیوں کے معبود کی (پناہ لیتا ہوں) اُس وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے۔
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾	

رُکوع یعنی جھکنے کی حالت کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ۔ پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار بزرگ کی۔

قومہ یعنی رکوع سے اٹھنے کی تسمیع

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ اللہ نے (اسکی) سُن لی جس نے اسکی تعریف کی۔

اسی قومہ کی تحمید

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی واسطے تمام تعریف ہے۔

سجدہ (یعنی زمین پر سر رکھنے کی حالت) کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ پاکی بیان کرتا ہوں میں اپنے پروردگار برتر کی۔

تشہد یا التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں، سلام تم پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسے کہ رحمت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی

اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔	ان کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بیشک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔	اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرمادے۔ بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔	سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت۔

نماز کے بعد کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔	اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی (مل سکتی) ہے۔ بہت برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے!

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ	اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کردیتے اور چھوڑ دیتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی

يَفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

کرے ۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی جانب دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں، بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

وُضو کرنے کا طریقہ

سوال: وُضو کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اوراونچی جگہ پر بیٹھو۔ قبلہ کی طرف منہ کرلوتو اچھا ہے اوراس کا موقع نہ ہوتو کچھ نقصان نہیں۔ آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھالو۔ پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹّوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پھر تین مرتبہ کلی کرو۔ مسواک نہ ہوتو انگلی سے دانت مَل لو۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو۔ پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ۔ منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور اِدھر اُدھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہئے۔ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوؤ۔ پہلے داہنا ہاتھ تین بار، پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہئے۔ پھر ہاتھ پانی سے تر کرکے (بھگوکر) سر کا مسح کرو۔ پھر کانوں کا مسح کرو، پھر گردن کا مسح کرو۔ مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہئے۔ پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ۔ پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں دھونا چاہئے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

سوال: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

وضو کر کے، پاک کپڑے پہن کر، پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو۔ نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُؕ کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے۔ نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے ہو۔ خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔ ہاتھ باندھ کر ثنا "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ" پھر تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِؕ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ؁ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہو، پھر سورۂ اخلاص یا اور کوئی سورۃ جو یاد ہو وہ پڑھو۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُؕ کہہ کر رکوع کے لئے جھکو۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِؕ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو، پھر دونوں ہاتھ رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے

ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو۔ سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ کہو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو۔ سجدوں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔ اب دوسری رکعت شروع ہوئی، تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ اور کوئی اور سورۃ ملاؤ، پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ، پہلے تشہُّد پڑھو، پھر درود شریف پھر دعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑلو۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے بعد "اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔" پڑھو اور ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگو، ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرلو۔

سوال: دونوں سجدوں کے درمیان میں اور تشہد پڑھنے کی حالت میں کس طرح بیٹھنا چاہئے؟

جواب: داہنا پاؤں کھڑا رکھو اور اس کی اُنگلیاں قبلے کی طرف رہیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے چاہئیں۔

سوال: امام اور مُنفرِد اور مُقتدی کی نمازوں میں کچھ فرق ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! امام اور مُنفرِد اور مُقتدی کی نماز میں تھوڑا سا فرق ہے۔

ایک فرق یہ ہے کہ امام اور منفرد پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں بِسْمِ اللّٰہِ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھتے ہیں، مگر مقتدی کو صرف پہلی رکعت میں ثنا پڑھ کر دونوں رکعتوں میں خاموش کھڑا رہنا چاہئے۔

دوسرا فرق یہ ہے کہ رکوع سے اٹھتے وقت امام اور منفرد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہیں اور منفرد تسمیع کے ساتھ تحمید بھی کہہ سکتا ہے، مگر مقتدی کو صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا چاہئے۔

سوال: نماز کی تین یا چار رکعتیں پڑھنی ہوں تو کس طرح پڑھیں؟

جواب: دو رکعتیں تو اسی قاعدے سے پڑھی جائیں جو اوپر بیان ہوا مگر قعدہ میں "التحیات" اور "تشہد" کے بعد درود شریف نہ پڑھیں، بلکہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر کھڑے ہو جائیں۔ پھر اگر نماز واجب یا سنت یا نفل ہے تو دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھ لیں اور اگر نماز فرض ہے تو تیسری رکعت اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ نہ ملائیں، باقی اور سب اسی طرح پڑھیں جیسے پہلی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

سوال: نمازِ سنت یا نفل کی تین رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں یا نہیں؟

جواب: نمازِ سنت یا نفل کی تین رکعتیں نہیں ہوتیں۔ دو یا چار رکعتیں ہی پڑھی جاتی ہیں۔

سوال: رُکوع کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: رُکوع اس طرح کرنا چاہئے کہ کمر اور سر برابر رہیں، یعنی سر نہ کمر سے اونچا

رہے اور نہ نیچا ہو جائے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے۔

سوال: سجدہ کرنے کا ٹھیک طریقہ کیا ہے؟

جواب: سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر رہیں اور کلائیاں اور کہنیاں زمین سے اونچی رہیں اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے اور دونوں ہاتھ پسلیوں سے الگ رہیں۔

سوال: نماز کے بعد انگلیوں پر شمار کر کے کیا پڑھتے ہیں؟

جواب: سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھنا چاہئے، اس کا بہت بڑا ثواب ہے۔

تعلیم الاسلام کا پہلا حصہ ختم ہوا

تعلیمُ الاسلام حصّہ دُوم کا پہلا شعبہ

تعلیمُ الایمان یا اسلامی عقائد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

سوال: وہ پانچ چیزیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے کیا کیا ہیں؟

جواب: وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:-

اوّل کلمۂ طیّبہ یا کلمۂ شہادت کے مطلب کو دل سے ماننا اور زبان سے اقرار کرنا۔ دوسرے نماز پڑھنا۔ تیسرے زکوٰۃ دینا۔ چوتھے رمضان شریف کے روزے رکھنا۔ پانچویں حج کرنا۔

سوال: کلمۂ طیّبہ کیا ہے اور اس کے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمۂ طیّبہ یہ ہے: اور اس کا مطلب یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ ؕ

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

سوال: کلمۂ شہادت کیا ہے اور اسکے معنی کیا ہیں؟

جواب: کلمۂ شہادت یہ ہے: اور اس کے معنی یہ ہیں:

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔

گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ حضرت محمد ﷺ خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

سوال: کیا بغیر معنی اور مطلب سمجھے ہوئے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے سے آدمی مسلمان ہو جاتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ معنی سمجھ کر دل سے یقین کرنا اور زبان سے اقرار کرنا ضروری ہے۔

سوال: دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایمان لانا کہتے ہیں۔

سوال: گونگا آدمی زبان سے اقرار نہیں کر سکتا تو اس کا ایمان لانا کیسے معلوم ہوگا؟

جواب: اس کے لئے قدرتی مجبوری کی وجہ سے اشارہ کر دینا کافی سمجھا جائے گا، یعنی وہ اشارے سے یہ ظاہر کر دے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔

سوال: مسلمانوں کو کتنی چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: سات چیزوں پر جن کا ذکر اس ایمانِ مُفَصَّل میں ہے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں (پیغمبروں) پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے سب تقدیر سے ہوتا ہے اور اس بات پر کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقیدے

سوال: خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب: (۱) خدا تعالیٰ ایک ہے۔ (۲) خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ (۳) اس کا کوئی شریک نہیں۔ (۴) وہ ہر بات کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ (۵) وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔ (۶) اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جنّ، غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔ (۷) وہی مارتا ہے وہی جِلاتا ہے، یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اسی کے حکم سے ہوتی ہے۔ (۸) وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ (۹) وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے۔ (۱۰) وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ (۱۱) اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ (۱۲) نہ اس کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی، نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا۔ وہ ان تمام تعلّقات سے پاک ہے۔ (۱۳) سب اس کے مُحتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں اور اُس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔ (۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اُس کے مُشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔ (۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ (۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور شکل وصورت سے پاک ہے۔ (۱۷) اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مُقرّر فرما دیا ہے۔ (۱۸) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں

کو سچا مذہب سکھائیں، اچھی باتیں بتائیں اور بُری باتوں سے بچائیں۔

ملائکہ (فرشتے)

سوال: فرشتے کون ہیں؟

جواب: فرشتے خدا تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں۔ جو نور سے پیدا ہوئے ہیں، ہماری نظروں سے غائب ہیں، نہ مرد ہیں، نہ عورت، خدا کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے، جن کاموں پر خدا تعالیٰ نے انہیں مقرر فرمادیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: فرشتوں کی گنتی خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے مُقرّب اور مشہور ہیں۔

سوال: مُقرّب اور مشہور چار فرشتے کون کون سے ہیں؟

جواب: اوّل حضرت جبرئیل علیہ السلام جو خدا تعالیٰ کی کتابیں اور احکام اور پیغام پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام کرنے اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: خدا تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں، مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔

سوال: چار مشہور آسمانی کتابیں کون کونسی ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

جواب: توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

سوال: صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

جواب: صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض اور پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

خدا کے رسول (پیغمبر علیہم السلام)

سوال: رسول کون ہوتے ہیں؟

جواب: رسول، خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لئے مُقرر فرماتا ہے، وہ سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کے حکم سے

معجزے دکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیغام پورے پورے پہنچادیتے ہیں، ان میں کمی بیشی نہیں کرتے، نہ کسی پیغام کو چھپاتے ہیں۔

سوال: نبی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: نبی کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں، سچے ہوتے ہیں، جھوٹ نہیں بولتے، گناہ نہیں کرتے، خدا تعالیٰ کے حکموں میں کمی زیادتی نہیں کرتے، کسی حکم کو چھپاتے نہیں۔

سوال: نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یا دونوں کے ایک معنی ہیں؟

جواب: نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے؛ وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں، چاہے اسے نئی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔

سوال: کیا کوئی آدمی اپنی کوشش اور عبادت سے نبی بن سکتا ہے؟

جواب: نہیں بلکہ جسے خدا تعالیٰ نبی بنائے وہی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدمی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں، خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔

سوال: رسول اور نبی کتنے ہیں؟

جواب: دنیا میں بہت سے رسول اور نبی آئے، لیکن ان کی ٹھیک تعداد خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ہمیں تمہیں اسی طرح ایمان لانا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے

جتنے رسول بھیجے ہم ان سب کو برحق اور رسول مانتے ہیں۔

سوال: سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

سوال: سب سے پچھلے (آخری) پیغمبر کون ہیں؟

جواب: سب سے پچھلے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر آئے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ پیغمبری اور نبوّت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

سوال: رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

جواب: ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل اور بزرگ ہیں۔ خدا تعالیٰ کے تو آپ بھی بندے اور تابعدار ہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے۔

قیامت کا بیان

سوال: قیامت کا دن کس دن کو کہتے ہیں؟

جواب: قیامت کا دن اس دن کو کہتے ہیں جس دن تمام آدمی اور جاندار مر جائینگے اور تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے، ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے، غرض ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا

ہو جائے گی۔

سوال: تمام آدمی اور جاندار کیسے مرجائیں گے؟

جواب: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے۔ اس کی آواز اس قدر ڈراونی اور سخت ہوگی کہ اس کے صدمے سے سب مرجائیں گے اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر فنا ہو جائے گی۔

سوال: قیامت کب آئے گی؟

جواب: قیامت آنے والی ہے، لیکن اس کا ٹھیک وقت خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اتنا معلوم ہے کہ جمعہ کے دن اور محرّم کی دسویں تاریخ ہوگی اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں بتادی ہیں۔ ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب آجانا معلوم ہو سکتا ہے۔

سوال: قیامت کی نشانیاں کیا ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگیں اور[۲] لوگ اپنے ماں باپ کی نافرمانیاں، اور ان پر سختیاں کرنے لگیں اور[۳] امانت میں خیانت ہونے لگے، اور گانے[۴] بجانے، ناچ رنگ کی زیادتی ہو جائے، اور پچھلے[۵] (بعد والے) لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہنے لگیں، بے[۶] علم اور کم علم لوگ پیشوا (راہنما) بن جائیں، چرواہے[۷] وغیرہ کم درجے کے لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں۔ ناقابل[۸] لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنے لگیں تو سمجھو کہ قیامت قریب آگئی ہے۔

تقدیر کا بیان

سوال: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر بات اور ہر اچھی اور بُری چیز کے لئے خدا تعالیٰ کے علم میں ایک اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ اسے جانتا ہے، خدا تعالیٰ کے اسی علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں۔ کوئی اچھی یا بُری بات خدا تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

سوال: مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیامت میں سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ پھر اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی، آدمی بھی زندہ ہو جائیں گے، میدانِ حشر میں خدا تعالیٰ کے سامنے پیشی ہوگی، حساب لیا جائے گا اور اچھے بُرے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ جس روز یہ کام ہوں گے اس دن کو یَوْمُ الْحَشْر (یعنی جمع کئے جانے کا دن) یَوْمُ الْجَزَاء اور یَوْمُ الدِّیْن (یعنی بدلہ دینے کا دن) اور یَوْمُ الْحِسَاب (یعنی حساب کا دن) کہتے ہیں۔

سوال: ایمانِ مفصل میں جن سات چیزوں کا ذکر ہے ان میں سے اگر کوئی دو ایک باتوں کو نہ مانے تو کیا وہ مسلمان ہو سکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں، جب تک خدا تعالیٰ کی توحید اور پیغمبروں کی پیغمبری اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں اور قیامت کے دن اور تقدیر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کو نہ مانے، ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

سوال: حضرت پیغمبر ﷺ نے پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد بیان فرمائی ہے اور ان میں فرشتوں اور خدا تعالیٰ کی کتابوں اور قیامت اور تقدیر وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے؟

جواب: ان پانچ چیزوں میں حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا ذکر ہے اور جب کوئی شخص حضرت محمد ﷺ پر ایمان لے آیا تو اسے آپ کی بتائی ہوئی تمام باتیں ماننی ضروری ہونگی اور خدا تعالیٰ کی کتاب جو حضرت ﷺ لائے ہیں اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ یہ سب باتیں جن کا ایمان مفصل میں ذکر ہے خدا تعالیٰ کی کتاب قرآنِ مجید اور پیغمبر ﷺ کے بیان سے ثابت ہیں۔

سوال: ان سب باتوں کا دل سے یقین اور زبان سے اقرار کرے، لیکن نماز نہ پڑھے یا زکوٰۃ نہ دے یا روزہ نہ رکھے یا حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ ایسے شخص کو فاسق کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے گناہوں کی سزا پاکر اُخیر میں چھٹکارا پائیں گے۔

تعلیمُ الاسلام حصّہ دوم کا دوسرا شعبہ

تعلیمُ الارکان یا اِسلامی اعمال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سوال: اسلامی اعمال سے کیا مراد ہے؟

جواب: جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد ہے، ان میں سے پہلی بات کو ایمان کہتے ہیں اور اس کا بیان پہلے شعبے میں اسلامی عقائد کے نام سے تم پڑھ چکے ہو۔ باقی چار چیزوں یعنی نماز، زکوٰۃ، روزۂ رمضان، حجِ بیتُ اللہ کو اسلامی اعمال کہتے ہیں۔ اس دوسرے حصے میں نماز کا بیان ہے۔

نماز

سوال: نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: نماز خدا تعالیٰ کی عبادت اور بندگی کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بندوں کو سکھایا ہے۔

سوال: نماز پڑھنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: نماز پڑھنے سے پہلے سات چیزوں کی ضرورت ہے جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کو شرائطِ نماز اور فرض کہتے ہیں۔

سوال: وہ سات چیزیں جو نماز سے پہلے ضروری ہیں کیا ہیں؟

جواب: اوّل بدن کا پاک ہونا، دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا، تیسرے جگہ کا پاک

ہونا، چوتھے ستر کا چھپانا، پانچویں نماز کا وقت ہونا، چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا، ساتویں نیت کرنا۔

نماز کی پہلی شرط کا بیان

سوال: بدن کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: بدن کے پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ بدن پر کسی قسم کی نجاست یعنی پلیدی نہ ہو۔

سوال: نجاست کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاست یعنی ناپاکی کی دو قسمیں ہیں: ایک حقیقی، دوسری حکمی۔

سوال: نجاستِ حقیقی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ظاہری ناپاکی جو دیکھنے میں آسکے نجاستِ حقیقیہ کہلاتی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب۔

سوال: نجاستِ حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ ناپاکی جو شریعت کے حکم سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ آسکے نجاستِ حکمیہ کہلاتی ہے جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا۔

سوال: نماز کے لئے کس نجاست سے بدن کا پاک ہونا شرط ہے؟

جواب: دونوں قسم کی نجاست سے بدن کا پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال: نجاست حکمیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: ایک چھوٹی نجاستِ حکمیہ، اسے حدثِ اصغر کہتے ہیں اور دوسری بڑی نجاستِ حکمیہ اسے حدثِ اکبر اور جنابت کہتے ہیں۔

سوال: چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
جواب: چھوٹی نجاستِ حکمیہ سے بدن، وضو کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

وُضو کا بیان

سوال: وُضو کسے کہتے ہیں؟
جواب: وُضو اسے کہتے ہیں کہ آدمی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو صاف برتن میں پاک پانی لے کر پہلے گٹوں تک ہاتھ دھوئے، پھر تین بار کلی کرے، مسواک کرے، پھر تین بار منہ دھوئے، پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔ وضو کرنے کا طریقہ تعلیم الاسلام کے پہلے حصے میں تم پڑھ چکے ہو۔

سوال: وُضو میں کیا یہ سب باتیں ضروری ہیں؟
جواب: وُضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا، انہیں فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے، انہیں سنت کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا، انہیں مُستحب کہتے ہیں۔

سوال: وُضو میں فرض کتنے ہیں؟
جواب: وُضو میں چار فرض ہیں:۔

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے

کان تک منہ دھونا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال: وُضو میں کتنی سنّتیں ہیں؟

جواب: وُضو میں تیرہ سنّتیں ہیں:-

(۱) نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) تین بار کلی کرنا۔ (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔ (۱۳) پے درپے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

سوال: وُضو میں مُستحب کتنے ہیں؟

جواب: وُضو میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:-

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا، بعض علماء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قوی ہے۔ (۲) گردن کا مسح کرنا۔ (۳) وضو کے کام کو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۴) قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا۔ (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

سوال: وُضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: وُضو میں چار چیزیں مکروہ ہیں:-

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔ (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔
(۳) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا۔ (۴) سُنّت کے خلاف وضو کرنا۔

سوال: کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ انہیں نواقضِ وضو کہتے ہیں:۔
(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔
(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔ (۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ (۴) منہ بھر کے قے کرنا۔ (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔ (۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔ (۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔ (۸) نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غُسل کا بیان

سوال: بڑی نجاستِ حُکمیہ یعنی حدثِ اکبر اور جنابت سے بدن پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: حدثِ اُکبر یا جنابت سے بدن، غُسل کرنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

سوال: غسل کسے کہتے ہیں؟

جواب: غسل کے معنی ہیں ''نہانا'' مگر نہانے کا شریعت میں ایک خاص طریقہ ہے۔

سوال: غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر اِستنجا کرے اور بدن سے حقیقی نجاست دھو ڈالے، پھر وضو کرے، پھر تمام

بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے، پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے، کلّی کرے، ناک میں پانی ڈالے۔

سوال: غسل میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: غسل میں تین فرض ہیں: کلّی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، تمام بدن پر پانی بہانا۔

سوال: غسل میں سنتیں کتنی ہیں؟

جواب: غسل میں پانچ سنتیں ہیں:۔

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۲) استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔ (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔ (۴) پہلے وضو کر لینا۔ (۵) تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

سوال: کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب: تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے: اوّل چمڑے کے موزے جن سے پاؤں ٹخنوں تک چھپے رہیں۔ دوسرے وہ اونی سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو۔ تیسرے وہ اونی سوتی موزے جو اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین چار میل راستہ چلنے سے نہ پھٹیں۔

سوال: موزوں پر کب مسح جائز ہے؟

جواب: جب وضو کر کے یا پاؤں دھو کر موزے پہنے ہوں، پھر وضو ٹوٹنے کی حالت

میں موزے پہنے ہوئے ہوں۔

سوال: ایک دفعہ کے پہنے ہوئے موزوں پر کتنے دنوں تک مسح جائز ہے؟

جواب: اگر آدمی اپنے گھر یا رہنے کی جگہ ہو تو ایک دن اور ایک رات موزوں پر مسح کرے اور سفر میں ہو تو تین دن تین رات تک مسح جائز ہے۔

سوال: موزے پر کس طرح مسح کرے؟

جواب: اوپر کی طرف کرنا چاہئے، تلووں کی طرف یا ایڑی کی طرف مسح کرنے سے مسح نہیں ہوتا۔

سوال: وضو اور غسل دونوں میں موزوں پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو میں موزوں کا مسح جائز ہے، غسل میں نہیں۔

سوال: مسح کس طرح کرے؟

جواب: ہاتھ کی انگلیاں پانی سے بھگو کر تین انگلیاں پاؤں کے پنجے پر رکھ کر اوپر کی طرف کھینچے۔ انگلیاں پوری رکھے، صرف ان کے سرے رکھنا کافی نہیں۔

سوال: پھٹے ہوئے موزے پر مسح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر موزہ اتنا پھٹ گیا کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر پاؤں کھل گیا یا چلنے میں کھل جاتا ہے تو اُس پر مسح جائز نہیں اور اس سے کم پھٹا ہو تو جائز ہے۔

جبیرہ پر مسح کرنے کا بیان

سوال: جبیرہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جبیرہ وہ لکڑی ہے جو ٹوٹی ہڈی درست کرنے کے لئے باندھی جاتی ہے، مگر یہاں جبیرہ سے وہ لکڑی یا زخم کی پٹی یا مرہم کا پھایہ[1] جو کچھ بھی ہو مراد ہے۔

سوال: اس لکڑی یا پٹی یا پھایہ پر مسح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس لکڑی یا پٹی کا کھولنا اور پھایہ کا نکالنا نقصان پہنچائے یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو اس لکڑی اور پٹی اور پھایہ پر مسح کر لینا جائز ہے۔

سوال: کتنی پٹی پر مسح کرے؟

جواب: ساری پٹی پر مسح کرنا چاہئے، خواہ اس کے نیچے زخم ہو یا نہ ہو۔

سوال: اگر پٹی کھولنے سے نقصان اور تکلیف نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر زخم کو پانی سے دھونا نقصان نہ پہنچائے تو دھونا ضروری ہے اور اگر پانی سے دھونا نقصان پہنچائے لیکن مسح سے نقصان نہ ہو تو زخم پر مسح کرنا واجب ہے اور جب زخم پر مسح کرنا بھی نقصان پہنچائے اس وقت پٹی یا پھایہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

نجاستِ حقیقیہ کا بیان

سوال: نجاستِ حقیقیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: نجاستِ حقیقیہ کی دو قسمیں ہیں: ایک نجاستِ غلیظہ، دوسری نجاستِ خفیفہ۔

سوال: کتنی چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں؟

(۱) وہ کپڑا جس پر مرہم رکھ کر گہرے زخم بھرے جاتے ہیں۔

جواب: آدمی کا پیشاب، پائخانہ اور جانوروں کا پائخانہ اور حرام جانوروں کا پیشاب، اور آدمی اور جانوروں کا بہتا ہوا خون اور شراب اور مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاستِ غلیظہ ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

جواب: حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاست خفیفہ ہے۔

سوال: نجاستِ غلیظہ کس قدر معاف ہے؟

جواب: نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھے جسم والی ہے جیسے پائخانہ تو وہ ساڑھے تین ماشہ [۴.۰۲ ۳ گرام] وزن تک معاف ہے اور اگر پتلی ہو جیسے شراب، پیشاب تو وہ ایک انگریزی روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر معاف ہے [جو تقریباً سوا انچ کی گولائی بنتی ہے]۔ مُعاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اتنی نجاست بدن یا کپڑے پر لگی ہو اور نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی، اور قصداً اتنی نجاست بھی لگی رکھنا جائز نہیں۔

سوال: نجاستِ خفیفہ کتنی معاف ہے؟

جواب: چوتھائی کپڑے یا چوتھائی عضو سے کم ہو تو معاف ہے۔

سوال: نجاستِ خفیفہ سے کپڑا یا بدن کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: نجاستِ حقیقیہ چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ، کپڑے پر ہو یا بدن پر، پانی سے تین بار دھو لینے سے پاک ہو جاتی ہے، کپڑے کو تینوں دفعہ نچوڑنا بھی ضروری ہے۔

سوال: پانی کے سوا اور کسی چیز سے بھی پاک ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جو چیزیں پتلی اور بہنے والی ہیں جیسے سرکہ یا تربوز کا پانی، ان کے ساتھ دھونے سے بھی نجاستِ حقیقیہ پاک ہو جاتی ہے۔

اِستنجے کا بیان

سوال: اِستنجا کسے کہتے ہیں؟

جواب: پائخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد جو ناپاکی بدن پر لگی رہے اس کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔

سوال: پیشاب کے بعد استنجا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے سے پیشاب کو سُکھانا چاہئے، اس کے بعد پانی سے دھوڈالنا چاہئے۔

سوال: پائخانہ کے بعد استنجا کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: پائخانہ کے بعد مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے پائخانہ کے مقام کو صاف کرے، پھر پانی سے دھوڈالے۔

سوال: استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پائخانہ یا پیشاب اپنے مقام سے بڑھ کر اِدھر اُدھر نہ لگا ہو تو استنجا کرنا مُستحب ہے اور اگر نجاست اِدھر اُدھر لگ گئی ہو مگر ایک درہم کے برابر یا اس سے کم لگی ہو تو استنجا کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ لگی ہو تو استنجا کرنا فرض ہے۔

سوال: استنجا کن چیزوں سے کرنا چاہئے؟

جواب: مٹی کے پاک ڈھیلوں سے یا پتھر سے۔

سوال: استنجا کن چیزوں سے مکروہ ہے؟

جواب: ہڈی، لید، گوبر اور کھانے کی چیزوں، کوئلے اور کپڑے اور کاغذ[1] سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: استنجا کس ہاتھ سے کرنا چاہئے؟

جواب: بائیں ہاتھ سے کرنا چاہئے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا مکروہ ہے۔

پانی کا بیان

سوال: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

جواب: مینہ (بارش) کا پانی، چشمے یا کنوئیں کا پانی، ندّی یا سمندر کا پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولوں کا پانی، بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی؛ ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔

سوال: کِن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی، شوربا، وہ پانی جس کا رنگ، بو، مزہ کسی پاک چیز کے مل جانے کی وجہ سے بدل گیا ہو اور پانی گاڑھا ہو گیا ہو۔ ایسا پانی جو تھوڑا ہو اور اس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو، وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو، وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو، حرام جانوروں کا جھوٹا پانی، سونف گلاب یا اور کسی دوا کا کھینچا ہوا عرق۔

سوال: جس پانی سے وضو یا غسل کیا گیا ہو اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسے پانی کو مُستَعمَل کہتے ہیں جو خود پاک ہے مگر اُس سے وُضو یا غسل

(۱) جو کاغذ اسی مقصد کے لئے بنایا جائے اس سے جائز ہے۔

کرنا جائز نہیں۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

جواب: کتے، خنزیر اور شکاری چوپائے کا جھوٹا پانی ناپاک ہے۔ اسی طرح بلی جو چوہا یا کوئی اور جانور کھا کر فوراً پانی پی لے اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہے، جس آدمی نے شراب پی اور فوراً پانی پی لیا اس کا جھوٹا پانی بھی ناپاک ہے۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی مکروہ ہے؟

جواب: بلی (بشرطیکہ فوراً چوہا نہ کھایا ہو) چوہا، چھپکلی، پھرنے والی مرغی، نجاست کھانے والی گائے، بھینس، کوا، چیل، شکرہ اور تمام حرام جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے۔

سوال: کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے؟

جواب: آدمی اور حلال جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے جیسے گائے، بکری، کبوتر، فاختہ، گھوڑا۔

سوال: کونسا پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: سوائے دو پانیوں کے تمام پانی نجاست کے گرنے سے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ وہ دو پانی یہ ہیں: اوّل ندی یا دریا کا بہتا ہوا پانی۔ دوسرے ٹھہرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑے تالاب یا بڑے حوض کا پانی۔

سوال: ٹھہرے ہوئے زیادہ پانی کی کیا مقدار ہے؟

جواب: جو ٹھہرا ہوا پانی نمبری گز سے ساڑھے پانچ گز لمبا اور ساڑھے پانچ گز چوڑا (ساڑھے سولہ فٹ چوڑائی اور اتنی ہی لمبائی) ہو وہ زیادہ پانی ہے،

جو حوض یا تالاب کہ اتنا بڑا ہو وہ بڑا حوض اور بڑا تالاب سمجھا جائے گا۔

سوال: نجاست گرنے کے سوا اور کس چیز سے تھوڑا پانی ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر پانی میں کوئی ایسا جانور گر کر مر جائے جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے جیسے چڑیا، مرغی، کبوتر، بلی، چوہا۔

سوال: بڑے تالاب یا حوض کا پانی کب ناپاک ہوتا ہے؟

جواب: جب اس میں نجاست کا مزہ یا رنگ یا بو ظاہر ہو جائے۔

سوال: کن جانوروں کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

جواب: جو جانور کہ پانی میں پیدا ہوتے اور رہتے ہیں جیسے مچھلی، مینڈک، اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چیونٹی، ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

کنوئیں کا بیان

سوال: کنواں کن چیزوں سے ناپاک ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ کنوئیں میں گر جائے یا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مَر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر زندہ نکل آئے تو کنواں پاک رہے گا یا ناپاک ہو جائے گا؟

جواب: اگر ایسا جانور گرے کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے یا وہ جانور گرے جس کے بدن پر نجاست لگی تھی تو کنواں ناپاک ہو جائے گا، وہ حلال یا حرام جانور

جن کا جھوٹا ناپاک نہیں اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ ہو اگر گریں اور زندہ نکل آئیں تو جب تک ان کے پیشاب یا پائخانہ کر دینے کا یقین نہ ہو جائے کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

سوال: کنواں جب ناپاک ہو جائے تو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کنوئیں کے پاک کرنے کے پانچ طریقے ہیں:-

(۱) جب کنوئیں میں نجاست گر جائے تو تمام پانی نکالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (۲) اور جب آدمی یا سور یا کتا یا بکری یا دو بلیاں یا اتنا یا اس سے بڑا کوئی اور جانور گر کر مر جائے تو سارا پانی نکالنا پڑے گا۔ (۳) اور جب کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر پھول گیا یا پھٹ گیا تو سارا پانی نکالنا ہوگا، خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔ (۴) اور جب کبوتر یا مرغی یا بلی یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر گیا، لیکن پھولا نہیں تو چالیس ۴۰ ڈول[1] نکالنے پڑیں گے۔ (۵) اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا اور کوئی جانور گر کر مر گیا تو بیس ۲۰ ڈول نکالنے پڑیں گے۔ بیس ۲۰ کی جگہ تیس ۳۰ اور چالیس ۴۰ کی جگہ ساٹھ ۶۰ ڈول[2] نکالنا مستحب ہے۔

سوال: اگر مرا ہوا جانور کنوئیں میں گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرے ہوئے جانور کے گر جانے کا وہی حکم ہے جو کنوئیں میں گر کر مرنے کا بیان ہوا، مثلاً بکری مری ہوئی گرے تو سارا پانی نکالا جائے اور بلی مری ہوئی گرے تو چالیس ۴۰ یا ساٹھ ۶۰ ڈول اور چوہا مرا ہوا گرے تو بیس ۲۰

(۱) چالیس ڈول نکالنا واجب ہے اور ساٹھ ڈول نکالنا بہتر ہے۔

(۲) بیس ڈول نکالنا واجب ہے اور تیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اول، ص ۶۲)

یا تیں[۳۰] ڈول نکالے جائیں۔

سوال: اگر پھولا یا پھٹا ہوا جانور گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: سارا پانی نکالنا ہوگا جیسے کہ کنوئیں میں گر کر مرتا اور پھولتا اور پھٹ جاتا۔

سوال: اگر کنوئیں میں سے مرا ہوا جانور نکلے اور معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس وقت سے دیکھا جائے اسی وقت سے کنواں ناپاک سمجھا جائے گا۔

سوال: ڈول سے کتنا بڑا ڈول مراد ہے؟

جواب: جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے وہی معتبر ہے۔

سوال: جتنے ڈول نکالنے ہیں ایک ہی مرتبہ نکالنے چاہئیں یا کئی دفعہ کر کے نکالنا بھی جائز ہے؟

جواب: کئی مرتبہ کر کے نکالنا بھی جائز ہے، مثلاً ساٹھ[۶۰] ڈول نکالنے ہیں، بیس[۲۰] صبح کو نکالے، بیس[۲۰] دوپہر کو اور بیس[۲۰] شام کو تو یہ بھی جائز ہے۔

سوال: جس ڈول اور رسّی سے ناپاک کنوئیں کا پانی نکالا جائے وہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: جب اتنا پانی نکال ڈالا جتنا نکالنا چاہیئے تھا تو کنواں اور ڈول اور رسّی سب پاک ہو جاتے ہیں۔

تعلیم الاسلام کا دوسرا حصہ ختم ہوا

☆ ☆ ☆

تعلیمُ الاسلام حصّہ سوم کا پہلا شعبہ

تعلیمُ الاِیمان یا اسلامی عقائد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَوْحِید

سوال: توحید کے کیا معنی ہیں؟

جواب: دل سے اللہ تعالیٰ کو ایک سمجھنے اور زبان سے اس کا اقرار کرنے کو توحید کہتے ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کے ایک ہونے کا مخلوق کو کس طرح علم حاصل ہوا؟

جواب: اوّل تو انسانی عقل (بشرطیکہ عقلِ صحیح ہو) خدا تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے ایک ہونے کا یقین رکھتی ہے اور اسی وجہ سے دنیا میں جتنے بڑے بڑے عقلمند، حکیم اور فلسفی ہوئے ہیں، وہ سب خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔

دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ کے پیغمبروں نے بالاِتّفاق مخلوق کو توحید کی تعلیم دی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اُس جیسا اور کوئی دوسرا نہیں۔

سوال: کیا قرآنِ مجید میں توحید کی تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: ہاں! قرآنِ مجید میں توحید کی تعلیم کامل طریقے اور اعلیٰ درجے پر دی گئی

ہے بلکہ آج دنیا میں صرف قرآنِ مجید ہی ایسی کتاب ہے جو خالص توحید کی تعلیم دیتی ہے۔ اگرچہ پہلی آسمانی کتابوں میں بھی توحید کی تعلیم تھی لیکن ان تمام کتابوں میں لوگوں نے تحریف (اَدل بَدل) کرڈالی اور توحید کے خلاف باتیں داخل کردیں اور خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آسمانی تعلیم کو بدل دیا۔ اس کی اصلاح کیلئے اور سچّی توحید دنیا میں پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور اپنی خاص کتاب قرآنِ مجید نازل فرمائی اور اس میں صاف صاف سچّی اور خالص توحید کی تعلیم دی۔

سوال: قرآنِ مجید کی کن آیات سے توحید ثابت ہوتی ہے؟

جواب: تمام قرآنِ مجید میں اوّل سے آخر تک توحید کی تعلیم بھری ہوئی ہے۔ چند آیتیں یہ ہیں: ''وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○'' (البقرہ:۱۶۳) یعنی ''تمہارا معبود ایک اللہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے''۔

دوسری آیت یہ ہے: ''شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○'' (آل عمران:۱۸) یعنی ''خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور فرشتے اور اہلِ علم بھی اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ وہ انصاف قائم رکھنے والا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ غالب حکمت والا ہے''۔

اسی طرح اور بے شمار آیتیں خدا کی توحید کی تعلیم دیتی ہیں جیسے ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' یعنی ''تو کہہ کہ اللہ ایک ہے'' (وغیرہ)

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام کیا ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ''اللہ'' ہے۔اس کو اسمِ ذات اور اسمِ ذاتی بھی کہتے ہیں۔

سوال: لفظ اللہ کے سوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں (جیسے خَالِق، رَزّاق وغیرہ) کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: لفظ اللہ کے سِوا خدا تعالیٰ کے اور ناموں کو صِفاتی نام کہتے ہیں۔

سوال: صفاتی نام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ کی بہت سی صفتیں ہیں جیسے قدیم ہونا (یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا)، عَالِم (یعنی ہر چیز کو جاننے والا) ہونا، قَادِر (یعنی ہر چیز پر اس کی طاقت اور قدرت) ہونا۔ حَیّ (یعنی زندہ) ہونا وغیرہ۔تو جو نام کہ ان صفتوں میں سے کسی صِفت کو ظاہر کرے اس کو صِفاتی نام کہتے ہیں۔

اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص کا نام ''جمیل'' ہے جو صرف اس کی ذات کے لحاظ سے پہچان کے لئے رکھا گیا ہے۔اس میں کسی صفت کا لحاظ نہیں لیکن اس نے علم بھی سیکھا ہے، لکھنا بھی جانتا ہے، قرآنِ مجید بھی حفظ یاد ہے۔اور ان صفتوں کے لحاظ سے اسے عَالِم، مُنشی، حَافِظ بھی کہتے ہیں تو جمیل اس کا ذاتی نام ہے اور عَالِم، مُنشی، حَافِظ صِفاتی نام کہلائیں گے کیونکہ اس کے علم کی صفت یا لکھنا جاننے کی صفت یا قرآنِ مجید یاد ہونے کی صفت کے لحاظ سے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

اسی طرح لفظ ''اللہ'' تو خدا تعالیٰ کا ذاتی نام یا اسمِ ذات ہے اور خَالِق، قَادِر، عَالِم، مَالِک وغیرہ اس کے صِفاتی نام ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ایک لفظ ''اللہ'' ہے۔ اس کے صفاتی نام کتنے ہیں؟

جواب: قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا'' (الاعراف: ۱۸۰) یعنی ''خدا تعالیٰ کے بہت سے اچھے نام ہیں تو اُنہیں ناموں سے اُسے پکارا کرو۔

اور حدیث شریف میں ہے: ''اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدًا'' (بخاری) ''بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے (۹۹) یعنی ایک کم سو نام ہیں''۔

مَلائِکہ (فرشتے)

سوال: مُقرّب فرشتوں کے سوا اور سب فرشتوں کا مرتبہ آپس میں برابر ہے یا کم زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں؟

جواب: چار مُقرّب فرشتے جن کے نام تم تعلیمُ الاسلام کے دوسرے حصّے میں پڑھ چکے ہو سب فرشتوں سے افضل ہیں، ان کے سوا اور فرشتے بھی آپس میں کم زیادہ مرتبے رکھتے ہیں، کوئی زیادہ مقرّب ہیں کوئی کم۔

سوال: فرشتے کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: تمام آسمانوں اور زمین میں بے شمار فرشتے مختلف کاموں پر مُقرّر ہیں۔ یوں سمجھو کہ آسمان اور زمین کے سارے اِنتظامات خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے ذمّے کر رکھے ہیں اور فرشتے تمام انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے مُوافق پورے کرتے رہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے پیغام، أحکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے۔ بعض مرتبہ أنبیاء علیہم السلام کی مدد کرنے اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے لڑنے کے لئے بھی بھیجے گئے۔ بعض مرتبہ خدا تعالیٰ نے نافرمان بندوں پر عذاب بھی اُن کے ذریعہ سے بھیجا۔

حضرت میکائیل علیہ السلام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظام پر مُقرّر ہیں اور بے شمار فرشتے ان کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں۔ بعض ہواؤں کے انتظام پر مامور ہیں اور بعض دریاؤں، تالابوں، نہروں پر مُقرّر ہیں اور ان تمام چیزوں کا انتظام خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق کرتے ہیں۔

حضرت اِسرافیل علیہ السلام قیامت کو صُور پھونکیں گے۔

حضرت عِزرائیل علیہ السلام مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں اور ان کی ماتحتی میں بھی بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں۔

نیک بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے علیحدہ ہیں اور بدکار آدمیوں کی جان نکالنے والے علیحدہ ہیں۔ ان کے علاوہ فرشتوں کے بعض کام یہ ہیں:۔

(۱) ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں: ایک فرشتہ اس کے نیک کام لکھتا ہے اور دوسرا بُرے کام لکھتا ہے۔ ان فرشتوں کو کِراماً کاتِبین[۱]

(۱) "کراماً کاتبین" عربی لفظ ہے اور ایک خاص ترکیب اور اعرابی حالت میں اس طرح بولا جاتا ہے، لیکن چونکہ اردو میں بھی اسی طریقہ سے مستعمل ہے اس لئے ہم نے اسی طرح لکھ دیا ہے، ورنہ "کاتبینِ کرام" لکھنا چاہئے تھا۔

کہتے ہیں۔

(۲) کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، بچوں، بوڑھوں، کمزوروں کی اور جن لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

(۳) کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مُقرر ہیں۔ ہر انسان کی قبر میں دو فرشتے آتے ہیں ان کو مُنکر اور نکیر کہتے ہیں۔

(۴) کچھ فرشتے اس کام پر مُقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، وعظ ہوتا ہو، قرآنِ مجید پڑھا جاتا ہو اور درود شریف پڑھا جاتا ہو، دین کے علم کی تعلیم ہوتی ہو ایسی مجلسوں میں حاضر ہوں اور جتنے لوگ اس مجلس میں، اس نیک کام میں شریک ہوں ان کی شرکت کی خدا تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

دنیا میں جو فرشتے کام کرتے ہیں ان کی صبح وشام تبدیلی بھی ہوتی ہے۔ صبح کی نماز کے وقت رات والے فرشتے آسمانوں پر چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں اور عصر کی نماز کے بعد دن والے فرشتے چلے جاتے ہیں، رات میں کام کرنے والے فرشتے آجاتے ہیں۔

(۵) کچھ فرشتے جنّت کے انتظاموں اور اس کے کاروبار پر مُقرر ہیں۔

(۶) کچھ فرشتے دوزخ کے انتظام پر مقرر ہیں۔

(۷) کچھ فرشتے خدا تعالیٰ کے عَرش کے اُٹھانے والے ہیں۔

(۸) کچھ فرشتے خداتعالیٰ کی عبادت، تسبیح وتقدیس میں مشغول رہتے ہیں۔

سوال: یہ کیونکر معلوم ہوا کہ فرشتے یہ کام کرتے ہیں؟

جواب: یہ تمام باتیں قرآنِ مجید اور احادیث میں مذکور ہیں۔

خداتعالیٰ کی کتابیں

سوال: تَوراۃ، زَبُور اور اِنجیل کا آسمانی کتابیں ہونا کیسے معلوم ہوا؟

جواب: ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا قرآنِ مجید سے ثابت ہوتا ہے۔

توریت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّنُوۡرٌ“ (المائدہ:۴۴) یعنی ”بیشک ہم نے توریت اُتاری، اس میں ہدایت اور نور ہے“۔

زبور کے بارے میں فرمایا: ”وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا“ (النساء:۱۶۳) یعنی ”ہم نے داوٗد علیہ السلام کو زبور دی“۔

اِنجیل کے بارے میں فرمایا: ”وَقَفَّيۡنَا بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ۝“ (الحدید:۲۷) یعنی ”ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور انہیں انجیل دی“۔

پس مسلمانوں کو قرآنِ مجید کے ذریعے سے ان تینوں کتابوں کا آسمانی کتابیں ہونا معلوم ہوا۔

سوال: اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خداتعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے، کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآنِ مجید

سے ثابت ہوا ہے۔ تو جو شخص ان کو خدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآنِ مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہیں مانتا اور جو قرآنِ مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

سوال: تو کیا یہ توَریت، زَبور اور اِنجیل جو عیسائیوں کے پاس موجود ہے وہی اصلی آسمانی توَریت اور زَبور اور اِنجیل ہیں؟

جواب: نہیں! کیونکہ قرآنِ مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ ان کتابوں کو لوگوں نے اَدل بَدل کردیا ہے۔ موجودہ توَریت، زَبور اور اِنجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں ہیں، بلکہ ان میں تحریف (اَدل بَدل) ہوئی ہے، اس لئے ان موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہیں رکھنا چاہئے کہ یہ اصلی آسمانی کتابیں ہیں۔

سوال: یہ کیسے معلوم ہوا کہ بعض پیغمبروں پر صَحیفے اترے تھے؟

جواب: قرآنِ مجید سے ثابت ہے کہ بعض پیغمبروں پر صَحیفے نازل ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صَحیفوں کا ذکر سورۂ ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى'' میں موجود ہے۔

سوال: قرآنِ مجید خداتعالیٰ کی کتاب ہے یا اس کا کلام ہے؟

جواب: قرآنِ مجید خداتعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خداتعالیٰ کا کلام بھی ہے، قرآنِ مجید میں اس کتاب کو کتابُ اللہ بھی فرمایا گیا ہے اور کلامُ اللہ بھی۔

سوال: توَریت، زَبور، اِنجیل اور قرآنِ مجید میں سے اَفضل کونسی کتاب ہے؟

جواب: قرآنِ مجید سب سے اَفضل ہے۔

سوال: قرآنِ مجید کو پہلی کتابوں پر کیا فضیلت ہے؟

جواب: بہت سی فضیلتیں ہیں جن میں سے چند فضیلتیں یہ ہیں:

اوّل یہ کہ قرآنِ مجید کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے، اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی اور پہلی کتابوں میں لوگوں نے تحریف کر ڈالی۔

دوسری یہ کہ قرآنِ مجید کی نظم (عبارت) مُعجِز ہے، یعنی ایسے اونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآنِ مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سُورت کے مِثل (مُشابہ، اس جیسا) بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

تیسری یہ کہ قرآنِ مجید آخری شریعت کے اَحکام لایا ہے، اس لئے اس کے بہت سے اَحکام نے پہلی کتابوں کے حُکموں کو مَنسوخ کر دیا۔

چوتھی یہ کہ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآنِ مجید تئیس برس تک ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا، آہستہ آہستہ اور ضرورتوں کے وقت اترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُترتا گیا اور سینکڑوں ہزاروں آدمی اسکے اَحکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

پانچویں یہ کہ قرآنِ مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سِینوں میں محفوظ ہے اور یہ سِینہ بَسینہ حفاظت، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سِینہ بَسینہ حفاظت کی وجہ سے اِسلام کے دشمنوں کو کسی وقت موقع نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں یا اسے دنیا سے ناپید کر دیں اور نہ

خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

چھٹی یہ کہ قرآنِ مجید کے اَحکام ایسے مُعتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآنِ مجید کے اَحکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآنِ مجید کے اَحکام ہر زمانے اور ہر قوم کے مناسب ہیں اس لئے قرآنِ مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام دنیا کے لئے عام کردی گئی۔

رِسَالت

سوال: تمام پیغمبروں کی گنتی اور نام تو معلوم نہیں مگر مشہور پیغمبروں کے کچھ نام بتاؤ؟

جواب: مشہور پیغمبروں کے چند نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت شِیث علیہ السلام، حضرت اِدریس علیہ السلام، حضرت نُوح علیہ السلام، حضرت اِبراہیم علیہ السلام، حضرت اِسماعیل علیہ السلام، حضرت اِسحٰق علیہ السلام، حضرت یَعقوب علیہ السلام، حضرت یُوسف علیہ السلام، حضرت دَاوٗد علیہ السلام، حضرت سُلیمان علیہ السلام، حضرت مُوسیٰ علیہ السلام، حضرت ہَارون علیہ السلام، حضرت زَکریا علیہ السلام، حضرت یَحییٰ علیہ السلام، حضرت اِلیاس علیہ السلام، حضرت یُونس علیہ السلام، حضرت لُوط علیہ السلام، حضرت صَالح علیہ السلام، حضرت ہُود علیہ السلام، حضرت شُعیب علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت خَاتَمُ النّبیّن محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے کس خاندان میں سے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ خاندانِ قریش میں سے ہیں۔ عَرب کے تمام خاندانوں میں خاندانِ قریش کی عزت اور مرتبہ زیادہ تھا۔ خاندانِ قریش کے لوگ عَرب کے دوسرے خاندانوں کے سردار مانے جاتے تھے۔ پھر خاندانِ قریش کی ایک شاخ بَنی ہاشِم تھی، جو قریش کی دوسری شاخوں سے زیادہ عزّت رکھتی تھی۔ حضور ﷺ اسی شاخ یعنی بَنی ہاشِم میں سے تھے، اسی وجہ سے حضور ﷺ کو ہاشمی بھی کہتے ہیں۔

سوال: ہاشم کون تھے جن کی اولاد بَنی ہاشِم کہلاتی ہے؟

جواب: حضور ﷺ کے پردادا کا نام ''ہاشم'' ہے۔ آپ کے نسب کا سلسلہ اس طرح ہے: ''مُحمّد بن عَبداللہ بن عَبدالمُطّلب بن ہاشِم بن عَبدِمَناف''۔

سوال: آنحضرت ﷺ کی پُشتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد اور کوئی پیغمبر ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! آپ، حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں اور حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام حضرت اِبراہیم خَلیلُ اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ ان دونوں کے علاوہ حضرت نُوح علیہ السلام اور حضرت اِدریس علیہ السلام اور حضرت شیث علیہ السلام حضور ﷺ کے نسب کے سلسلے میں داخل ہیں۔

سوال: حضرت محمد رسولُ اللہ ﷺ کو کتنی عمر میں پیغمبری ملی؟

جواب: حضور ﷺ کی عمر مبارک چالیس سال کی تھی کہ آپ پر وَحِی نازل ہوئی۔

سوال: وَحِی سے کیا مراد ہے؟

جواب: وَحِی سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے احکام اور اپنا کلام حضور ﷺ

پر اُتارنا شروع کیا۔

سوال: وَحی نازل ہونے کے بعد کتنے دنوں تک حضور ﷺ زندہ رہے؟

جواب: تئیس برس؛ تیرہ سال مکّہ مُعظّمہ میں اور دس سال مدینہ مُنوّرہ میں۔

سوال: مدینہ مُنوّرہ میں آپ کیوں چلے گئے تھے؟

جواب: جب حضور ﷺ نے مکّہ مُعظّمہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی توحید کی تعلیم دی اور ان سے فرمایا کہ بُت پرستی چھوڑ دو اور ایک خدا پر ایمان لاؤ تو وہ لوگ آپ کے دشمن ہو گئے، کیونکہ وہ بتوں کی عبادت کرتے اور ان کو معبود سمجھتے تھے اور طرح طرح سے انہوں نے حضور ﷺ کو تکلیفیں پہنچانی شروع کر دیں۔ حضورِ انور ﷺ ان کی عداوت اور دشمنی کی سختیاں اور تکلیفیں برداشت کرتے اور توحید کی تعلیم دیتے اور خدا تعالیٰ کے احکام پہنچاتے رہے، مگر جب ان کی دشمنی کی کوئی حد باقی نہ رہی اور سب نے مل کر حضور ﷺ کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا تو حضورِ انور ﷺ خدا تعالیٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن مکّہ معظّمہ کو چھوڑ کر مدینہ مُنورہ میں تشریف لے گئے۔ مدینہ مُنوّرہ کے لوگ پہلے مسلمان ہو چکے تھے اور وہ حضور ﷺ کے مدینہ میں تشریف لانے کے نہایت مُشتاق تھے۔ جب حضورِ انور ﷺ مدینہ مُنوّرہ میں پہنچے تو ان مسلمانوں نے حضور ﷺ کی اور حضور ﷺ کے ساتھیوں کی اپنی جان و مال سے مدد اور اِعانت کی۔

حضور کے مدینہ مُنوّرہ میں تشریف لے جانے کی خبر سن کر اور مسلمان بھی جن کو کافر ستاتے رہتے تھے آہستہ آہستہ مدینہ مُنوّرہ میں چلے گئے۔

آنحضرت ﷺ کے مکّہ سے مدینہ منورہ چلے جانے کو ''ہجرت'' کہتے ہیں اور اُن مسلمانوں کو جو اپنے گھر بار چھوڑ کر مدینہ میں چلے آئے ''مُہاجِرین'' کہتے ہیں۔ اور مدینہ کے مسلمان جنہوں نے آنحضرت ﷺ اور مہاجرین کی مدد کی انہیں ''اَنْصار'' کہتے ہیں۔

سوال: آنحضرت ﷺ کے دعوائے نبوّت سے پہلے عرب کے لوگ آپ کو کیسا سمجھتے تھے؟

جواب: دعوائے نبوّت سے پہلے تمام لوگ آپ کو نہایت سچّا، پاکباز، امانت دار شخص سمجھتے تھے۔ محمد اَمین کہہ کر پکارتے تھے، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ان کے نزدیک بہت ہی مُعْتَبَر اور سچّے آدمی تھے اور تمام لوگ آپ کی بہت عزّت اور توقیر کرتے تھے۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت محمد ﷺ سب سے پچھلے (آخری) پیغمبر ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

جواب: اوّل یہ کہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو خَاتَمُ النَّبِیّٖن فرمایا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ آپ تمام پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں، دوسرے یہ کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ'' کہ میں پچھلا (آخری) نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔
تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا: ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا'' (المائدہ:۳) یعنی ''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی

نعمت تمہارے اوپر پوری کردی اور تمہارے لئے دینِ اسلام پسند کیا"۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے دین کی تکمیل کردی اور اسلام ہمیشہ کے لئے ہر طرح کامل و مکمّل دین ہو گیا، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پیغمبر کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

سوال: اس بات کی کیا دلیل ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے رُتبے میں بڑے ہیں؟

جواب: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام پیغمبروں سے اَفضل ہونا قرآنِ مجید کی کئی آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے: " اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ " کہ "میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا" اور ظاہر ہے کہ اولادِ آدم میں تمام پیغمبر علیہم السلام بھی داخل ہیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے اَفضل اور ان کے سردار ہوئے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بیان

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے اِیمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور اِیمان کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو۔

سوال: صحابی کتنے ہیں؟

جواب: ہزاروں ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اِسلام

پر ان کا انتقال ہوا۔

سوال: سب صحابی مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

جواب: صحابہ رضی اللہ عنہم کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں، لیکن تمام صحابہ باقی اُمّت سے افضل ہیں۔

سوال: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

جواب: تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں چار صحابی سب سے افضل ہیں:۔

اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام اُمّت سے افضل ہیں۔ دوسرے حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت اَبوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا تمام اُمّت سے افضل ہیں۔ تیسرے حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ جو حضرت اَبوبکر اور حضرت عُمر رضی اللہ عنہما کے بعد تمام اُمّت سے افضل ہیں۔ چوتھے حضرت عَلی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوبکر اور حضرت عُمر اور حضرت عُثمان رضی اللہ عنہم کے بعد تمام اُمّت سے افضل ہیں۔ یہی چاروں بزرگ حضور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے خَلیفہ ہوئے۔

سوال: خلیفہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور جو انتظامات حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے انہیں قائم رکھنے میں جو شخص آپ کا قائم مقام ہوا سے خلیفہ کہتے ہیں۔ خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمام مسلمانوں کے اِتّفاق سے حضرت ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم مقام بنائے گئے، اس لئے یہ خلیفۂ اوّل ہیں۔ ان کے بعد حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ

دوسرے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد حضرت عُثمان رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہوئے۔ان کے بعد حضرت عَلی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہوئے؛ ان چاروں کو خُلفائے اَربعہ اور خُلفائے راشدین اور چار یار کہتے ہیں۔

وِلایت اور اَولیاءُ اللہ کا بیان

سوال: ولی کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے بچتا رہے، خدا اور رسول کی محبّت دنیا کی تمام چیزوں کی محبّت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا کا مُقرّب اور پیارا ہوتا ہے، اس کو وَلی کہتے ہیں۔

سوال: وَلی کی پہچان کیا ہے؟

جواب: وَلی کی پہچان یہی ہے کہ وہ مسلمان مُتّقی پرہیزگار ہو، کثرت سے عبادت کرتا ہو خدا اور رسول کی محبّت اس پر غالب ہو، دنیا کی حرص نہ ہو، آخرت کا خیال ہر وقت پیشِ نظر رکھتا ہو۔

سوال: کیا صحابی کو ولی کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ہاں! تمام صحابی خدا کے وَلی تھے کیونکہ حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صُحبت کی برکت سے ان کے دلوں میں خدا اور رسول کی محبّت غالب تھی، دنیا سے محبّت نہیں رکھتے تھے، کثرت سے عبادت کرتے تھے، گناہوں سے بچتے تھے، خدا اور رسول کے حکموں کی تابعداری کرتے تھے۔

سوال: کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہوسکتا ہے؟

جواب: ہرگز نہیں! صحابی یا وَلی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو، کسی نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔

سوال: ایسا وَلی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبے کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبے والا ہوسکتا ہے؟

جواب: نہیں! صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے، اس لئے کوئی وَلی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہوسکتا۔

سوال: بعض لوگ خلافِ شرع کام کرتے ہیں مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا ڈاڑھی مُنڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: بالکل غلط ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز وَلی نہیں ہوسکتا۔

سوال: کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز روزہ انہیں مُعاف ہوجائیں؟

جواب: جب تک آدمی اپنے ہوش وحواس میں ہو اور اُس کی طاقت اور اِستطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہوتی ہے۔ جو لوگ ہوش وحواس اور اِستطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں، خلافِ شرع کام کریں اور کہیں کہ ہمارے لئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں، ہرگز وَلی نہیں ہوسکتے۔

مُعْجَزہ اور کرامت کا بیان
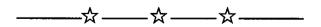
سوال: مُعجزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی ایسی خلافِ عادت باتیں ظاہر کرادیتا ہے جن کے کرنے سے دنیا کے اور لوگ عاجز ہوتے ہیں، تاکہ لوگ ایسی باتوں کو دیکھ کر سمجھ لیں کہ یہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں، ایسی باتوں کو مُعجزہ کہتے ہیں۔

سوال: پیغمبروں نے کیا کیا مُعجزے دکھائے؟

جواب: پیغمبروں نے خدا کے حکم سے بے شمار مُعجزے دکھائے ہیں، چند مشہور مُعجزے یہ ہیں: حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کا عَصا (ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی) سانپ کی شکل بن گیا اور جادوگروں کے جادو کے سانپوں کو نگل گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ ایسی چمک پیدا کردیتا تھا کہ اس کی روشنی آفتاب کی روشنی پر غالب ہوجاتی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریائے نیل کے درمیان میں خشک راستے بن گئے اور وہ مع اپنے ساتھیوں کے ان راستوں سے دریا پار اُتر گئے۔ جب فرعون کا لشکر ان راستوں میں گذر جانے کے ارادے سے بیچ دریا میں پہنچا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر کے ڈوب گیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کردیتے تھے مادر زاد اندھوں کو بینائی دیتے تھے، کوڑھیوں کو اچھا کردیتے تھے، مٹّی کی چڑیاں بنا کر انہیں زندہ کر کے اُڑا دیتے تھے۔

ہمارے حضرت رسول اللہ ﷺ کا بڑا معجزہ قرآنِ مجید ہے کہ تقریباً چودہ سو (۱۴۰۰) برس کا عرصہ گزر گیا، لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل باوجود اپنی کوشش ختم کر ڈالنے کے بھی قرآنِ مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل (مشابہ) بھی نہ بنا سکے اور نہ قیامت تک بنا سکیں گے۔

دوسرا مُعجزہ آنحضرت ﷺ کا مِعْراج ہے۔

تیسرہ مُعجزہ شَقُّ الْقَمر ہے۔

چوتھا مُعجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ کے بتانے سے بہت سی آنے والی باتوں کو اُنکے ہونے سے پہلے خبر دی اور وہ اُسی طرح واقع ہوئیں۔

پانچواں معجزہ حضور ﷺ کا یہ ہے کہ حضور کی دعا کی برکت سے ایک دو آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا۔

اس کے علاوہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے سینکڑوں معجزے ہیں جو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

سوال: مِعْراج کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضورِ انور ﷺ رات کو جاگتے میں بُراق پر سوار ہو کر مکّہ مُعظّمہ سے بَیتُ الْمُقْدِس تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک خدا تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنّت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو مِعْراج کہتے ہیں۔

سوال: شقُّ الْقَمر سے کیا مراد ہے؟

جواب: شقُّ الْقَمر سے مراد یہ ہے کہ ایک رات کُفّارِ مکّہ نے حضور رسولِ اَنور ﷺ سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے، تو آنحضرت ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کردیئے اور سب حاضرین نے دونوں ٹکڑے دیکھ لئے، پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا۔

سوال: کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کردیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مُشکل ہوتی ہیں کہ دوسرے لوگ نہیں کرسکتے، ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں، نیک بندوں اور اَولیاءُ اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

سوال: معجزے اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

جواب: جس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہو اور اس سے کوئی خلافِ عادت اور مُشکل بات ظاہر ہو اُسے ''مُعجزہ'' کہتے ہیں اور جس نے پیغمبری کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن مُتّقی پرہیزگار ہو اور اس کے تمام کام شرعِ شریف کے مطابق ہوں، اگر اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو اسے ''کرامت'' کہتے ہیں اور اگر خلافِ شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلافِ عادت بات ظاہر ہو تو اسے ''اِسْتِدرَاج'' کہتے ہیں۔

سوال: کیا اَولیاءُ اللہ سے کرامتیں ظاہر ہونی ضروری ہیں؟

جواب: نہیں! یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ وَلی سے کوئی کرامت ضرور ظاہر ہو،

ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہو اور عمر بھر اس سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

سوال: بعضے خلافِ شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے، انہیں کیا سمجھنا چاہئے؟

جواب: ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں اگر کوئی ایسی بات ظاہر ہو تو سمجھو کہ جادو یا اِستدراج ہے، کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی، ایسے لوگوں کو وَلی سمجھنا اور ان کی خلافِ عادت باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکہ ہے۔

تعلیمُ الاسلام حصّہ سوم کا دوسرا شعبہ

تعلیمُ الْاَرکان یا اِسلامی اَعمال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وُضو کے باقی مسائل

سوال: بے وُضو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: سخت گناہ کی بات ہے، بلکہ بعض عُلماء نے تو ایسے شخص کو جو قصداً بے وضو نماز میں کھڑا ہو جائے کافر کہا ہے۔

سوال: نماز کے لئے وضو شرط ہونے کی کیا دلیل ہے؟

جواب: قرآنِ مجید کی یہ آیت: "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ" (المائدہ:٦) "یعنی اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو (پہلے) اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرلو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوڈالو"۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ" (ترمذی) یعنی "نماز کی کنجی (یا شرط) طہارت ہے"۔

——☆——☆——☆——

فرائضِ وضو کے باقی مسائل

سوال: دھونے کی حد کیا ہے جسے دھونا کہہ سکیں؟

جواب: اتنا پانی ڈالنا کہ عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں دھونے کی ادنیٰ مقدار ہے، اس سے کم کو دھونا نہیں کہتے، مثلاً کسی نے ہاتھ بھگو کر منہ پر پھیر لیا یا اس قدر تھوڑا پانی منہ پر ڈالا کہ وہ بہہ کر منہ پر ہی رہ گیا، ٹپکا نہیں تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے منہ دھویا، اور وضو صحیح نہ ہوگا۔

سوال: جن اَعضا کا دھونا وضو میں فرض ہے انہیں کتنی مرتبہ دھونے سے فرض ادا ہوگا؟

جواب: ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور اس سے زیادہ تین مرتبہ تک دھونا سنّت ہے اور تین مرتبہ سے زیادہ دھونا ناجائز اور مکروہ ہے۔

سوال: کہاں سے کہاں تک منہ دھونا فرض ہے؟

جواب: پیشانی کے بالوں کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک دھونا فرض ہے۔

سوال: جن اَعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں سے اگر تھوڑی سی جگہ خشک رہ جائے تو وضو درست ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر ایک بال کے برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔

سوال: اگر کسی شخص کے چھ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! فرض ہے اور اسی طرح جو چیز کہ زیادہ پیدا ہو جائے اور اس مقام کے اندر ہو جس کا دھونا فرض ہے تو اس زائد کا دھونا فرض ہو جاتا ہے۔

سوال: مَسح کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ہاتھ کو پانی سے تر کر کے (بھگو کر) کسی عضو پر پھیرنے کو مَسح کہتے ہیں؟

سوال: سر پر مَسح کرنے کے لئے نیا پانی لینا ضروری ہے یا ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری کافی ہے؟

جواب: نیا پانی لینا بہتر ہے، لیکن اگر ہاتھ دھونے کے بعد باقی رہی ہوئی تری سے مسح کر لے تو وہ بھی کافی ہے، مگر جب ہاتھ سے ایک مرتبہ مسح کر لیا تو پھر دوسری جگہ اس سے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ہاتھ پر تری نہ تھی کسی دوسرے دھوئے ہوئے یا مسح کئے ہوئے عضو سے اُسے تر کر لیا تو اس سے بھی مسح جائز نہیں۔

سوال: اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور سوکھا ہاتھ سر پر پھیر لیا اور ہاتھ سے بارش کا پانی سر پر پھیل گیا تو مسح اَدا ہو گیا یا نہیں؟

جواب: اَدا ہو گیا۔

سوال: وُضو میں آنکھوں کے اندر کا حصّہ دھونا فرض ہے یا نہیں؟

جواب: آنکھوں کے اندر کا حصّہ، ناک کے اندر کا حصّہ، منہ کے اندر کا حصّہ دھونا فرض نہیں ہے۔

سوال: وُضو کرنے کے بعد سر منڈایا یا ناخن کتروائے تو سر پر دوبارہ مسح کرنا یا ناخنوں کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص کا ہاتھ کہنی سے نیچے کٹا ہوا ہو تو اس ہاتھ کو دھونا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جب تک کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصّہ باقی ہو تو باقی حصّے کو اور کہنی کو دھونا فرض ہے۔

سننِ وُضو کے باقی مسائل

سوال: اگر وُضو میں نیت نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وُضو کی نیت نہ کی جیسے دریا میں گر گیا یا بارش میں کھڑا رہا اور تمام اَعضائے وُضو پر پانی بہہ گیا تو وُضو ہو جائے گا، یعنی اس وُضو سے نماز پڑھ لینا جائز ہے لیکن وضو کا ثواب نہ ملے گا۔

سوال: وضو کی نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: نیت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ جب وضو کرنے لگے تو یہ ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل ہونے اور نماز جائز ہو جانے کے لئے وضو کرتا ہوں۔ بس یہ ارادہ اور خیال کر لینا ہی وضو کی نیت ہے۔

سوال: نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: زبان سے کہنا ضروری نہیں، ہاں کہہ لے تو کچھ مضائقہ بھی نہیں۔

سوال: وضو ہونے کی حالت میں نیا وضو کرے تو کیا نیت کرے؟

جواب: صرف یہ نیت کرے کہ وضو پر وضو کرنے کی فضیلت اور ثواب حاصل کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں۔

سوال: وضو میں ''بِسْمِ اللہِ'' پوری پڑھنی چاہئے یا نہیں؟

جواب: ''بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' پوری پڑھنا یا ''بِسْمِ اللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

عَلٰی دِیۡنِ الۡاِسۡلَامِ "یا" بِسۡمِ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ "تینوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

سوال: مسواک کرنا کیسا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مسواک کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے، اس کا بہت بڑا ثواب ہے اور اس میں بہت فائدے ہیں۔ مسواک کسی کڑوے درخت کی جڑ یا لکڑی کی ہونی چاہئے جیسے پیلو کی جڑ یا نیم کی لکڑی، مسواک ایک بالشت سے زیادہ نہ رکھنی چاہئے۔ دھوکر مسواک کرے اور دھوکر رکھے۔ اوّل دائیں طرف کے دانتوں میں، پھر بائیں طرف کے دانتوں میں کرنی چاہئے۔ تین مرتبہ مسواک کرنا اور ہر مرتبہ نیا پانی لینا چاہئے۔

سوال: غرغرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: وضو اور غسل میں غرغرہ کرنا سنت ہے، لیکن روزے کی حالت میں نہ کرنا چاہئے، داہنے ہاتھ سے کلی کرنا چاہئے۔

سوال: ناک میں پانی ڈالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: دائیں ہاتھ میں پانی لے کر ناک سے لگائے اور سانس کے ذریعہ سے پانی ناک میں چڑھائے، لیکن اتنا نہ کھینچے کہ دماغ تک چڑھ جائے۔ روزہ دار کو چاہئے کہ وہ صرف ہاتھ سے پانی ناک میں چڑھائے، سانس سے نہ کھینچے۔ کلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا دونوں سنّتِ مؤکدہ ہیں۔

سوال: ڈاڑھی کے کس حِصّہ کا خلال کرنا سنّت ہے؟

جواب: ڈاڑھی کے نیچے اور اندر کے بالوں کا خلال کرنا سنّت ہے اور جو بال کہ چہرے کی طرف چہرے کی کھال سے متّصل ہیں، ان سب کا دھونا فرض ہے۔

سوال: انگلیوں کا خلال کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال اس طرح کرے کہ ایک ہاتھ کی اُنگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائے اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چُھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے، دائیں پاؤں کی چُھنگلیا سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چُھنگلیا پر ختم کرے۔

سوال: تمام سر کا مسح کس طرح کرنا چاہئے؟

جواب: دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی جگہ پر رکھو اور ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت گُدّی تک لے جاؤ اور پھر واپس لوٹا لاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمام سر پر ہاتھ پھر جائے۔

سوال: کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: نہیں! سر کے مسح کے لئے جو پانی لیا تھا وہی کافی ہے، اندر کانوں کا مسح شہادت کی انگلی سے کرنا چاہئے اور باہر کان کا مسح انگوٹھے سے کرنا چاہئے۔

مُستحبّاتِ وُضو کے باقی مسائل

سوال: دائیں طرف سے شروع کرنا سنّت ہے یا مُستحب؟

جواب: بعض علماء نے اسے سنّت کہا ہے اور بعض نے مُستحب بتایا ہے۔

سوال: گردن پر مسح کرنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: گردن پر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی پشت کی جانب سے مسح کرنا چاہئے، گلے پر مسح کرنا بدعت ہے۔

سوال: وضو میں اور کیا کیا آداب ہیں؟

جواب: وضو کے آداب بہت ہیں مثلاً چھنگلیا کا سرا بھگو کر کانوں کے سوراخ میں ڈالنا۔ نماز کے وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ اعضاء کو دھوتے وقت ہاتھ سے ملنا۔ انگوٹھی یا چھلّے کو ہلانا۔ دنیا کی باتیں نہ کرنا۔ زور سے پانی منہ پر نہ مارنا۔ زیادہ پانی نہ بہانا۔ ہر عضو کو دھوتے وقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا۔ وضو کے بعد درود شریف پڑھنا۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور یہ دعا پڑھنا:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ"(۱)

وُضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ وُضو کے بعد دو رکعت نماز تَحِیَّۃُ الوُضو پڑھنا وغیرہ۔

نواقضِ وُضو کے باقی مسائل

سوال: ناپاک چیز بدن سے نکل کر کتنی بہہ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے؟

جواب: کوئی ناپاک چیز بدن سے نکل کر اس مقام کی طرف جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تھوڑی سی بھی بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہا، باہر نہیں نکلا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: نہیں ٹوٹا کیونکہ آنکھ کے اندر کا حصّہ نہ وضو میں دھونا فرض ہے نہ غسل میں۔

سوال: اگر زخم پر خون ظاہر ہوا، اُسے انگلی یا کپڑے سے پونچھ لیا، پھر ظاہر ہوا، پھر پونچھ لیا، کئی بار ایسا کیا تو وضو ٹوٹا یا نہیں؟

جواب: یہ دیکھو کہ اگر خون پونچھا نہ جاتا تو بہہ جانے کے لائق تھا یا نہیں، اگر اتنا تھا

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل کر لیجیے۔

کہ بہہ جاتا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

سوال: قے میں کیا چیز نکلے تو وضو ٹوٹے گا؟

جواب: قے میں پت یا خون یا کھانا یا پانی نکلے اور منہ بھر کے ہو تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر خالص بلغم نکلے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: اگر تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک متلی سے کئی بار قے ہوئی اور اس کا مجموعہ اس قدر ہے کہ منہ بھر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ ہاں اگر ایک متلی سے تھوڑی قے ہوئی پھر وہ متلی جاتی رہی اور دوبارہ متلی پیدا ہو کر تھوڑی سی قے ہوئی تو ان دونوں مرتبہ کی قے کو جمع نہ کیا جائے گا اور وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: بدن میں کسی جگہ پھنسی ہے، اس میں سے خون یا پیپ کا دھبّہ کپڑے میں لگ جاتا ہے تو کپڑا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: اگر خون یا پیپ نکل کر بہنے کے لائق نہیں ہے، کپڑا لگنے سے دھبّہ آجاتا ہے تو وہ کپڑا پاک ہے لیکن پھر بھی دھوڈالنا بہتر ہے۔

سوال: قے اگر منہ بھر کے نہ ہو تو وہ ناپاک ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

سوال: جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا اور بھر گئی یا مچھر، پِسّو نے کاٹا تو اس سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب: جونک[1] (کیڑا) کے خون پینے سے وضو ٹوٹ جائے گا اگرچہ چھڑانے کے بعد اس کے کاٹے ہوئے زخم سے خون نہ بہے، کیونکہ جونک اتنا خون پی جاتی ہے کہ اگر وہ خون بدن سے نکل کر اس کے پیٹ میں نہ جاتا تو

(۱) پانی کا وہ چار پانچ انچ لمبا کیڑا جسے فاسد (خراب) خون نکالنے کیلئے انسان کے جسم پر لگاتے ہیں۔ از مصحح

یقیناً بہہ جاتا اور مچھر، پِسّو کے کاٹنے سے وضو نہیں ٹوٹتا کیونکہ یہ بہت تھوڑی مقدار میں خون پیتے ہیں جو بہنے کے لائق نہیں ہوتا۔

سوال: کس قسم کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: کھڑے کھڑے سو جانے یا بغیر سہارا لگائے ہوئے بیٹھ کر سونے یا نماز کی کسی ہیئت پر سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، جیسے سجدے میں سو گیا یا قعدہ (تشہّد) میں سو گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ سو جانے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: ہاں! انبیاء علیہم السلام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا، یہ ان کی خصوصیت اور خاص فضیلت تھی۔

سوال: کیا نماز میں قہقہہ مار کر (کھلکھلا کر) ہنسنے سے سب کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور قہقہہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: قہقہہ سے مراد یہ ہے کہ اتنے زور سے ہنسے کہ اس کی آواز دوسرے پاس والے لوگ سن سکیں۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹنے کی یہ شرطیں ہیں: (۱) ہنسنے والا بالغ مرد یا عورت ہو، کیونکہ نابالغ کے قہقہے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۲) جاگتے میں ہنسے، پس اگر نماز میں سو گیا اور سوتے میں قہقہہ مار کر ہنسا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (۳) جس نماز میں ہنسا ہے وہ رکوع سجدے والی نماز ہو، پس نمازِ جنازہ میں قہقہہ سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

سوال: کیا کسی دوسرے شخص کے ستر پر نظر پڑ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: اپنے یا کسی دوسرے شخص کے ستر پر قصداً یا بلا قصد نظر پڑنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

غُسل کے باقی مسائل

سوال: غُسل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں: فرض، سنّت، مُستحب۔

سوال: غُسلِ فرض کتنے ہیں؟

جواب: چھ ہیں، اور ان کا بیان تعلیمُ الاسلام کے کسی اگلے حصّے میں آئے گا۔

سوال: غُسلِ سنت کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

جواب: چار ہیں اور وہ چاروں یہ ہیں: جمعہ کی نماز کے لئے غُسل کرنا، دونوں عیدوں کی نماز کے لئے غسل کرنا، حج کا احرام[1] باندھنے سے پہلے غُسل کرنا، عرفات میں وقوف کرنے کے لئے غُسل کرنا۔

سوال: غُسلِ مُستحب کتنے ہیں اور کون کونسے ہیں؟

جواب: غُسلِ مُستحب بہت ہیں جن میں سے چند غُسل یہ ہیں: شعبان کے مہینے کی پندرھویں رات میں جسے شبِ برات کہتے ہیں غسل کرنا۔ عرفہ کی رات میں غسل کرنا یعنی ذِی الحجّہ کی آٹھویں تاریخ کی شام کے بعد آنے والی رات میں۔ سورج گرہن، چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا، نمازِ اِستسقا کے لئے غسل کرنا، مکّہ مُعظمہ یا مدینہ مُنوّرہ میں داخل ہونے کے لئے غُسل کرنا، میّت کو غُسل دینے کے بعد غُسل دینے والے کا غُسل کر لینا، کافر کا اسلام لانے کے بعد غُسل کرنا۔

سوال: اگر غُسل کی حاجت ہو اور دریا میں غوطہ لگالے یا بارش میں کھڑا ہو جائے

---

(۱) احرامِ حج اور وقوف اور عرفہ کے معنی حج کے بیان میں تمہیں معلوم ہو جائیں گے۔

اور تمام بدن پر پانی بہہ جائے تو غسل ادا ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! ادا ہو جائے گا بشرطیکہ کلی کر لے اور ناک میں پانی ڈال لے۔

سوال: غسل کی حالت میں قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر غسل کے وقت بدن ننگا ہو تو قبلہ کی طرف منہ کرنا ناجائز ہے اور ستر چھپا ہوا ہو تو مضائقہ نہیں۔

سوال: ستر کھول کر غسل کرنا کیسا ہے؟

جواب: غسل خانہ میں یا کسی ایسے مقام پر جہاں دوسرے آدمی کی نگاہ اس کے ستر پر نہ پڑے ننگے بدن نہانا جائز ہے۔

سوال: غسل میں مکروہ کتنے ہیں؟

جواب: پانی زیادہ بہانا، ستر کھلا ہونے کی حالت میں کلام کرنا یا قبلے کی طرف منہ کرنا، سنّت کے خلاف غسل کرنا۔

سوال: اگر غسل سے پہلے وضو نہ کیا تو غسل کے بعد نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: غسل کے اندر وضو بھی ہو گیا، پھر وضو کرنے کی حاجت نہیں۔

موزوں پر مسح کرنے کے باقی مسائل

سوال: مَسح کی مدّت کا کس وقت سے حساب کیا جائے؟

جواب: جس وقت سے وضو ٹوٹا ہے، اس وقت سے ایک دن ایک رات یا تین دن تین رات مَسح جائز ہے، مثلاً جمعہ کی صبح کو وضو کر کے موزے پہنے اور

اس کا یہ وضوظُہر کا وقت ختم ہونے پر ٹوٹا تو یہ شخص اگر مقیم ہے تو ہفتہ کی ظُہر کے وقت تک مَسح کر سکتا ہے اور مسافر ہے تو پیر کے دن کی ظُہر تک مَسح کر سکتا ہے۔

سوال: مَسح کِن کِن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وُضو ٹوٹتا ہے اُن سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے اور ان کے علاوہ مسح کی مدّت گزر جانے اور موزے اتار دینے اور تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جانے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: اگر وضو ہونے کی حالت میں موزہ اتار دیا یا وضو ہونے کی حالت میں مدّت مسح کی پوری ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان دونوں صورتوں میں صرف پاؤں دھوکر موزے پہن لینا کافی ہے اور پورا وضو کر لینا مستحب ہے۔

سوال: اگر مسافر نے موزوں پر مَسح کرنا شروع کیا اور ایک دن ایک رات کے بعد گھر آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: موزے اتار دے اور نئے سرے سے مَسح کرنا شروع کرے۔

سوال: اگر مقیم نے مسح شروع کیا اور پھر سفر میں چلا گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر ایک دن ایک رات پوری ہونے سے پہلے سفر کیا تو تین دن تین رات تک موزے پہنے رہے اور مسح کرتا رہے اور ایک دن ایک رات پوری ہونے کے بعد سفر کیا تو موزے اتار کر نئے سرے سے مسح شروع کرے۔

سوال: اگر موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہو تو اُسے جمع کر کے دیکھو، اگر مجموعہ تین انگلیوں کے برابر ہو جائے تو مسح ناجائز ہے اور کم رہے تو جائز ہے، اور دونوں موزے پھٹے ہوئے ہوں اور دونوں کی مجموعی پھٹن تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں کی مقدار سے کم ہو تو مسح جائز ہے۔

نجاستِ حقیقیہ اور اسکی طہارت کے باقی مسائل

سوال: چمڑے کی چیزیں (جیسے موزے، جوتی، بستر بند وغیرہ) اگر ان میں جسم دار نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک ہوتی ہیں؟

جواب: زمین یا کسی اور چیز پر رگڑ دینے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ رگڑنے سے نجاست کا جسم اور اثر جاتا رہے۔

سوال: اگر انہیں چیزوں میں پیشاب، شراب یا اسی طرح کی اور کوئی نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائیں؟

جواب: پانی یا کسی اور بہنے والی پاک چیز سے جو نجاست کے اثر کو دور کر دے دھو کر پاک ہوں گی، یعنی سوائے جسم دار نجاست کے اور نجاستیں لگ جائیں تو رگڑنے سے چمڑے کی چیزیں پاک نہ ہوں گی بلکہ دھونا ضروری ہے۔

سوال: چاقو، چھری، تلوار اور لوہے یا چاندی یا تانبے، المونیم وغیرہ کی چیزیں ناپاک ہو جائیں تو بغیر دھوئے پاک ہوں گی یا نہیں؟

جواب: لوہے کی چیزیں جب کہ وہ صاف ہوں، زنگ نہ ہو اور چاندی، سونے،

تانبے، المونیم، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں اور شیشہ کی چیزیں اور ہاتھی دانت یا ہڈی کی چیزیں اور چینی کے برتن، یہ تمام چیزیں جبکہ صاف اور نقشین نہ ہوں اس طرح رگڑنے سے کہ نجاست کا اثر جاتا رہے پاک ہو جاتی ہیں۔

سوال: نقشین نہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: یعنی ان کے جسم میں ایسے نقش نہ ہوں جن سے جسم اونچا نیچا ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسے نقش میں رگڑنے کے بعد بھی نجاست باقی رہ جانے کا احتمال ہے۔ ہاں صرف رنگ کے نقش ہوں تو یہ چیزیں رگڑنے سے پاک ہو جائیں گی۔

سوال: زمین پر نجاست مثلاً پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو کس طرح پاک ہوگی؟

جواب: زمین جب خُشک ہو جائے اور نجاست کا اثر (رنگ، بو، مزہ) جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہے۔

سوال: مکان یا مسجد وغیرہ میں پکی اینٹوں یا پتھر کے فرش یا دیوار پر نجاست لگ جائے تو کس طرح پاک کی جائے؟

جواب: اینٹ اور پتھر جو عمارت میں لگے ہوئے ہوں خشک ہو جانے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

سوال: جو چیزیں کہ دھونے میں نچوڑی نہیں جاسکتیں مثلاً تانبے کا برتن یا بچھانے کے موٹے موٹے گدّے تو ان کو پاک کرنے کیلئے کس طرح دھویا جائے؟

جواب: ایسی چیزیں جن کو نچوڑنا غیر ممکن یا مشکل ہے، ان کے دھونے کا طریقہ

یہ ہے کہ ایک مرتبہ دھو کر چھوڑ دو، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری بار دھو کر چھوڑ دو، جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھو ڈالو، پاک ہو جائیں گی، مگر دھونے میں جس قدر مَلنا ممکن ہو اس قدر مَلنا ضروری ہے تاکہ نجاست نکالنے میں اپنی طاقت بھر کوشش ہو جائے۔

سوال: مٹی کے برتن ناپاک ہو جائیں تو پاک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مٹی کے برتن بھی دھونے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کے پاک کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اس سے پہلے سوال و جواب میں لکھا گیا۔

سوال: نجس چیز مثلاً گوبر جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: ناپاک چیز جب جل کر راکھ ہو جائے تو وہ راکھ پاک ہے۔

سوال: گھی میں چوہا گر کر مر گیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہا اور اس کے آس پاس کا گھی نکال ڈالو، باقی گھی پاک ہے اور اگر پگھلا ہوا ہو تو تمام گھی ناپاک ہے۔

سوال: ناپاک گھی یا تیل کس طرح پاک کیا جائے؟

جواب: ناپاک گھی یا تیل میں اس کے برابر پانی ڈال کر جوش دو، پھر گھی یا تیل جو پانی کے اوپر آجائے اسے اتار لو اور تین مرتبہ اسی طرح کرو تو وہ گھی یا تیل پاک ہو جائے گا۔

———☆———☆———☆———

اِستنجے کے باقی مسائل

سوال: اِستنجے کی کون کونسی صورتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے اِستنجا کرنا۔ ایسی جگہ اِستنجا کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجا کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو، مکروہ ہے۔

سوال: پائخانہ پیشاب کرنے کی حالت میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پائخانہ پیشاب کرنا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔ تالاب یا نہر یا کنویں کے اندر یا ان کے کنارے پر پائخانہ پیشاب کرنا۔ مسجد کی دیوار کے پاس یا قبرستان میں پائخانہ پیشاب کرنا۔ چوہے کے بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔ پیشاب پائخانہ کرتے وقت باتیں کرنا۔ نیچی طرف بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا۔ آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پائخانہ پیشاب کرنا۔ وُضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پیشاب پائخانہ کرنا؛ یہ تمام باتیں مکروہ ہیں۔

پانی کے باقی مسائل

سوال: دھوپ سے گرم ہوئے پانی سے وُضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔

سوال: وُضو کرتے وقت بدن سے پانی کے قطرے برتن میں گرے تو اس پانی

سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: وضو کرتے وقت جو پانی بدن سے گرتا ہے (اگر بدن پر نجاستِ حَقِیقِیَّہ نہ ہوتو) وہ مُستعمل پانی کہلاتا ہے۔ مُستعمل پانی غیر مُستعمل پانی میں مل جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مُستعمل پانی کی مقدار غیر مُستعمل سے کم رہے اس وقت تک اس سے وُضو اور غُسل جائز ہے، اور جب مُستعمل پانی کی مقدار غیر مُستعمل کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جائے تو پھر اس سے وُضو اور غُسل ناجائز ہے۔

سوال: اگر پانی میں کوئی پاک چیز مل جائے مثلاً صابون یا زعفران تو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پانی میں پاک چیز ملنے سے ایک دو وصف بدل جانے پر بھی وُضو جائز رہتا ہے۔ ہاں جب تینوں وصف بدل جائیں اور پانی گاڑھا ہو جائے تو وُضو ناجائز ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر تالاب یا حوض، شرعی گز سے دو گز چوڑا اور پچاس گز لمبا ہو یا چار گز چوڑا اور پچیس گز لمبا یا پانچ گز چوڑا اور بیس گز لمبا ہو تو وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا یا نہیں؟

جواب: ہاں! وہ جاری پانی کے حکم میں ہوگا۔

سوال: اگر حوض کا کھلا ہوا منہ شرعی مقدار سے کم ہے لیکن نیچے کا حصّہ اس کا بہت بڑا ہے تو وہ بڑے حوض اور جاری پانی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

جواب: اگر حوض دس گز[1] لمبا دس گز چوڑا ہے لیکن اس کے چاروں طرف یا کسی

(۱) گز سے شرعی گز مراد ہے جو نمبری گز سے تقریباً ۹ گرہ کا ہوتا ہے۔

ایک دو طرف سے اس کا منہ چھپا دیا ہے تو جس چیز سے چھپایا ہے اگر وہ پانی سے اونچی اور الگ رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک ہے اور جاری پانی کے حکم میں ہے اور اگر وہ چیز جس سے پانی چھپایا ہے پانی سے لگی رہتی ہے تو وہ حوض ٹھیک نہیں اور تھوڑے پانی کا حکم رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پانی کا اتنا حصّہ معتبر ہے جتنا اوپر سے کھلا ہوا ہو یعنی کسی چیز سے لگا ہوا نہ ہو۔ اس کی مقدار، شرعی مقدار کے برابر ہونی چاہئے، اگر کھلا ہوا حصّہ کم ہے تو نیچے سے چاہے جتنا زیادہ ہو اس کا اعتبار نہیں۔

کنوئیں کے باقی مسائل

سوال: اگر کنوئیں میں کبوتر یا چڑیا کی بیٹ گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کبوتر اور چڑیا کی بیٹ یا اونٹ، بکری، بھیڑ کی دو چار مینگنیوں سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔

سوال: اگر کنوئیں میں کافر ڈول نکالنے کے لئے اُترا اور پانی میں غوطہ لگایا تو کنوئیں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کافر کو کنوئیں میں اترنے سے پہلے نہلا دیا جائے اور پاک کپڑا ستر پر باندھ کر کنوئیں میں اُترے تو کنواں پاک ہے اور اترنے سے پہلے نہیں نہایا اور اپنے مُستعمل کپڑے کے ساتھ اترا تو کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے، کیونکہ کافروں کا بدن اور کپڑا اکثر ناپاک ہی رہتا ہے۔

سوال: اگر کنوئیں پر کوئی خاص ڈول پڑا نہ رہتا ہو، بلکہ لوگ چھوٹے بڑے مختلف

ڈولوں سے پانی بھرتے ہوں تو اس کنوئیں کو پاک کرنے کے لئے کس ڈول سے پانی نکالا جائے؟

جواب: جب کہ کنوئیں پر کوئی خاص ڈول نہ ہو یا کنوئیں کا خاص ڈول بہت بڑا یا بہت چھوٹا ہو تو ان صورتوں میں درمیانی ڈول کا اعتبار ہے۔ درمیانی ڈول وہ ہے جس میں اَسّی انگریزی روپیہ بھر کے سیر سے ساڑھے تین سیر پانی سماتا ہو۔

یہاں تک تعلیم الاسلام حصّہ دوم میں آئے ہوئے مسائل پر اضافہ تھا۔ اب انسے آگے کے مسائل شروع ہوتے ہیں

تیمّم کا بیان

سوال: تیمّم کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہو بدن کو نجاستِ حُکمیہ سے پاک کرنے کو تیمّم کہتے ہیں۔

سوال: تیمّم کب جائز ہوتا ہے؟

جواب: جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جانے یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمّم کرنا جائز ہوتا ہے۔

سوال: پانی نہ ملنے کی کیا کیا صورتیں ہیں؟

جواب: جب پانی ایک میل دور ہو، یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو، مثلاً گھر سے باہر کنواں موجود ہے مگر ڈر ہے کہ گھر سے نکلا تو دشمن یا چور مار ڈالے گا، یا کنوئیں کے پاس بڑا بھاری سانپ پھر رہا ہے یا شیر کھڑا ہے،

یا تھوڑا پانی اپنے پاس موجود ہے مگر ڈر ہے کہ اگر اُسے وضو میں خرچ کر دیا تو پیاس سے تکلیف ہوگی، یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسّی نہیں ہے، یا پانی موجود ہے مگر یہ شخص اُٹھ کر اُسے لے نہیں سکتا اور دوسرا آدمی موجود نہیں؛ یہ سب صورتیں پانی نہ ہونے کے حکم میں داخل ہیں۔

سوال: بیمار ہو جانے کا خوف کب مُعتبر ہے؟

جواب: جبکہ اپنے تجربہ سے گمانِ غالب ہو جائے یا کسی بڑے قابل حکیم کے کہنے سے معلوم ہو کہ پانی کے استعمال کرنے سے بیمار ہو جائے گا تو تیمّم درست ہے۔

سوال: پانی کے ایک میل دور ہونے سے کیا مراد ہے، ذرا کھول کر بیان کرو؟

جواب: جب انسان کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں پانی موجود نہیں، لیکن اسے کسی کے بتانے سے یا اپنی اٹکل سے اس بات کا گمانِ غالب ہو جائے کہ پانی ایک میل کے اندر ہے تو پانی لانا اور وضو کرنا ضروری ہے۔

مگر جب کوئی بتانے والا بھی نہ ہو اور کسی طریقہ سے بھی پانی کا پتہ نہ چلے یا پانی کا پتہ تو چلے لیکن وہ ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہو تو پھر پانی لانا ضروری نہیں، تیمّم کر لینا جائز ہے۔

سوال: تیمّم میں فرض کتنے ہیں؟

جواب: تین فرض ہیں: اوّل نیت کرنا۔ دوسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا۔ تیسرے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت مَلنا۔

سوال: تیمّم کرنے کا پورا طریقہ بتاؤ؟

جواب: اوّل نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لئے تیمّم کرتا ہوں، پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دو، زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے، ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمّم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ، اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرو، پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھیرو، پھر انگلیوں کا خلال کرو، اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اُتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنّت ہے۔

سوال: وُضو اور غُسل دونوں میں تیمّم جائز ہے یا صرف وضو میں؟

جواب: دونوں میں تیمّم جائز ہے۔

سوال: کن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے؟

جواب: پاک مٹی اور ریت اور پتھر اور چُونا اور مٹی کے کچّے یا پکّے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچّی یا پکّی اینٹیں اور مٹی یا اینٹوں یا پتھر یا چُونے کی دیوار اور گیرو اور ملتانی مٹی پر تیمّم کرنا جائز ہے۔ اسی طرح پاک غبار سے

بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔

سوال: کن چیزوں پر تیمّم ناجائز ہے؟

جواب: لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، رانگ، جست، گیہوں، جَو اور تمام غلّے، کپڑا، راکھ؛ ان تمام چیزوں پر ناجائز ہے۔ یوں سمجھو کہ جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان پر تیمّم ناجائز ہے۔

سوال: پتھر یا چونے یا اینٹوں کی دیوار پر غبار نہ ہو تو تیمّم جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ہم نے تیمّم جائز بتایا ہے اُن پر غبار ہونے کی شرط نہیں ہے۔ پتھر یا اینٹ یا مٹی کے برتن دُھلے ہوئے ہوں جب بھی ان پر تیمّم جائز ہے۔

سوال: جن چیزوں پر تیمّم ناجائز ہے اگر ان پر غبار ہو تو تیمّم ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! جب اتنا غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا اس چیز پر ہاتھ رکھ کر کھینچنے سے نشان پڑ جائے تو تیمّم جائز ہے۔

سوال: اگر قرآنِ مجید پڑھنے یا چھونے یا مسجد میں جانے یا اذان کہنے یا سلام کا جواب دینے کی نیت سے تیمّم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں۔

سوال: نمازِ جنازہ یا سجدۂ تلاوت کی نیت سے تیمّم کیا تو اس سے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہوگئی، اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں، چاہے پانی وقت کے اندر

ملا ہو یا وقت کے بعد۔

سوال: تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاں غسل کا تیمّم صرف حدثِ اکبر سے ٹوٹتا ہے اور اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو وہ تیمّم پانی پر قدرت حاصل ہونے سے بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور اگر کسی اور عذر مثلاً مرض وغیرہ کی وجہ سے تیمّم کیا تھا تو اس عذر کے جاتے رہنے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال: ایک وقت کی نماز کے لئے تیمّم کیا تو دوسرے وقت کی نماز اس سے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایک تیمّم سے جب تک وہ ٹوٹے نہیں جتنے وقتوں کی چاہو نماز پڑھ سکتے ہو، اسی طرح فرض نماز کے لئے جو تیمّم کیا ہے اس سے فرض نماز اور نفل نماز اور قرآنِ مجید کی تلاوت اور نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت اور تمام عبادتیں جائز ہیں۔

سوال: تیمّم کی مدت کیا ہے؟

جواب: جب تک پانی نہ ملے یا عذر باقی رہے تیمّم جائز ہے، اگر اسی حال میں کئی سال گذر جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

☆ ☆ ☆

نماز کی دوسری شرط (کپڑے پاک ہونے) کا بیان

سوال: کپڑوں کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو کپڑے نماز پڑھنے والے کے بدن پر ہوں، جیسے کرتا، پائجامہ، ٹوپی، عمامہ، اچکن وغیرہ؛ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے، یعنی ان میں سے کسی پر نجاستِ غَلیظہ کا ایک درہم سے زیادہ نہ ہونا اور نجاستِ خفیفہ کا چوتھائی کپڑے تک نہ پہنچنا نماز جائز ہونے کے لئے شرط ہے۔ پس اگر نجاستِ غلیظہ ایک درہم یا اس سے کم اور نجاستِ خفیفہ چوتھائی کپڑے سے کم لگی ہو تو نماز ہو جائے گی لیکن مکروہ ہوگی۔

سوال: اگر عمامہ کا ایک کنارہ ناپاک ہے مگر نماز پڑھنے والے نے اس کنارے کو الگ کر دیا، دوسرے کنارے سے آدھا عمامہ باندھ لیا تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: جو کپڑا نمازی کے بدن سے ایسا تعلق رکھتا ہو کہ اس کے حرکت کرنے سے وہ بھی حرکت کرے، ایسے کپڑے کا پاک ہونا شرط ہے۔ پس اس صورت میں نماز نہ ہوگی کیونکہ نمازی کے ہلنے سے عمامہ ضرور ہلے گا۔

☆ ☆ ☆

نماز کی تیسری شرط (جگہ پاک ہونے) کا بیان

سوال: جگہ پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

سوال: جس چیز پر نماز پڑھی جائے اگر اس کی دوسری جانب ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر لکڑی کے تختے یا پتھر یا بچھی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رُخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی، دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں۔

اور اگر پتلے کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رُخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی۔

سوال: اگر کپڑا دوہرا ہو اور اوپر والا پاک، نیچے والا ناپاک ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ دونوں آپس میں سلے ہوئے نہ ہوں اور اوپر والا اتنا موٹا ہو کہ نیچے کی نجاست کی بُو یا رَنگ معلوم نہ ہوتا ہو تو نماز جائز ہے اور اگر دونوں تہیں کپڑے کی سِلی ہوئی ہیں تو احتیاط یہ ہے کہ اس پر نماز نہ پڑھے۔

سوال: ناپاک زمین یا کپڑے یا فرش پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بُو یا رَنگ ظاہر نہ ہو تو نماز جائز ہے۔

سوال: اگر نماز کی جگہ پاک ہے لیکن کہیں آس پاس نجاست ہے اور اس کی بُو

نماز میں آتی ہے تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسی جگہ پر نماز پڑھنا اچھا نہیں۔

نماز کی چوتھی شرط (سَتر چھپانے) کا بیان

سوال: سَتر چھپانے سے کیا مُراد ہے؟

جواب: مرد کو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپانا فرض ہے، یہ ایسا فرض ہے کہ نماز کے اندر بھی فرض ہے اور نماز کے باہر بھی فرض ہے اور عورت کو سوائے دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں اور منہ کے تمام بدن ڈھانکنا فرض ہے، اگرچہ عورت کو نماز میں منہ چھپانا فرض نہیں لیکن غیر مردوں کے سامنے بے پردہ کھلے منہ آنا بھی جائز نہیں۔

سوال: اگر سَتر کا کوئی حصّہ بلا قصد کُھل جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چوتھائی عضو کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جتنی دیر میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ'' کہہ سکے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور کُھلتے ہی فوراً ڈھانک لیا تو نماز صحیح ہوگی۔

سوال: اگر کوئی شخص اندھیرے میں ننگا نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کپڑے ہوتے ہوئے ننگے بدن نماز پڑھی تو اندھیرے میں ہو یا اُجالے میں نماز نہ ہوگی۔

سوال: اگر قصداً چوتھائی عضو کھولے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً چوتھائی عضو کھولتے ہی نماز ٹوٹ جائے گی۔

سوال: اگر کسی کے پاس بالکل کپڑا نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کسی طرح کا کپڑا نہ ہو تو کسی اور چیز سے بدن ڈھانکے، مثلاً درختوں کے پتے یا ٹاٹ وغیرہ، اور جب کچھ بھی ستر ڈھانکنے کو نہ ملے تو ننگا نماز پڑھ لے لیکن اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا، اور رکوع اور سجدے کو اشارے سے ادا کرنا بہتر ہے۔

نماز کی پانچویں شرط (وَقت) کا بیان

سوال: نماز کے لئے وقت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: نماز کو ادا کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ جو وقت اس کے لئے مُقرّر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ اس وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل نماز درست نہ ہوگی اور اس کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

سوال: نماز کتنے وقتوں کی فرض ہے؟

جواب: دن رات میں پانچ وقت کی پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے علاوہ ایک نمازِ وتر واجب ہے۔

سوال: فرض، واجب، سنّت، نفل کسے کہتے ہیں اور ان میں کیا کیا فرق ہیں؟

جواب: **فرض:** اسے کہتے ہیں جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مُستحق ہوتا ہے۔ **واجب:** وہ ہے جو ظنّی دلیل سے ثابت ہو، اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا، ہاں بلا عذر

چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مُستحق ہوتا ہے۔ **سنّت**: اس کام کو کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا صحابہ کرام نے کیا ہو یا کرنے کا حکم فرمایا ہو۔ **نفل**: ان کاموں کو کہتے جن کی فضیلت شریعت میں ثابت ہو، ان کے کرنے میں ثواب، اور چھوڑنے میں عذاب نہ ہو، اُسے مُستحب اور مَندُوب اور تطوّع بھی کہتے ہیں۔

سوال: فرض کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: فرضِ عین اور فرضِ کفایہ۔ **فرضِ عین**: اس فرض کو کہتے ہیں جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہو اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہو، اور **فرضِ کفایہ**: وہ فرض ہے جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمّہ سے اُتر جائے اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں۔

سوال: سنّت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: دو قسمیں ہیں: سنتِ مؤکّدہ اور سنتِ غیر مؤکّدہ۔ **سنتِ مؤکّدہ**: اس کام کو کہتے ہیں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور ہمیشہ کیا گیا ہو یعنی بغیر عذر کبھی نہ چھوڑا ہو ایسی سنتوں کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینا سخت گناہ ہے۔ اور **سنتِ غیر مؤکّدہ**: اسے کہتے ہیں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر کیا ہو لیکن کبھی کبھی بغیر عذر چھوڑ بھی دیا ہو۔ ان سنتوں کے کرنے میں مُستحب سے زیادہ ثواب ہے اور چھوڑنے میں گناہ نہیں، ان سنتوں کو سُننِ زَوائد بھی کہتے ہیں۔

سوال: حرام اور مکروہِ تحریمی اور مکروہِ تنزیہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: حرام: اس کام کو کہتے ہیں جس کی مُمانعت دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اور اس کا کرنے والا فاسق اور عذاب کا مُستحق ہو اور اس کا منکر کافر ہو۔ اور مکروہِ تحریمی: اس کام کو کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیلِ ظنّی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر نہیں مگر کرنے والا اس کا بھی گنہگار ہوتا ہے۔ مکروہِ تنزیہی: اس کام کو کہتے ہیں جس کو چھوڑنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں لیکن ایک قسم کی برائی ہے۔

سوال: مُباح کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُباح: اس کام کو کہتے ہیں جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں گناہ اور عذاب نہ ہو۔

سوال: نمازِ فجر کا وقت بیان کرو؟

جواب: سورج نکلنے سے تخمیناً (اندازاً) ڈیڑھ گھنٹہ پہلے مشرق (پُورب) کی طرف آسمان کے کنارے پر ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے، وہ سفیدی زمین سے اُٹھ کر اوپر کی طرف ایک ستون کی شکل میں بلند ہوتی ہے، اسے صبحِ کاذِب کہتے ہیں۔ تھوڑی دیر رہ کر یہ سفیدی غائب ہو جاتی ہے، اس کے بعد دوسری سفیدی ظاہر ہوتی ہے جو مشرق کی طرف سے دائیں بائیں جانب کو پھیلتی ہوئی اٹھتی ہے، یعنی آسمان کے تمام مشرقی کنارے پر پھیلی ہوئی ہوتی ہے، اوپر کی طرف لمبی لمبی نہیں اُٹھتی اُسے صبحِ صادق کہتے ہیں۔ اسی صبحِ صادق کے نکلنے سے نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور آفتاب نکلنے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔ جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آیا تو فجر کا

وقت جاتا رہا۔

سوال: فجر کا مُستحب وقت کیا ہے؟

جواب: جب اُجالا ہو جائے اور اتنا وقت ہو کہ سنّت کے موافق اچھی طرح نماز ادا کی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر یہ نماز کسی وجہ سے درست نہ ہوئی ہو تو سورج نکلنے سے پہلے دوبارہ سنّت کے موافق نماز پڑھی جاسکتی ہو، ایسے وقت نماز پڑھنا افضل ہے۔

سوال: نمازِ ظہر کا وقت بیان کرو؟

جواب: نمازِ ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کے علاوہ جب ہر چیز کا سایہ اس چیز سے دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: ظہر کا مُستحب وقت کیا ہے؟

جواب: گرمی کے موسم میں اتنی تاخیر کر کے پڑھنا کہ گرمی کی تیزی (نسبتاً) کم ہو جائے اور جاڑوں کے موسم میں اوّل وقت پڑھنا مستحب ہے، لیکن اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ظہر کی نماز بہر حال ایک مثل کے اندر پڑھ لی جائے۔

سوال: نمازِ عصر کا وقت بتاؤ؟

جواب: جب ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل (دوگنا) ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروبِ آفتاب تک رہتا ہے، لیکن جب آفتاب بہت نیچا ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی پیلی ہو جائے تو اس وقت نماز مکروہ ہوتی ہے۔اس سے پہلے پہلے عصر کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

سوال: نمازِ مغرب کا وقت بیان کرو؟

جواب: جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور شَفَق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

سوال: شفق کسے کہتے ہیں؟

جواب: آفتاب غروب ہونے کے بعد پچھّم (مغرب) کی طرف آسمان پر جو سرخی رہتی ہے اسے شَفَقِ اَحْمر (یعنی سرخ شفق) کہتے ہیں۔ پھر سُرخی غائب ہونے کے بعد ایک سپیدی باقی رہتی ہے اسے شفقِ اَبْیض (یعنی سفید شفق) کہتے ہیں۔ پھر یہ سپیدی بھی غائب ہو جاتی ہے اور تمام آسمان یکساں نظر آتا ہے، اس شفقِ اَبْیض کے غائب ہونے سے پہلے پہلے تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔

سوال: مغرب کا مستحب وقت کیا ہے؟

جواب: اوّل وقت مستحب ہے اور بلا عذر دیر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: نمازِ عشاء کا وقت کیا ہے؟

جواب: سفید شَفَق جاتے رہنے کے بعد سے عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبحِ صادق ہونے سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔

سوال: عشاء کا مُستحب وقت کیا ہے؟

جواب: ایک تہائی رات تک مُستحب وقت ہے۔ اس کے بعد آدھی رات تک مُباح ہے۔ اس کے بعد مکروہ ہو جاتا ہے۔

سوال: نمازِ وتر کا وقت بتاؤ؟

جواب: نمازِ وتر کا وقت وہی ہے جو نمازِ عشاء کا ہے، لیکن وتر کی نماز عشاء کی نماز سے پہلے جائز نہیں ہوتی، گویا عشاء کی نماز کے بعد اس کا وقت ہوتا ہے۔

سوال: وتر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

جواب: اگر کسی کو اپنے اوپر بھروسہ ہو کہ اخیر رات میں ضرور جاگ جاؤں گا تو اس کے لئے اخیر رات کو وتر پڑھنا مستحب ہے، لیکن اگر جاگنے پر بھروسہ نہ ہو تو سونے سے پہلے ہی وتر پڑھ لینا چاہئے۔

نماز کی چھٹی شرط (اِستقبالِ قبلہ) کا بیان

سوال: اِستقبالِ قبلہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قبلہ کی طرف منہ کرنے کو اِستقبالِ قبلہ کہتے ہیں۔

سوال: اِستقبالِ قبلہ نماز میں شرط ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔

سوال: مسلمانوں کا قبلہ کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے، خانہ کعبہ کمرے کی شکل کا ایک گھر ہے جو ملکِ عرب کے شہر مکّہ مُعظّمہ میں واقع ہے۔ خانہ کعبہ کو ''کَعبۃُ اللّٰہ'' ''بیتُ اللّٰہ'' ''بیتُ الحرام'' بھی کہتے ہیں۔

سوال: قبلہ کس طرف ہے؟

جواب: ہندوستان، برما، بنگال اور بہت سے ملکوں میں قبلہ پچھّم (مغرب) کی طرف ہے، کیونکہ یہ تمام ملک مکّہ مُعظّمہ سے مشرق کی طرف واقع ہیں۔

سوال: اگر بیمار کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اس میں ہلنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو بیمار کو قبلہ رُخ کرسکتا ہو اور مریض کو زیادہ تکلیف ہونے کا اندیشہ بھی نہ ہو تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور اگر دوسرا آدمی نہ ہو یا مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے۔

نماز کی ساتویں شرط (نیت) کا بیان

سوال: نیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔

سوال: نیت میں کس چیز کا ارادہ کرے؟

جواب: نیت میں خاص اس فرض نماز کا ارادہ کرنا ضروری ہے جو پڑھنا چاہتا ہے، مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یہ ارادہ کرے کہ آج کی نمازِ فجر پڑھتا ہوں یا قضا نماز ہو تو یوں نیت کرے کہ فلاں دن کی نمازِ فجر پڑھتا ہوں، اور اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو اس کی نیت بھی کرنی ضروری ہے۔

سوال: نیت کا زبان سے کہنا کیسا ہے؟

جواب: مُستحب ہے، اگر زبان سے نہ کہے تو نماز میں کچھ نقصان نہیں اور کہہ لے تو اچھا ہے۔

سوال: نفل نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہئے۔

جواب: نمازِ نفل کی نیت اتنی کافی ہے کہ نمازِ نفل پڑھتا ہوں، نمازِ سنّت اور تراویح

کے لئے بھی اتنی ہی نیت کافی ہے۔

اَذان کا بیان

سوال: اَذان کے کیا معنی ہیں؟

جواب: اَذان کے معنی خبر کرنے کے ہیں، لیکن شریعت میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں (اذان کے الفاظ تعلیمُ الاسلام حصّہ اوّل میں لکھے جا چکے ہیں)۔

سوال: اذان فرض ہے یا سنّت؟

جواب: اذان سنّت ہے لیکن چونکہ اذان سے اسلام کی ایک خاص شان ظاہر ہوتی ہے اس لئے اس کی تاکید بہت ہے۔

سوال: اذان کن نمازوں کے لئے مسنون ہے؟

جواب: پانچوں فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان مسنون ہے، ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان مسنون نہیں۔

سوال: اذان کس وقت کہنی چاہئے؟

جواب: ہر نمازِ فرض کی اذان اس کے وقت میں کہنی چاہئے، اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو وقت آنے پر دوبارہ کہی جائے۔

سوال: اذان کا مستحب طریقہ کیا ہے؟

جواب: اذان میں سات باتیں مستحب ہیں: قبلہ[۱] کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا۔ اذان[۲] کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہنا یعنی جلدی نہ کرنا، اذان[۳] کہتے وقت دونوں شہادت کی انگلیاں کانوں میں رکھنا، اونچی جگہ[۴] پر اذان کہنا، بلند آواز[۵]

سے اذان کہنا۔[۶] حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرنا، فجر[۷] کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دوبار کہنا۔

سوال: اِقامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: فرض نماز شروع کرتے وقت یہی کلمات جو اذان کے ہیں کہے جاتے ہیں، مگر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو مرتبہ اذان کے کلموں سے زیادہ کہا جاتا ہے۔

سوال: اِقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اِقامت بھی فرض نمازوں کے لئے سنّت ہے، فرض نمازوں کے علاوہ کسی نماز کے لئے مسنون نہیں۔

سوال: کیا اذان اور اقامت مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنّت ہے؟

جواب: نہیں، بلکہ صرف مردوں کے لئے سنت ہے۔

سوال: بے وُضو اَذان اور اِقامت کہنا کیسا ہے؟

جواب: اذان بے وضو کہنا جائز ہے، مگر اس کی عادت کر لینا بُرا ہے اور اقامت بے وضو مکروہ ہے۔

سوال: اگر کسی وقت کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز پڑھ لے تو اذان اور اِقامت کہے یا نہیں؟

جواب: محلّہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے، لیکن کہہ لے تو اچھا ہے۔

سوال: مسافر حالتِ سفر میں اذان و اقامت کہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! حالتِ سفر میں جب آبادی سے باہر ہو اَذان اور اِقامت دونوں کہنی چاہئیں، لیکن اگر اذان نہ کہے صرف اقامت کہہ لے جب بھی مُضائقہ نہیں اور دونوں کو چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

سوال: اَذان ایک شخص کہے اور اقامت دوسرا کہہ دے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اَذان کہنے والا موجود نہ ہو یا موجود تو ہو مگر دوسرے شخص کے اِقامت کہنے سے ناراض نہ ہو تو جائز ہے، لیکن اگر اس کو ناخوشی ہو تو مکروہ ہے۔

سوال: اَذان کے بعد کتنی دیر ٹھہر کر اِقامت کہنی چاہئے؟

جواب: مغرب کی اذان کے سوا اور سب وقتوں میں اتنی دیر ٹھہرنا چاہئے کہ جو لوگ کھانے پینے میں مشغول ہوں یا پائخانہ پیشاب کر رہے ہوں وہ فارغ ہو کر نماز میں شریک ہو سکیں اور مغرب کی اذان کے بعد بقدر تین آیتیں پڑھنے کے ٹھہر کر تکبیر کہے۔

سوال: اَذان اور اِقامت کی اِجابَت کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اَذان اور اِقامت دونوں کی اِجابَت مستحب ہے اور اجابت سے مراد یہ ہے کہ سننے والے بھی وہی کلمہ کہتے جائیں جو مؤذّن یا مکبّر کہتا ہے، مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ سن کر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہئے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْمِ سن کر صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا چاہئے اور تکبیر میں قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ سن کر اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہنا چاہئے۔

سوال: اذان کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: اذان کے بعد یہ دعا پڑھے: ''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ''۔

نماز کے اَرکان کا بیان

سوال: اَرکانِ نماز کسے کہتے ہیں؟

جواب: اَرکانِ نماز: ان چیزوں کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر فرض ہیں، ارکان رکن کی جمع ہے، رُکن کے معنی فرض اور ارکان کے معنی فرائض ہیں۔

سوال: نماز کے اندر فرض کتنے ہیں؟

جواب: چھ چیزیں فرض ہیں: اوّل[1] تکبیر تحریمہ کہنا، دوسرے[2] قیام (کھڑا ہونا)، تیسرے[3] قِراءت (یعنی قرآنِ مجید پڑھنا)، چوتھے[4] رُکوع کرنا، پانچویں[5] دونوں سجدے، چھٹے[6] قعدۂ اخیرہ، یعنی نماز کے اخیر میں التحیّات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ مگر تکبیرِ تحریمہ شرط ہے، رکن نہیں ہے۔

سوال: تکبیرِ تحریمہ شرط ہے تو اسے پہلی سات شرطوں کے ساتھ کیوں بیان نہیں کیا؟

جواب: چونکہ تکبیرِ تحریمہ اور نماز کے اَرکان میں کوئی فاصلہ نہیں ہے اور اسی سے نماز شروع ہوتی ہے اس لئے تکبیرِ تحریمہ کو ارکانِ نماز کے ساتھ بیان کرنا مُناسب معلوم ہوا۔

تکبیرِ تحریمہ کا بیان

سوال: تکبیرِ تحریمہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: نیت باندھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور جو باتیں کہ نماز کے خلاف ہیں وہ حرام ہوجاتی ہیں، اس لئے اسے تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں۔

سوال: فرض نماز کی تکبیرِ تحریمہ جھکے جھکے کہی تو جائز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نہیں، کیونکہ تحریمہ کے وقت فرض اور واجب نمازوں میں جبکہ کوئی عذر نہ ہو سیدھا کھڑا ہونا شرط ہے۔

نماز کے پہلے رُکن یعنی قیام کا بیان

سوال: قیام سے کیا مراد ہے؟

جواب: قیام کھڑے ہونے کو کہتے ہیں اور کھڑے ہونے سے ایسا سیدھا کھڑا ہونا مراد ہے کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکے۔

سوال: قیام کس قدر اور کس نماز میں فرض ہے؟

جواب: فرض اور واجب نمازوں میں اتنا کھڑا ہونا فرض ہے جس میں بقدر فرض قراءت پڑھی جاسکے۔

سوال: اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: بیماری یا زخم یا دشمن کے خوف یا ایسے ہی کسی قوی عذر سے کھڑا نہ ہوسکے تو

بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

سوال: نفل نماز میں قیام کا کیا حکم ہے؟

جواب: نفل نماز میں قیام فرض نہیں، بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن بلا عذر بیٹھ کر نفل پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

نماز کے دوسرے رُکن قِراءَت کا بیان

سوال: قراءت سے کیا مراد ہے؟

جواب: قراءت قرآنِ مجید پڑھنے کو کہتے ہیں۔

سوال: نماز میں کتنا قرآنِ مجید پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور فرض کی پہلی دو رکعتوں، اور نمازِ وتر، اور سنّت، اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔

سوال: کیا سورۂ فاتحہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے؟

جواب: فرض نماز کی تیسری رکعت اور چوتھی رکعت کے علاوہ ہر نماز کی (خواہ وہ فرض نماز ہو یا واجب یا سنّت ہو یا نفل) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

سوال: اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: سبحانَ اللہ یا الحمدُ لِلّٰہ بجائے قراءت کے پڑھ لے اور جلد سے جلد اس پر قرآنِ مجید سیکھنا اور یاد کرنا فرض ہے۔ قراءت فرض کی مقدار یاد کر لینا

فرض اور واجب کی مقدار واجب ہے اور نہ سیکھنے میں سخت گنہگار ہوگا۔

سوال: قرآنِ مجید کس کس نماز میں زور سے پڑھنا چاہیئے؟

جواب: امام پر واجب ہے کہ نمازِ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، اور فجر، اور جمعہ، اور عیدین کی نمازوں میں، اور رَمَضَانُ المُبارک کے مہینے میں تراویح اور وتر کی نمازوں میں آواز سے پڑھے۔

سوال: کن نمازوں میں قِراءت آہستہ کرنی چاہیئے؟

جواب: نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں امام اور مُنفرد سب کو اور نمازِ وتر میں مُنفرد کو قراءت آہستہ کرنی چاہیئے۔

سوال: زور سے پڑھنے کی کیا مقدار ہے؟

جواب: زور سے پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز پاس والے شخص کے کان میں پہنچ سکے اور آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی آواز اپنے کان میں پہنچ سکے۔

سوال: جن نمازوں میں آواز سے قراءت کی جاتی ہے، انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں جہری نمازیں کہتے ہیں کیونکہ جہر کے معنیٰ زور سے پڑھنے کے ہیں۔

سوال: جن نمازوں میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے انہیں کیا کہتے ہیں؟

جواب: انہیں سرّی نمازیں کہتے ہیں کیونکہ سرِّ کے معنیٰ آہستہ پڑھنے کے ہیں۔

سوال: اگر کوئی شخص زبان سے الفاظ نہ کہے، صرف خیال میں پڑھ جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صرف خیال دوڑا لینے سے نماز نہ ہوگی بلکہ زبان سے پڑھنا ضروری ہے۔

نماز کے تیسرے رکن (رُکوع) اور چوتھے رکن (سجدے) کا بیان

سوال: رُکوع کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

جواب: رُکوع کی ادنیٰ مقدار اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

سوال: رُکوع کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس قدر جھکنا کہ سر اور کمر برابر رہے اور ہاتھ پسلیوں سے جدا رہیں اور گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا جائے۔

سوال: اگر بڑھاپے کی وجہ سے اس قدر کمر جھک جائے یا کوئی اتنا کُبڑا ہو کہ رکوع کی شکل ہو جائے تو رکوع کس طرح کرے؟

جواب: سر سے اشارہ کر لے یعنی صرف سر کو ذرا جھکا دینے سے اس کا رکوع ادا ہو جائے گا۔

سوال: سجدے سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمین پر پیشانی رکھنے کو سجدہ کہتے ہیں۔

سوال: اگر صرف ناک یا پیشانی پر سجدہ کرے تو سجدہ ادا ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر کسی عذر سے ایسا کرے تو جائز ہے اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کیا تو سجدہ تو ہو جائے گا لیکن مکروہ ہے، اور بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے سجدہ ادا بھی نہ ہو گا۔

سوال: ہر رکعت میں ایک سجدہ فرض ہے یا دونوں؟

جواب: دونوں سجدے فرض ہیں۔

سوال: اگر پیشانی اور ناک دونوں پر زخم ہو تو کیا کرے؟

جواب: سجدے کا اشارہ سر سے کر لینا ایسے شخص کے لئے کافی ہے۔

سوال: پہلے سجدے کے بعد کس قدر ٹھہر کر دوسرا سجدہ کرے؟

جواب: اچھی طرح بیٹھ جائے، پھر دوسرا سجدہ کرے۔

سوال: عیدین یا جُمعہ یا اور کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہوگئی اور پیچھے والے شخص نے اپنے آگے والے کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

نماز کے پانچویں رُکن (قعدۂ اَخیرہ) کا بیان

سوال: قعدۂ اَخیرہ کی کتنی مقدار فرض ہے؟

جواب: اَلتحیّات کے آخری الفاظ ''عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔

سوال: قعدۂ اخیرہ کِن کِن نمازوں میں فرض ہے؟

جواب: تمام نمازوں میں خواہ فرض ہوں یا واجب، سنّت ہوں یا نفل، قعدۂ اخیرہ فرض ہے۔

☆ ☆ ☆

واجباتِ نماز کا بیان

سوال: واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

جواب: واجباتِ نماز: ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا نماز میں ادا کرنا ضروری ہے، اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا جائے یا قصداً کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو نماز کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال: واجباتِ نماز کتنے ہیں؟

جواب: واجباتِ نماز چودہ ہیں:-

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کے لئے مقرر کرنا۔

(۲) فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ (۳) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں، اور واجب، اور سنّت، اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

(۴) سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۵) قراءت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا۔

(۶) قومہ کرنا یعنی رکوع سے اُٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

(۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا۔

(۸) تعدیلِ ارکان یعنی رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔ (۹) قعدۂ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں

کے بعد تشہّد کی مقدار بیٹھنا۔(۱۰) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔
(۱۱) امام کو نمازِ فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کے وتروں میں آواز سے قراءت کرنا، اور ظہر، عصر وغیرہ نمازوں میں آہستہ پڑھنا۔(۱۲) لفظِ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔
(۱۳) نمازِ وتر میں قُنوت کے لئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔
(۱۴) دونوں عیدوں کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

نماز کی سُنّتوں کا بیان

سوال: نماز کی سنّتوں سے کیا مراد ہے؟
جواب: جو چیزیں نماز میں حضور رسولِ کریم ﷺ سے ثابت ہوئی ہیں لیکن ان کی تاکید فرض اور واجب کے برابر ثابت نہیں ہوئی، انہیں سنّت کہتے ہیں۔ ان چیزوں میں سے کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نہ نماز ٹوٹتی ہے نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، نہ گناہ ہوتا ہے، اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے لیکن چھوڑنے والا ملامت کا مستحق ہوتا ہے۔
سوال: نماز میں کتنی سنّتیں ہیں؟
جواب: نماز میں اکیس سنّتیں ہیں: (۱) تکبیرِ تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔ (۳) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جُھکانا۔ (۴) امام کا

تکبیرِ تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے میں جانے کی تمام تکبیریں بقدرِ حاجت بلند آواز سے کہنا۔(۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔(۶) ثنا پڑھنا۔(۷) تعوّذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ پڑھنا۔ (۸) بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھنا۔(۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔(۱۰) آمین کہنا۔(۱۱) ثنا اور تعوّذ اور بِسْمِ اللّٰہِ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔(۱۲) سنّت کے موافق قراءت کرنا، یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآنِ مجید پڑھنا سنت ہے، اس کے موافق پڑھنا۔(۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔(۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔(۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مُقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور منفرد کو تَسمیع اور تَحمید دونوں کہنا۔(۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر پیشانی رکھنا۔(۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سِرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔(۱۸) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرنا۔(۱۹) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا۔(۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا۔

(۲۱) پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

نماز کے مُسْتَحَبَّات کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مُستحب ہیں؟

جواب: نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں: (۱) تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت آستینوں سے دونوں ہتھیلیاں نکال لینا۔ (۲) رکوع سجدے میں منفرد کو تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا۔ (۳) قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر، اور رکوع میں قدموں کی پیٹھ پر، اور جلسہ اور قعدہ میں اپنی گود پر، اور سلام کے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔ (۴) کھانسی کو اپنی طاقت بھر نہ آنے دینا۔ (۵) جمائی میں منہ بند رکھنا ور کھل جائے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ چھپا لینا۔

نماز پڑھنے کی پوری ترکیب

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن حدثِ اَکبر اور حدثِ اَصغر اور ظاہری ناپاکی سے پاک کرلو اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلے کی طرف منہ کرکے اس طرح کھڑے ہو کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے۔ پھر جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کرو، مثلاً یہ کہ فجر کی نمازِ فرض خُدا کے واسطے پڑھتا ہوں اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے۔

پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ، ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور انگوٹھے کانوں کی لَو کے مقابل ہوں اور انگلیاں کھلی کھلی رہیں۔ اس وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ

کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو، سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے حلقے کے طور پر گٹے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے، ہاتھ باندھ کر آہستہ ثنا پڑھو۔ پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو، جب سورۂ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے آمین کہو۔ پھر کوئی سورت یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو (لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو، تعوذ اور تسمیہ اور سورۂ فاتحہ اور سورت کچھ نہ پڑھو) قراءت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو، جلدی نہ کرو۔

پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ، انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو، پیٹھ کو ایسا سیدھا کر لو کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے، سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو، نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں۔ پھر رکوع کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو۔ پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ تحمید بھی پڑھ لو (امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھیں اور منفرد تسمیع و تحمید دونوں پڑھے۔

پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھو، چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھو تا کہ سب کے سرے قبلہ کی طرف رہیں، کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ کہنیاں زمین پر نہ بچھاؤ، سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو، پھر پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ

اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو، اٹھنے میں پہلے پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بِسْمِ اللّٰہِ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو (امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو، خاموش کھڑے رہو)۔

پھر اسی قاعدے سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ، سیدھا پاؤں کھڑا رکھو، دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیّات پڑھو، جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو اور کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو، لَآ اِلٰهَ پر انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰهُ پر جھکا دو اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہّد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو، اس کے بعد دعا پڑھو۔ پھر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرو، دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف منہ پھیرو اور بائیں طرف سلام میں بائیں طرف منہ پھیرو۔

دائیں سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو تشہّد کے بعد درود نہ پڑھو،

بلکہ تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور تیسری اور چوتھی رکعت اگر نماز فرض ہے تو اس کے قاعدہ سے اور واجب یا سنّت یا نفل ہے تو اس کے قاعدہ سے پوری کر کے سلام پھیر دو۔ سلام کے بعد اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔" اور "اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ" پڑھو۔

اور یہ دعا بھی مسنون ہے: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ"۔

تعلیم الاسلام کا تیسرا حصّہ تمام ہوا

تعلیمُ الاسلام حصّہ چہارُم کا پہلا شعبہ

تعلیمُ الایمان یا اسلامی عقائد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَوۡحِید

سوال: لفظ ''اللہ'' کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ''اللہ'' اس ذات (خدا تعالیٰ) کا نام ہے جو واجبُ الوُجود ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ اُس میں موجود ہیں۔

سوال: واجبُ الوُجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: واجبُ الوُجود ایسی ہستی کو کہتے ہیں یا ایسی موجود شے کو کہتے ہیں جس کا وجود (موجود ہونا) واجب یعنی ضروری ہو اور اس کا عدم[1] محال ہو۔

جو واجبُ الوجود ہوگا وہ ہمیشہ سے ہوگا اور ہمیشہ رہے گا، نہ اس کی ابتدا ہوگی نہ انتہا، اور کسی وقت اس کی نیستی نہ ہوسکے گی اور وہ خود بخود موجود ہوگا، کیونکہ جو چیز کسی دوسرے کے پیدا کرنے سے پیدا ہوا اور وجود میں آئے وہ واجبُ الوجود نہیں ہوسکتی۔ پس اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ تعالیٰ واجبُ الوجود ہے، اس کے سوا عالَم کی کوئی چیز واجبُ الوجود نہیں۔

---

(۱) موجود نہ ہونا۔

سوال: صفاتِ کمالیہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ چونکہ واجبُ الوجود ہے اور واجبُ الوجود کا اپنی ذات میں کامل ہونا ضروری ہے تو اُس کمالِ ذاتی کے لئے جن صفتوں کا اُس میں ہونا ضروری ہے وہ سب اس کے لئے ثابت ہیں، اُنہیں صفتوں کو صفاتِ کمالیہ کہتے ہیں۔

سوال: جو چیز ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: ایسی شے کو قدیم کہتے ہیں۔

سوال: خدا تعالیٰ کے سوا اور کیا چیزیں قدیم ہیں؟

جواب: خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفات قدیم ہیں، ان کے سوا اور کوئی چیز قدیم نہیں۔

سوال: جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی چیز ہمیشہ سے موجود نہیں تھی تو خدا تعالیٰ نے آسمان وزمین اور تمام چیزیں کیسے بنائیں؟

جواب: خدا تعالیٰ نے تمام عالَم کو اپنے حکم اور اپنی قدرت سے پیدا کر دیا۔ اسے عالَم کے بنانے اور آسمان وزمین پیدا کرنے کے لئے کسی چیز کی حاجت نہیں تھی، کیونکہ اگر خدا تعالیٰ بھی عالَم کو پیدا کرنے میں کسی چیز کا مُحتاج ہوتا تو وہ واجبُ الوجود نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ واجبُ الوجود ہے اور واجبُ الوجود اپنے کسی کام میں کسی دوسرے شخص یا دوسری چیز کا مُحتاج نہیں ہوتا۔

سوال: خدا تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) وَحدتْ۔ (۲) قِدَم یا وجوبِ وجود۔ (۳) حَیٰوۃ۔ (۴) قُدرت۔ (۵) عِلم۔

(۶) اِرادہ۔ (۷) سَمع۔ (۸) بَصر۔ (۹) کلام۔ (۱۰) خَلْق۔ (۱۱) تکْوِین وغیرہا۔

سوال: صفتِ وحدت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: وحدت کے معنی ایک ہونا۔ یہ خداتعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے اور توحید کے معنی خدا کو ایک سمجھنا یا اُس کے ایک ہونے کا یقین اور اقرار کرنا۔

سوال: صفت قِدَم اور وجوبِ وُجود کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قِدَم کے معنی قدیم ہونا یعنی ہمیشہ سے ہونا اور ہمیشہ رہنا اور وجوبِ وجود کے معنی واجبُ الوُجود ہونا۔ واجبُ الوُجود کے معنی تم شروع میں پڑھ چکے ہو۔

سوال: اَزَلی اَبَدی کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس چیز کی ابتدا نہ ہو یعنی ہمیشہ سے ہو اسے اَزَلی کہتے ہیں اور جس چیز کی انتہا نہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اُسے اَبَدی کہتے ہیں۔ پس خداتعالیٰ اَزَلی بھی ہے اور اَبَدی بھی ہے اور یہی معنی قدیم ہونے کے ہیں۔

سوال: حیوٰۃ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: حیوٰۃ کے معنی زندگی کے ہیں یعنی خداتعالیٰ زندہ ہے، زندگی کی صفت اس کے لئے ثابت ہے۔

سوال: صفتِ قدرت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: قدرت کے معنی طاقت کے ہیں یعنی عالَم کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور پھر فنا کرنے اور پھر موجود کرنے کے قدرت (طاقت) رکھتا ہے۔

سوال: صفتِ عِلم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عِلم کے معنی ہیں جاننا یعنی خدا تعالیٰ تمام چیزوں کا عالِم (جاننے والا) ہے۔اس کے علم سے کوئی چیز، چھوٹی ہو یا بڑی نکلی ہوئی نہیں، ذرّہ ذرّہ کا اسے علم ہے۔ ہر چیز کو اس کے وجود سے پہلے اور معدوم ہونے کے بعد بھی جانتا ہے، اندھیری رات میں کالی چیونٹی کے چلنے میں اس کے پاؤں کی حرکت کو بخوبی جانتا اور دیکھتا ہے، انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں وہ خدا کے علم میں سب روشن ہیں، علمِ غیب خاص خدا تعالیٰ کی صفت ہے۔

سوال: ارادہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ارادہ کے معنی اپنے اختیار سے کام کرنا یعنی خدا تعالیٰ جس چیز کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے اختیار سے معدوم (نیست) کرتا ہے۔دنیا کی تمام باتیں اس کے اختیار اور ارادے سے ہوتی ہیں۔عالَم کی کوئی چیز اس کے اختیار اور ارادے سے باہر نہیں، وہ کسی کام میں مجبور نہیں ہے۔

سوال: صفتِ سَمع اور بَصر سے کیا مراد ہے؟

جواب: سَمع کے معنی سننا اور بَصر کے معنی دیکھنا یعنی خدا تعالیٰ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے،لیکن مخلوق کی طرح اس کے کان نہیں ہیں اور نہ مخلوق کی طرح اس کی آنکھیں ہیں، نہ اس کے کانوں اور آنکھوں کی کوئی شکل اور صورت ہے، ہلکی سے ہلکی آواز سنتا ہے اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو دیکھتا

ہے۔ اس کے سننے اور دیکھنے میں نزدیک دور، اندھیرے اُجالے کا کوئی دخل نہیں۔

سوال: صفتِ کلام کے کیا معنی ہیں؟

جواب: کلام کے معنی ''بولنا، بات کرنا'' ہیں۔ خدا تعالیٰ کیلئے یہ صفت بھی ثابت ہے، لیکن اس کے لئے مخلوق جیسی زبان نہیں ہے۔

سوال: اگر خدا تعالیٰ کی زبان نہیں تو وہ باتیں کیسے کرتا ہے؟

جواب: مخلوق بغیر زبان کے بات نہیں کرسکتی، کیونکہ مخلوق اپنے تمام کاموں میں اَسباب اور آلات کی محتاج ہے، لیکن خدا تعالیٰ جو اپنے کسی کام میں کسی چیز کا محتاج نہیں وہ کلام کرنے میں بھی زبان کا محتاج نہیں۔ اگر وہ بھی باتیں کرنے کے لئے زبان کا محتاج ہوتو وہ خدا اور واجبُ الوُجود نہیں ہوسکتا۔

سوال: صفتِ خَلْق اور تَکْوِین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خَلْق کے معنی پیدا کرنا اور تَکْوِین کے معنی وجود میں لانا۔ خدا تعالیٰ کے لئے یہ صفت بھی ثابت ہے۔ وہی تمام عالَم کا خالق (پیدا کرنے والا) مُکَوِّن (وجود میں لانے والا) ہے۔

سوال: ان صفات کے علاوہ خدا تعالیٰ کی اور صفتیں بھی ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! خدا تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں جیسے مارنا، زندہ کرنا، رزق دینا، عزّت دینا، ذلّت دینا وغیرہ، اور خدا تعالیٰ کی تمام صفتیں اَزَلی اَبَدی اور قدیم ہیں، ان میں کمی بیشی تَغَیُّر و تبدُّل نہیں ہوسکتا۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں

سوال: اِسلامی عقائد میں بتایا گیا ہے کہ قرآنِ مجید تیئس (۲۳) برس میں اُترا اور قرآنِ مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ أُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ" (البقرہ:۱۸۵) یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآنِ مجید نازل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید رمضان کے مہینہ میں اُترا۔

اور قرآنِ مجید میں دوسری جگہ فرمایا "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝" (القدر:۱) یعنی ہم نے اس (قرآنِ مجید) کو شبِ قدر میں اُتارا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید شبِ قدر میں اُترا۔ یہ تینوں باتیں آپس میں ایک دوسرے کی مُخالف ہیں، ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

جواب: تینوں باتیں صحیح ہیں۔ بات یہ ہے کہ قرآنِ مجید کے نُزول دو ہیں: اوّل یہ کہ پہلے تمام قرآنِ مجید ایک ہی مرتبہ لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نُزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دنیا میں اُترا۔ پس قرآنِ مجید کی ان دونوں آیتوں میں نزول سے پہلا نُزول مراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں (جو شبِ قدر تھی) لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا اور تیئس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نُزول مراد ہے کہ آسمانِ دنیا سے حضور رسولِ کریم ﷺ پر تیئس سال میں نازل ہوا۔ پس یہ تینوں

باتیں آپس میں مُخالف نہیں بلکہ تینوں صحیح ہیں۔

سوال: قرآنِ مجید کے نزول کی ابتداء کہاں ہوئی یعنی کس جگہ قرآنِ مجید اترنا شروع ہوا؟

جواب: مکہ مُعظّمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حِرا ہے، اس میں ایک غار تھا۔ حضور رسولِ کریم ﷺ اس غار میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور کئی کئی روز تک اس میں رہتے تھے۔ جب کھانا ختم ہوجاتا تھا تو مکان پر تشریف لاکر پھر کئی روز کا سامان لے جاتے اور تنہائی میں خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے رہتے۔ اُس غارِ حرا میں حضور ﷺ پر قرآنِ مجید اُترنا شروع ہوا تھا۔

سوال: قرآنِ مجید کے نزول کی ابتداء کیسے ہوئی؟

جواب: حضور ﷺ اسی غارِ حرا میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ کے سامنے ظاہر ہوکر آپ سے فرمایا کہ ''اِقْرَأْ''۔ یہ لفظ سورۂ علق کا پہلا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں ''پڑھ''۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسی طرح تین بار ہوا، پھر جبرئیل علیہ السلام نے یہ آیتیں پڑھیں: ''اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَأْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ﴿۵﴾'' (العلق)۔

اور اُن سے سن کر حضور ﷺ نے بھی پڑھ لیں۔ پس یہ آیتیں قرآنِ مجید میں سب سے پہلے آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہیں۔

سوال: اگر قرآنِ مجید کے نُزول کی ابتداء سورۂ علق کی ان ابتدائی آیتوں سے ہوئی ہے تو کیا قرآنِ شریف جس ترتیب سے اب موجود ہے اُس ترتیب سے نازل نہیں ہوا؟

جواب: نہیں! موجودہ ترتیب نُزول کی ترتیب نہیں ہے۔ قرآنِ مجید کا نُزول تو ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ہوتا تھا، مگر جب کوئی سورت اترتی تھی تو حضور رسولِ کریم ﷺ بتا دیتے تھے کہ اس سورت کو فلاں سورت کے بعد اور فلاں سورت سے پہلے لکھ لو اور جب کوئی آیت یا آیتیں نازل ہوتی تھیں تو حضور ﷺ فرما دیتے تھے کہ اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورت کی فلاں آیت کے بعد اور فلاں آیت سے پہلے لکھ لو۔ پس اگرچہ قرآنِ مجید کا نزول تو موقع اور ضرورت کے لحاظ سے اس موجودہ ترتیب کے خلاف ہوا ہے، لیکن یہ موجودہ ترتیب بھی حضورِ انور ﷺ کی بتائی ہوئی ہے اور حضور ﷺ کے ارشاد اور حکم کے موافق قائم کی ہوئی ہے۔

سوال: حضورِ انور ﷺ نے جس ترتیب سے قرآنِ مجید لکھوایا تھا اور جو ترتیب آپ نے قائم فرمائی تھی یہ خود آپ کی رائے سے تھی یا خدا تعالیٰ کے حکم کے موافق آپ بتاتے تھے؟

جواب: سورتوں کی تعداد اور اُن کی اِبتدا اور اِنتہا اور ہر سورت کی آیتوں کی تعداد اور ہر آیت کی اِبتدا اور اِنتہا، اور اسی طرح تمام قرآنِ مجید کی ترتیب خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو معلوم ہوئی اور انہوں نے حضور رسولِ کریم ﷺ کو بتائی اور حضور ﷺ کے ذریعہ سے ہمیں معلوم ہوئی ہے۔

سوال: قرآنِ مجید کو اُترے ہوئے چودہ سو سال سے زیادہ ہوگئے تو اس بات کی کیا دلیل ہے کہ یہ قرآنِ مجید جو ہمارے پاس موجود ہے وہی قرآنِ مجید ہے جو حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا؟

جواب: اس بات کی کہ یہ قرآنِ مجید وہی اصلی قرآنِ مجید ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا بہت سی دلیلیں ہیں۔ ہم چند آسان دلیلیں بیان کیے دیتے ہیں:

پہلی دلیل: قرآنِ مجید کا مُتَوَاتِر ہونا یعنی تَوَاتُر کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک نقل ہوتے چلا آنا۔ جو چیز تَوَاتُر سے ثابت ہوجائے اس کا ثبوت یقینی اور قطعی ہوتا ہے، اُس میں کسی طرح شبہ اور شک کی گنجائش نہیں ہوتی۔

سوال: مُتَوَاتِر اور تَوَاتُر کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جس بات کے نقل کرنے والے اس کثرت سے ہوں کہ ان سب کا جھوٹ بولنا عقل کے نزدیک مُحال ہو اُس بات کو مُتَوَاتِر کہتے ہیں، اور اس بات کے اس طرح نقل ہوتے ہوئے چلے آنے کو تَوَاتُر کہتے ہیں۔

پس قرآنِ مجید کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے اس قدر کثرت سے لوگ نقل کرتے اور پڑھتے پڑھاتے چلے آئے ہیں کہ ادنیٰ عقل والا آدمی بھی یہ یقین نہیں کرسکتا کہ اتنے آدمی سب کے سب جھوٹ بولتے ہونگے۔

دوسری دلیل: حضور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آج تک لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان قرآنِ مجید کے حافظ ہوتے چلے آئے ہیں اور آج بھی دنیا میں مسلمانوں کے لاکھوں بچے، جوان، بوڑھے ایسے موجود ہیں

جن کے سینوں میں قرآنِ مجید محفوظ ہے۔

اور جس کتاب کے نزول کے وقت سے آج تک اتنے حافظ موجود رہے ہوں اور انھوں نے اپنے سینوں میں اس کی حفاظت کی ہو اس کے محفوظ اور اصلی ہونے میں کیا شُبہ ہو سکتا ہے؟۔

تیسری دلیل: خود قرآنِ مجید میں حضرت ربُّ العزّت نے فرمایا ہے:

" اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ " (الحجر:۹) یعنی یقیناً ہم نے ہی قرآنِ مجید کو اُتارا ہے اور ہم ہی اس کے مُحافظ ہیں۔

پس جبکہ خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی حفاظت اپنے ذمّہ لی ہے اور اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے تو ضروری طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ قرآن بعینہٖ وہی قرآنِ مجید ہے جو حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا، کیونکہ اُسکی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ پس وہ آج تک محفوظ ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک محفوظ رہے گا۔

چوتھی دلیل: قرآنِ مجید نے اپنے نزول کے وقت جو دعویٰ کیا تھا کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ یہ دعویٰ آج تک اس قرآنِ مجید کے متعلق صحیح رہا، کیونکہ جو قرآنِ مجید آج موجود ہے اس کا مثل نہ کوئی شخص بنا سکا، نہ بنانے کا دعویٰ کیا، نہ بنا سکتا ہے، نہ بنا سکے گا۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ یہ قرآنِ مجید وہی اصلی قرآنِ مجید ہے جو حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

☆ ☆ ☆

رِسَالَت

سوال: قرآنِ مجید میں ہے: ''وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ'' (فاطر:۲۴) یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اور دوسری جگہ فرمایا ہے ''وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ'' (الرعد:۷) یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا (بھیجا گیا) ہے۔

ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم میں خدا کی طرف سے کوئی پیغمبر بھیجا گیا ہے تو کیا ہندوستان میں بھی کوئی پیغمبر آئے تھے؟

جواب: ہاں! ان آیتوں سے بیشک یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر قوم کے لئے خدا نے کوئی ہادی اور ڈرانے والا بھیجا ہے اور اس لئے ممکن ہے کہ ہندوستان میں بھی کوئی نبی آئے ہوں۔

سوال: کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوؤں کے پیشوا جیسے کرشن جی اور رام چندر جی وغیرہ خدا کے پیغمبر تھے؟

جواب: نہیں کہہ سکتے، کیونکہ پیغمبری ایک خاص عہدہ تھا جو خدا کی طرف سے اس کے برگزیدہ اور خاص بندوں کو عطا فرمایا جاتا تھا، تو جب تک شریعت سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ یہ خاص عہدہ خدا تعالیٰ نے فلاں شخص کو عطا فرمایا تھا، اُس وقت تک ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا کا نبی تھا۔ اگر ہم نے بلا دلیلِ شرعی صرف اپنی رائے سے کسی شخص کو پیغمبر سمجھ لیا اور فی الواقع وہ پیغمبر نہیں تھا تو خدا تعالیٰ کے حضور میں ہم سے اس غلط عقیدے کا مُواخذہ ہوگا۔

یوں سمجھو کہ اگر تم صرف اپنے خیال سے کسی شخص کو سمجھ لو کہ وہ بادشاہ کا نائب یعنی گورنر جنرل ہے اور وہ فی الواقع گورنر جنرل نہ ہو تو تم حکومت کے نزدیک مجرم ہوگے کہ ایک ایسے شخص کو جسے بادشاہ نے گورنر جنرل نہیں بنایا ہے، تم نے گورنر جنرل مان کر بادشاہ کی طرف ایک غلط بات کی نسبت کی۔

پس گذشتہ لوگوں میں سے ہم خاص طور پر انہیں بزرگوں کو پیغمبر کہہ سکتے ہیں جن کا پیغمبر ہونا شریعت سے ثابت ہو اور قرآنِ مجید یا حدیث شریف میں ان کو پیغمبر بتایا گیا ہو۔

ہندوؤں یا اور قوموں کے پیشواؤں کے مُتعلّق ہم زیادہ سے زیادہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ان کے عقائد اور اعمال درست ہوں اور ان کی تعلیم آسمانی تعلیم کے خلاف نہ ہو اور انہوں نے خلقِ خدا کی ہدایت اور رہنمائی کا کام بھی کیا ہو تو ممکن ہے کہ وہ نبی ہوں مگر یہ کہنا کہ وہ یقیناً نبی تھے بے دلیل بات اور اٹکل کا تیر ہے۔

سوال: حضور رسولِ مقبول ﷺ کے متعلق کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

جواب: آپ خدا تعالیٰ کے بندے اور ایک انسان اور خدا کے رسول تھے۔ خدا تعالیٰ کے بعد آپ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ آپ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپ پر خدا تعالیٰ نے قرآنِ مجید نازل فرمایا۔ آپ ﷺ کو شبِ معراج میں خدا تعالیٰ نے آسمانوں پر بُلایا اور جنّت و دوزخ وغیرہ کی سیر کرائی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے بہت سے مُعجزے دکھائے۔

آپ ﷺ خدا تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔

آپ کے اخلاق و عادات نہایت اعلیٰ درجے کے تھے۔ آپ کو

خدا تعالیٰ نے بہت سے گذشتہ اور آئندہ باتوں کا علم عطا فرمایا تھا، جن کی آپ ﷺ نے اپنی اُمّت کو خبر کردی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا تھا لیکن آپ عالمُ الْغیب نہیں تھے، کیونکہ عالمُ الغیب ہونا صرف خدا تعالیٰ کی شان اور اسی کی خاص صفت ہے۔ آپ خاتمُ النّبیّین ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ ہاں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو پہلے زمانے کے پیغمبر ہیں آسمان سے اتریں گے اور اسلامی شریعت (شریعتِ محمّدی) کی پیروی کریں گے۔ آپ اِنسانوں اور جِنّات سب کے لئے رسول ہیں۔

آپ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی شفاعت کریں گے۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ کو شَفِیعُ المُذْنِبین کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ حضور ﷺ کی شفاعت قبول بھی فرمائے گا۔ آپ نے جن باتوں کا حکم کیا ہے ان پر عمل کرنا اور جن سے منع کیا ہے ان سے باز رہنا اور جن واقعات کی خبر دی ہے ان کو اسی طرح ماننا اور یقین کرنا اُمّت پر ضروری ہے۔ آپ کے ساتھ محبت رکھنا اور آپ کی تعظیم اور تکریم کرنا ہر اُمّتی کے ذمّہ لازم ہے، لیکن تعظیم سے مراد وہی تعظیم ہے جو شرعی قاعدے کے موافق ہو اور خلافِ شرع باتوں کو تعظیم یا محبّت سمجھنا نادانی ہے۔

سوال: معصوم ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: معصوم ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی صغیرہ یا کبیرہ گناہ حضور ﷺ سے قصداً یا سہواً واقع نہیں ہوا۔ تمام انبیاء علیہم السلام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

سوال: حضور ﷺ کی معراج جسمانی تھی یا مَنامی؟

جواب: حضور ﷺ اپنے جسمِ مبارک کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے

تھے، اس لئے آپ کی معراج جسمانی تھی۔ ہاں اس جسمانی معراج کے علاوہ چند مرتبہ حضور ﷺ کو خواب میں بھی معراج ہوئی ہے وہ مَنامی معراجیں کہلاتی ہیں کیونکہ مَنام خواب کو کہتے ہیں، لیکن حضور ﷺ کا خواب اور اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے خواب سچے ہوتے ہیں، ان میں غلطی اور خطا کا شُبہ نہیں ہوسکتا۔ پس حضور ﷺ کی ایک معراج تو جسمانی معراج تھی اور چار یا پانچ معراجیں منامی تھیں۔

سوال: شفاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: شفاعت سفارش کو کہتے ہیں۔ قیامت کے دن حضور ﷺ خدا تعالیٰ کے سامنے گنہگار بندوں کی سفارش کریں گے۔ حضور ﷺ کو یہ فضیلت عطا ہوچکی ہے، لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ کے جلال وجبرُوت کے اَدب سے حضور ﷺ بھی شفاعت کی اجازت مانگیں گے۔ جب اجازت ملے گی تو شفاعت فرمائیں گے۔

حضور ﷺ کے علاوہ، اور انبیاء اور اولیاء، شہداء وغیرہم بھی شفاعت کریں گے، لیکن بلا اجازت کوئی شخص شفاعت نہ کرسکے گا۔

سوال: کس قسم کے گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوگی؟

جواب: سوائے کُفر اور شرک کے باقی تمام گناہوں کی معافی کے لئے شفاعت ہوسکتی ہے۔ کبیرہ گناہوں والے شفاعت کے زیادہ مُحتاج ہوں گے، کیونکہ صغیرہ گناہ تو دنیا میں بھی عبادتوں سے معاف ہوتے رہتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

اِیمان اور اَعمالِ صالحہ کا بیان

سوال: اِیمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: اِیمان اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اور اس کی تمام صفتوں اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی دل سے تصدیق کرے اور جو باتیں کہ حضرت محمد ﷺ خدا کی طرف سے لائے ہیں اُن سب کو سچا سمجھے اور زبان سے اُن تمام باتوں کا اِقرار کرے۔ یہی تصدیق اور اِقرار ایمان کی حقیقت ہے لیکن اقرار کسی ضرورت یا مجبوری کے وقت ساقط ہو جاتا ہے جیسے گُونگے آدمی کا اِیمان بغیر اِقرارِ زبانی کے بھی معتبر ہے۔

سوال: اَعمالِ صالحہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اَعمالِ صالحہ کے معنی ہیں ''نیک کام'' جو عبادتیں اور نیک کام خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبروں نے مخلوق کو سکھائے اور بتائے ہیں وہ سب اعمالِ صالحہ کہلاتے ہیں۔

سوال: کیا عبادتیں اور نیک کام بھی ایمان کی حقیقت میں داخل ہیں؟

جواب: ہاں! ایمانِ کامل میں اعمالِ صالحہ داخل ہیں۔ اعمالِ صالحہ سے ایمان میں روشی اور کمال پیدا ہو جاتا ہے اور اعمالِ صالحہ نہ ہوں تو ایمان ناقص رہتا ہے۔

سوال: عبادت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: عبادت بندگی کرنے کو کہتے ہیں، جو بندگی کرے اسے عابد اور جس کی بندگی کی جائے اسے معبود کہتے ہیں۔ ہمارا سب کا سچا اور حقیقی معبود وہی ایک خدا ہے جس نے ہمیں اور ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور ہم سب اس کے

بندے ہیں۔اس نے ہمیں اپنی عبادت کا حکم دیا ہے، اس لئے ہمارے ذمّہ عبادت کرنا فرض ہے۔

سوال: خدا تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کس مخلوق کو عبادت کا حکم کیا ہے؟

جواب: آدمیوں اور جنّوں کو عبادت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔انہیں دونوں کو مکلّف کہتے ہیں۔فرشے اور دنیا کے باقی جاندار عبادت کے مُکلّف نہیں ہیں۔

سوال: جنّ کون ہیں؟

جواب: جنّ بھی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی مخلوق ہے جو آگ سے پیدا ہوئی ہے۔ جنوں کے جسم ایسے لطیف ہیں کہ ہمیں نظر نہیں آتے، لیکن جب وہ کسی آدمی یا جانور کی شکل میں ہوجاتے ہیں تو نظر آنے لگتے ہیں۔اپنی شکل بدلنے اور آدمیوں اور جانوروں کی صورت میں ہوجانے کی خدا تعالیٰ نے انہیں طاقت دی ہے، اُن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔

سوال: عبادت کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: عبادت کے بہت سے طریقے ہیں جیسے: (۱) نماز پڑھنا۔(۲) روزہ رکھنا۔ (۳)۔زکوٰۃ دینا۔(۴) حج کرنا۔(۵) قربانی کرنا۔(۶) اِعتکاف کرنا۔ (۷) مخلوق کو نیک باتوں کی ہدایت کرنا۔(۸) بُری باتوں سے روکنا۔ (۹) ماں باپ اور استادوں اور بزرگوں کی عزّت اور اَدب کرنا۔(۱۰) مسجد بنانا۔(۱۱) مدرسہ جاری کرنا۔(۱۲) علمِ دین پڑھنا۔(۱۳) علمِ دین پڑھانا۔ (۱۴) علمِ دین پڑھنے والوں کی اِمداد کرنا۔(۱۵) خدا کی راہ میں خدا کے دشمنوں سے لڑنا۔(۱۶) غریبوں کی حاجت روائی کرنا۔(۱۷) بھوکوں کو

کھانا کھلانا۔ (۱۸) پیاسوں کو پانی پلانا اور ان کے علاوہ تمام ایسے کام جو خدا کے حکم اور مرضی کے موافق ہوں سب عبادت میں داخل ہیں اور انہیں کاموں کو اَعمالِ صالحہ کہتے ہیں۔

مَعْصِیَت اور گناہ کا بیان

سوال: مَعْصِیَت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مَعْصِیَت کے معنی نافرمانی کرنا، حکم نہ ماننا، جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہو اُسے معصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

گناہ کرنا بہت بُری بات ہے، خدا تعالیٰ کا غضب اور ناراضگی اور عذاب گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے۔ کافر اور مُشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ کافر اور مشرک کی شفاعت بھی کوئی نہیں کرے گا۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا۔

کُفر اور شِرک کا بیان

سوال: کفر اور شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا کفر ہے، مثلاً کوئی شخص خدا تعالیٰ کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کی صفات کا انکار کرے یا دو تین خدا مانے یا فرشتوں کا انکار کرے یا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں سے کسی کتاب کا انکار کرے یا کسی پیغمبر کو نہ مانے یا تقدیر

سے منکر ہو یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا خدا تعالیٰ کے قطعی اَحکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے یا رسولُ اللہ ﷺ کی دی ہوئی کسی خبر کو جھوٹا سمجھے تو ان تمام صورتوں میں کافر ہو جائے گا۔

اور شرک اُسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک کرے۔

سوال: خدا تعالیٰ کی ذات میں شِرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: ذات میں شِرک کرنے کے معنی یہ ہیں کہ دو تین خدا ماننے لگے، جیسے عیسائی کہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مُشرک ہیں اور جیسے آتش پرست کہ دو خدا ماننے کی وجہ سے مُشرک ہوئے اور جیسے بت پرست کہ بہت سے خدا مان کر مُشرک ہوتے ہیں۔

سوال: صفات میں شِرک کرنے کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خدا کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفت ثابت کرنا شرک ہے، کیونکہ کسی مخلوق میں خواہ وہ فرشتہ ہو یا نبی، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام، خدا تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہو سکتی۔

سوال: شِرک فِی الصِّفَات کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: بہت سی قسمیں ہیں، یہاں پر ہم چند قسموں کا ذکر کئے دیتے ہیں:-

(۱) شرک فِی الْقُدرت، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح صفتِ قدرت کسی دوسرے کے لئے ثابت کرنا، مثلاً یہ سمجھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی یا شہید وغیرہ پانی برسا سکتے ہیں یا بیٹا بیٹی دے سکتے ہیں یا مرادیں پوری کر سکتے ہیں یا روزی

دے سکتے ہیں یا مارنا جِلانا اُن کے قبضے میں ہے یا کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں؛ یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

(۲) شِرک فِی الْعِلم، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کے لئے صفتِ علم ثابت کرنا، مثلاً یوں سمجھنا کہ خدا تعالیٰ کی طرح فلاں پیغمبر یا ولی وغیرہ غیب کا علم رکھتے تھے یا خدا کی طرح ذرّہ ذرّہ کا انہیں علم ہے یا ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں یا دور ونزدیک کی چیزوں کی خبر رکھتے ہیں؛ یہ سب شرک فی العلم ہے۔

(۳) شرک فِی السَّمع والْبَصر، یعنی خدا تعالیٰ کی صفتِ سمع یا بصر میں کسی دوسرے کو شریک کرنا، مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا ولی ہماری تمام باتوں کو دور ونزدیک سے سُن لیتے ہیں یا ہمیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھ لیتے ہیں؛ سب شرک ہے۔

(۴) شرک فِی الحُکم یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی اور کو حاکم سمجھنا اور اس کے حکم کو خدا کے حکم کی طرح ماننا، مثلاً پیر صاحب نے حکم دیا کہ وظیفہ نمازِ عصر سے پہلے پڑھا کرو تو اُس حکم کی تعمیل اس طرح ضروری سمجھے کہ وظیفہ پورا کرنے کی وجہ سے عصر کا وقت مکروہ ہو جانے یا نماز قضا ہو جانے کی پروانہ کرے، یہ بھی شرک ہے۔

(۵) شِرک فِی الْعِبَادَتْ، یعنی خدا تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا، مثلاً کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا یا کسی کے لئے رکوع کرنا، یا کسی پیر، پیغمبر، ولی، امام کے نام کا روزہ رکھنا یا کسی کی نذر اور منّت ماننی یا کسی قبر یا

مُرشد کے گھر کا خانہ کعبہ کی طرح طواف کرنا؛ یہ سب شِرک فِی الْعِبَادَة ہے۔

سوال: ان باتوں کے علاوہ اور بھی افعالِ شرکیہ ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! بہت سے کام ایسے ہیں کہ اُن میں شرک کی ملاوٹ ہے، ان تمام کاموں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ وہ کام یہ ہیں: نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، پنڈت کو ہاتھ دکھلانا، کسی سے فال کُھلوانا، چیچک یا کسی اور بیماری کی چھوت کرنا اور یہ سمجھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کولگ جاتی ہے۔ تعزیہ بنانا، علم اٹھانا، قبروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر نیاز گزراننا، خداتعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا، تصویریں بنانا یا تصویروں کی تعظیم کرنا، کسی پیر یا ولی کو حاجت روا، مشکل کُشا کہہ کر پکارنا، کسی پیر کے نام کی سر پر چوٹی رکھنا یا محرّم میں اماموں کے نام کا فقیر بننا، قبروں پر میلہ لگانا وغیرہ۔

بدعت کا بیان

سوال: کفر اور شرک کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟

جواب: کفر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے۔

بدعت اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو، یعنی قرآنِ مجید اور حدیث شریف میں اُس کا ثبوت نہ ملے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام اور تابعین اور تبعِ تابعین کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو اور اُسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

بدعت بہت بُری چیز ہے۔ حضور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

سوال: بدعت کے کچھ کام بتاؤ؟

جواب: لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالی ہیں۔ چند بدعتیں یہ ہیں: پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، دھوم دھام سے عرس کرنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، میّت کے مکان پر کھانے کے لئے جمع ہونا، شادی میں سہرا باندھنا، بدھی پہنانا اور ہر جائز یا مستحب کام میں ایسی شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو، بدعت ہے۔

باقی گناہوں کا بیان

سوال: کفر وشرک اور بدعت کے علاوہ اور کیا کیا باتیں گناہ کی ہیں؟

جواب: کفر وشرک اور بدعت کے علاوہ بھی بہت سے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، زکوٰۃ نہ دینا، باوجود مال اور طاقت ہونے کے حج نہ کرنا، شراب پینا، چوری کرنا، زنا کرنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کو ناحق مارنا، ستانا، چغلی کھانا، دھوکا دینا، ماں باپ اور استاد کی نافرمانی کرنا، اپنے گھروں اور کمروں میں تصویریں لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر اور ذلیل سمجھنا، جُوا کھیلنا، گالی دینا، ناچ دیکھنا، سُود لینا اور دینا، ڈاڑھی منڈانا، ٹخنوں سے نیچا پائجامہ پہننا، فضول خرچی کرنا، کھیل تماشوں، ناٹکوں، تھیٹروں میں جانا اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

سوال: گناہ کرنے والا آدمی مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو کوئی ایسا گناہ کرے جس میں کفر یا شرک پایا جاتا ہو وہ مسلمان نہیں رہتا بلکہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے اور جو کوئی بدعت کا کام کرے تو وہ مسلمان تو رہتا ہے، لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ہی ناقص ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو مُبْتَدِع اور بدعتی کہتے ہیں اور جو کوئی کفر و شرک اور بدعت کے علاوہ کوئی کبیرہ گناہ کرے وہ بھی مسلمان تو ہے لیکن ناقص مسلمان ہے، اُسے فاسق کہتے ہیں۔

سوال: اگر کسی سے کوئی گناہ ہو جائے تو عذاب سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: توبہ کر لینے سے خدا تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے، توبہ اُسے کہتے ہیں کہ اپنے گناہ پر شرمندہ اور پشیمان ہو اور خدا کے سامنے رو کر، گڑ گڑا کر توبہ کرے کہ اے اللہ! میرا گناہ معاف کر دے اور دل میں عہد کرے کہ اب کبھی گناہ نہ کروں گا۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا اصلی توبہ نہیں ہے۔

سوال: کیا توبہ کر لینے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

جواب: جو گناہ ایسے ہیں کہ کسی بندے کا اُن میں تعلق نہیں ہے، صرف خدا تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ نافرمانی کرنے کی وجہ سے سزا دے، ایسے تمام گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، یہاں تک کہ کفر اور شرک کا گناہ بھی سچّی توبہ سے معاف ہو جاتا ہے، لیکن جو گناہ ایسے ہیں کہ ان میں کسی بندے کا تعلق ہے، مثلاً کسی یتیم کا مال کھا لیا یا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا، ایسے گناہوں کو حُقُوقُ الْعِبَاد کہتے ہیں۔ یہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس شخص کا حق ادا کر دیا اس سے معاف کراؤ، اس کے بعد خدا کے حضور میں توبہ کرو، جب معافی

کی اُمید ہو سکتی ہے۔

سوال: توبہ کس وقت تک قبول ہوتی ہے؟

جواب: جب انسان مرنے لگے اور عذاب کے فرشتے اس کے سامنے آ جائیں اور حلق میں دم آ جائے اُس وقت اس کی توبہ مقبول نہیں اور اس حالت سے پہلے پہلے ہر وقت کی توبہ مقبول ہے۔

سوال: اگر گنہگار آدمی بغیر توبہ کیے مر جائے تو جنّت میں جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہاں! سوائے کافر اور مشرک کے باقی تمام گنہگار اپنے گناہوں کی سزا پا کر جنّت میں جائیں گے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کفر و شرک کے علاوہ باقی گناہوں کو بغیر سزا دیئے کسی کی شفاعت سے یا بغیر شفاعت بخش دے۔

سوال: میت کو دنیا کے عزیز قریب، رشتہ دار، دوست وغیرہ بھی کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ہاں! میت کو عبادتِ بدَنی اور مالی کا ثواب پہنچتا ہے یعنی زندہ لوگ اگر کوئی نیک کام کریں، مثلاً قرآن شریف یا درود شریف پڑھیں، خدا کی راہ میں صدقہ خیرات دیں، کسی بھوکے کو کھانا کھلائیں تو ان کاموں کا ثواب خدا کی طرف سے انہیں ملے گا، لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اتنا بھی اختیار دیا ہے کہ اگر یہ نیک کام کرنے والے اپنا ثواب کسی میّت کو پہنچانا چاہیں تو خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ یا اللہ! اس کام کا ثواب میں نے فلاں شخص کو بخشا تو اللہ تعالیٰ اس میّت کو وہ ثواب پہنچا دیتا ہے۔

ثواب پہنچانے کے لئے کسی خاص چیز یا خاص وقت یا خاص صورت

کی اپنی طرف سے تخصیص نہ کرنی چاہئے، بلکہ جو چیز جس وقت مُیسَّر ہو اُسے خدا کے واسطے کسی مُستحق کو دے کر اس کا ثواب بخش دینا چاہئے۔ رسم کی پابندی یا دکھاوے اور نام اور شہرت کے لئے بڑی بڑی دعوتیں کرنا یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض اُدھار لے کر رسم پوری کرنا بہت بُرا ہے۔

☆ ☆ ☆

تعلیمُ الاسلام حصّہ چہارُم کا دوسرا شعبہ

تعلیمُ الارکان یا اِسلامی اَعمال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قِرَاءَتْ کے چند اَحکام کا بیان

سوال: اگر فجر اور مغرب اور عشاء کی نماز اکیلے پڑھے تو جہر کرنا (یعنی آواز سے پڑھنا) واجب ہے یا نہیں؟

جواب: واجب تو نہیں، مگر آواز سے پڑھنا افضل ہے۔

سوال: اگر یہ نمازیں قضا پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: قضا میں امام کو جہر سے ہی پڑھنا چاہئے اور مُنفرد کو اختیار ہے، چاہے آواز سے پڑھے چاہے آہستہ سے۔

سوال: فرض نمازوں میں کتنی قراءت مسنون ہے؟

جواب: حالتِ سفر میں تو اختیار ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد جو سورت چاہے پڑھ لے، البتہ اِقامت (یعنی گھر رہنے کی حالت) میں قراءت کی خاص مقدار مسنون ہے۔

سوال: حالتِ اقامت کی قراءتِ مسنونہ کیا ہے؟

جواب: حالتِ اِقامت میں نمازِ فجر اور نمازِ ظہر میں طوالِ مُفصّل پڑھنا اور نمازِ عصر اور نمازِ عشاء میں اَوساطِ مُفصّل پڑھنا اور نمازِ مغرب میں

قصار مُفصل پڑھنا مسنون ہے۔

سوال: طوالِ مُفصّل اور اوساطِ مُفصّل اور قصارِ مُفصّل کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآنِ مجید کے چھبیسویں پارہ کی سورۂ حُجرات سے سورۂ بُروج تک کی سورتوں کو طوالِ مُفصل کہتے ہیں۔

اور سورۂ طارِق سے سورۂ لَمْ یَکُنْ تک کی سورتوں کو اوساطِ مُفصّل کہتے ہیں اور سورۂ اِذَا زُلْزِلَت سے اَلنَّاس یعنی آخرِ قرآنِ مجید تک کی سورتوں کو قصارِ مُفصّل کہتے ہیں۔

سوال: یہ قراءتِ مسنونہ امام کے لئے ہے یا منفرد کے لئے؟

جواب: امام اور مُنفرد دونوں کے لئے یہ قراءت مسنون ہے۔

سوال: اگر حالتِ اقامت میں کسی ضرورت سے قراءتِ مسنونہ چھوڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: کیا کسی نماز میں کوئی خاص سورت اس طرح بھی مقرر ہے کہ اس کے سوا دوسری سورت جائز نہ ہو؟

جواب: کسی نماز کے لئے کوئی سورت اس طرح مقرر نہیں، شریعت نے آسانی کے لئے ہر جگہ سے قرآنِ مجید پڑھنے کی اجازت دی ہے، پس اپنی طرف سے مقرر کر لینا شریعت کے خلاف ہے۔

سوال: فجر کی سنتوں میں قراءتِ مسنونہ کیا ہے؟

جواب: اکثر حضور رسولِ کریم ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّہَا

الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔

سوال: نمازِ وتر کی مسنون قراءت کیا ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھنا حضور ﷺ سے ثابت ہے۔

جَماعت اور اِمامَت کا بیان

سوال: اِمامت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِمامت کے معنی سردار ہونا۔ نماز میں جو شخص ساری جماعت کا سردار ہو اور سب مُقتدی اُس کی تابعداری کریں اُسے اِمام کہتے ہیں۔

سوال: جَماعت کے کیا معنی ہیں؟

جواب: جَماعت مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں جس میں ایک امام ہوتا ہے، اور سب مقتدی ہوتے ہیں۔

سوال: جَماعت فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جَماعت سنّتِ مؤکّدہ ہے، اس کی بہت تاکید ہے۔ بعض علماء تو اسے فرض اور واجب بھی کہتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ جماعت میں بہت فائدے ہیں۔

سوال: جَماعت سے نماز پڑھنے میں کیا کیا فائدے ہیں؟

جواب: ایک نماز پر ستائیس نمازوں کا ثواب ملنا، پانچوں وقت مسلمانوں کا آپس

میں ملنا، اس کی وجہ سے آپس میں اِتّفاق اور محبّت پیدا ہونا، دوسروں کو دیکھ کر عبادت کا شوق اور رغبت پیدا ہونا، نماز میں دل لگنا، جماعت میں بزرگ اور نیک لوگوں کی برکت سے گنہگاروں کی نماز کا بھی قبول ہو جانا، ناواقفوں کو واقف لوگوں سے مسائل پوچھنے میں آسانی ہونا، حاجتمندوں اور غریبوں کا حال معلوم ہوتا رہنا، ایک خاص عبادت یعنی نماز کی شان ظاہر ہونا، ان کے سوا اور بھی بہت سے فائدے ہیں۔

سوال: کن لوگوں کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے؟

جواب: عورتیں، نابالغ بچے، بیمار، بیمار کی خدمت کرنے والے، لولے، لنگڑے، اپاہج، کٹے ہوئے پاؤں والے، بہت بوڑھے، اندھے: ان سب کے ذمّے جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں۔

سوال: وہ کیا عذر ہیں جن سے اچھے خاصے آدمی کو جماعت میں نہ آنا جائز ہوتا ہے۔

جواب: سخت بارش، راستہ میں زیادہ کیچڑ، سخت جاڑا، رات میں آندھی، سفر، مثلاً ریل یا جہاز کی روانگی کا وقت قریب آ جانا، پائخانہ، پیشاب کی حاجت ہونا، کھانے کا اس حال میں کہ بھوک زیادہ لگی ہو سامنے آ جانا۔ اِن عذروں سے جماعت کی حاضری کی تاکید جاتی رہتی ہے۔

سوال: کن نمازوں میں جماعت سنّتِ مؤکدہ یا واجب ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں اور عیدین کی نماز میں جماعت سے نماز پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ نمازِ تراویح کی جماعت سنّتِ کفایہ ہے۔ رمضان شریف میں نمازِ وتر کی جماعت مُستحب ہے۔

سوال: کم سے کم کتنے آدمیوں کی جماعت ہوتی ہے؟

جواب: کم سے کم دو آدمی جماعت کے لئے کافی ہیں، ایک مُقتدی ہو اور ایک امام، مگر اس حالت میں مُقتدی امام کے داہنی طرف کھڑا ہو اور جب دو مُقتدی ہوں تو امام کو آگے بڑھ کر کھڑا ہونا چاہیئے۔

سوال: جماعت میں لوگوں کو کس طرح کھڑا ہونا چاہیئے؟

جواب: مل کر اور صفیں سیدھی کر کے کھڑے ہوں، درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں، بچوں کو پیچھے کھڑا کریں۔ بڑے آدمیوں کی صفوں میں بچوں کو کھڑا ہونا مکروہ ہے۔عورتوں کی صف بچوں کے بعد ہونی چاہیئے۔

سوال: اگر امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہو جائیگی یا نہیں؟

جواب: جب امام کی نماز فاسد ہو جائے تو مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ مقتدیوں کو بھی اپنی نماز کا دُہرانا ضروری ہوگا۔

سوال: امامت کا مُستحق کون شخص ہے؟

جواب: اوّل عالم یعنی وہ شخص جو مسائلِ نماز سے اچھی طرح سے واقف ہو بشرطیکہ اسکے اعمال بھی اچھے ہوں، اسکے بعد جسے قرآن زیادہ یاد ہو اور اچھا پڑھتا ہو، اُس کے بعد جو زیادہ مُتقی پرہیز گار ہو۔ اُسکے بعد جو زیادہ عمر والا ہو، اسکے بعد جو خوش خُلق اور شرافتِ ذاتی رکھتا ہو۔ اُسکے بعد جو زیادہ خوبصورت اور صاحبِ وقار ہو۔اس کے بعد جو نسبی شرافت رکھتا ہو۔

سوال: اگر مسجد کا امام مُعیَّن ہو اور جماعت کے وقت اُس سے افضل کوئی شخص آجائے تو امامت کا زیادہ مُستحق کون ہے؟

جواب: امامِ مُعیَّن اس اجنبی آنے والے سے زیادہ مستحق ہے، اگرچہ یہ اجنبی

شخص امامِ مُعیَّن سے زیادہ افضل ہو۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہ ہے؟

جواب: بدعتی اور فاسق اور جاہل غلام اور جاہل گنوار اور احتیاط نہ کرنے والے اندھے اور جاہل، وَلَدُ الزِّنا کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

لیکن اگر غلام اور گاؤں کا رہنے والا شخص عالم ہو اور اندھا احتیاط رکھتا ہو اور عالم ہو یا قرآنِ مجید اچھا پڑھتا ہو اور وَلَدُ الزِّنا عالم اور نیک بخت ہو اور اُن سے افضل کوئی اور شخص موجود نہ ہو تو اُن کی امامت بلا کراہت جائز ہے۔

سوال: کن لوگوں کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی؟

جواب: دیوانے اور نشہ والے اور کافر یا مُشرک کے پیچھے تو کسی شخص کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور نابالغ کے پیچھے بالغوں کی اور عورت کے پیچھے مردوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی اور جس نے باقاعدہ وضو یا غسل کیا ہے اس کی نماز معذور کے پیچھے نہیں ہوتی اور جو پورا ستر ڈھانکے ہوئے ہے اس کی نماز ایسے شخص کے پیچھے جس کا ستر کھلا ہوا ہے، صحیح نہیں ہوتی۔

اور جو رکوع سجدہ کرتا ہے اس کی نماز رکوع سجدہ کو اشارے سے ادا کرنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی اور فرض پڑھنے والے کی نماز نفل پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔ اسی طرح ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کی نماز دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کے پیچھے نہیں ہوتی۔

سوال: نابالغ لڑکے کے پیچھے تراویح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تراویح بھی نابالغ کے پیچھے جائز نہیں۔ ہاں جب لڑکا پندرہ سال کا ہو جائے تو اگرچہ اور کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو اُس کے پیچھے تراویح اور فرض نماز جائز ہے۔

مُفْسِدَاتِ نماز کا بیان

سوال: مُفسداتِ نماز کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مفسداتِ نماز اُن چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، یعنی ٹوٹ جاتی ہے اور اُسے لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے۔

سوال: مُفسداتِ نماز کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا بہت؛ ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا اَلسَّلام علیکم یا اسی جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔ (۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو "یَرْحَمُكَ اللهُ" یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔ (۴) کسی بُری خبر پر "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہنا یا کسی عجیب خبر پر "سُبْحَانَ اللهِ" کہنا۔ (۵) درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اُف کرنا۔ (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قراءت بتانا۔ (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ (۸) قرآنِ مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔ (۹) عملِ کثیر کرنا، یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔ (۱۰) کھانا پینا، قصداً ہو یا بھولے سے۔ (۱۱) دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔ (۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔ (۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔ (۱۴) ستر کُھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔ (۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی

ہے، مثلاً یا اللہ! مجھے آج سو روپے دیدے۔ (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں۔ (۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔ (۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

مکروہات نماز کا بیان

سوال: نماز میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا، مثلاً چادر سر پر ڈال کر اسکے دونوں کنارے لٹکا دینا یا اَچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا۔ (۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔ (۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔ (۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔ (۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قراءت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قراءت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی۔ (۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔ (۷) پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔ (۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے چُٹّا باندھنا۔ (۹) کنکریوں کو ہٹانا، لیکن سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مُضائقہ نہیں۔ (۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔ (۱۱) کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔ (۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے اِدھر اُدھر دیکھنا۔ (۱۳) کتّے کی طرح بیٹھنا، یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے، اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا، اور ہاتھوں کو زمین

پر رکھ لینا۔(۱۴) سجدے میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مرد کے لئے مکروہ ہے۔(۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔(۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔(۱۷) بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔(۱۸) قصداً جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔(۱۹) آنکھوں کو بند کرنا، لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔(۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا، لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔(۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا، اور اگر اس کے ساتھ کچھ مُقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔(۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔(۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔ (۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔(۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔(۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔(۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سُستی اتارنا۔(۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔(۲۹) سنّت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔

نمازِ وتر کا بیان

سوال: نمازِ وتر واجب ہے یا سنّت؟

جواب: نمازِ وتر واجب ہے، اُسکے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے اور چھوٹ جائے تو قضا پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر قصداً چھوڑنا بڑا گناہ ہے۔

سوال: نمازِ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں، دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جاتا ہے اور التحیات پڑھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرتے ہیں اور التحیات، درود شریف، دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں۔

سوال: وتر کی نماز میں دوسری نمازوں سے کیا فرق ہے؟

جواب: اس کی تیسری رکعت میں دعائے قُنوت پڑھی جاتی ہے، جس کی ترکیب یہ ہے کہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورت سے فارغ ہو کر " اَللّٰہُ اَکْبَرُ " کہتا ہوا ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قُنوت پڑھے، پھر رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے مُوافق پوری کرے۔

سوال: دعائے قنوت زور سے پڑھنی چاہیے یا آہستہ؟

جواب: امام ہو یا منفرد، سب کو دعائے قنوت آہستہ پڑھنی چاہیے۔

سوال: دعائے قنوت یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: کوئی اور دعا مثلاً " رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ " پڑھ لینی چاہیے۔

سوال: اگر مقتدی نے پوری دعائے قنوت نہیں پڑھی تھی کہ امام نے رکوع کر دیا تو مقتدی کیا کرے؟

جواب: دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں چلا جائے۔

سنّت اور نفل نمازوں کا بیان

سوال: کتنی نمازیں سنّتِ مؤکّدہ ہیں؟

جواب: دو رکعتیں نمازِ فجر کے فرضوں سے پہلے اور چار رکعتیں (ایک سلام سے)

نمازِ ظہر اور نمازِ جمعہ کے فرضوں سے پہلے اور دو رکعتیں نمازِ ظہر کے فرضوں کے بعد اور چار رکعتیں (ایک سلام سے) نمازِ جمعہ کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے فرضوں کے بعد سنّتِ مؤکّدہ ہیں اور رمضان شریف میں نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں سنّتِ مؤکّدہ ہیں۔

سوال: کتنی نمازیں سنّتِ غیر مؤکّدہ ہیں؟

جواب: نمازِ عصر سے پہلے چار رکعتیں اور عشاء کی سنّتِ مؤکّدہ کے بعد دو رکعتیں اور مغرب کی سنتِ مؤکّدہ کے بعد چھ رکعتیں اور جمعہ کے بعد کی سنّتِ مؤکّدہ کے بعد دو رکعتیں اور تحیۃ الوضو کی دو رکعتیں۔ تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں، نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ رکعتیں، نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں، نمازِ تہجد کی چار یا چھ یا آٹھ رکعتیں، صلوٰۃ التسبیح، نمازِ استخارہ، نمازِ توبہ، نمازِ حاجت وغیرہا؛ یہ تمام نمازیں سنّتِ غیر مؤکّدہ ہیں۔

سوال: سنّتیں مسجد میں پڑھنی بہتر ہیں یا گھر میں؟

جواب: تمام سنّتیں اور نفل نمازیں گھر میں پڑھنی بہتر ہیں سوائے چند سنّتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں پڑھنا افضل ہے جیسے نمازِ تراویح، تحیۃ المسجد، سورج گرہن کی نماز (نمازِ کسوف) وغیرہ۔

سوال: نفل نماز کس کس وقت پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب: صبحِ صادق ہونے کے بعد فجر کی دو رکعت سنّتوں کے علاوہ فرضوں سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔

فجر کے فرضوں کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے۔
عصر کے فرضوں کے بعد آفتاب کے مُتَغَیِّر ہونے سے پہلے پہلے نفل نماز مکروہ ہے، لیکن ان تینوں وقتوں میں فرض نماز کی قضا اور واجب نماز کی قضا اور نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔
اور آفتاب نکلنا شروع ہونے سے ایک نیزہ بلند ہونے تک اور ٹھیک دوپہر کے وقت۔
اور آفتاب مُتَغَیِّر ہو جانے سے غروب ہونے تک ہر نماز مکروہ ہے۔
ہاں! اگر اُسی دن کی عصر کی نماز نہ پڑھی ہو تو اُسے آفتاب مُتَغَیِّر ہونے اور غروب ہونے کی حالت میں بھی پڑھ لینا جائز ہے۔
اسی طرح خطبہ کے وقت سنّت اور نفل نماز مکروہ ہے۔

سوال: آفتاب کے متغیر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب آفتاب سرخ ٹکیہ کی طرح ہو جائے اور اُس پر نظر ٹھہرنے لگے تو سمجھو کہ آفتاب مُتَغَیِّر ہو گیا۔

نمازِ تراویح کا بیان

سوال: نمازِ تراویح سنّت ہے یا نفل؟

جواب: نمازِ تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کیلئے سنّتِ مؤکدہ ہے اور جماعت سے پڑھنا سنّتِ کفایہ ہے، یعنی اگر محلّے کی مسجد میں نمازِ تراویح جماعت سے پڑھی جائے اور کوئی شخص گھر میں اکیلا پڑھ لے تو گنہگار نہ ہوگا، لیکن اگر تمام محلّے والے جماعت سے نہ پڑھیں تو سب گنہگار ہونگے۔

سوال: نمازِ تراویح کا وقت کیا ہے؟

جواب: نمازِ تراویح کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے فجر تک ہے، نمازِ وتر سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی تراویح کا وقت ہے، لیکن تراویح کی نماز وتر سے پہلے پڑھنی چاہئے، ہاں اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر پڑھنے لگے تو یہ شخص امام کے ساتھ وتر میں شریک ہو جائے اور وتر کے بعد اپنی تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرلے تو جائز ہے۔

سوال: نمازِ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں، انکی تعداد اور کیفیت بیان کرو؟

جواب: بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ مسنون ہیں، یعنی دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور ہر ترویحہ یعنی (چار رکعتوں) کے بعد تھوڑی دیر آرام کرلینا مستحب ہے۔

سوال: جتنی دیر آرام لینے کے لئے بیٹھیں تو خاموش رہیں یا کچھ پڑھیں؟

جواب: اختیار ہے، چاہے خاموش رہیں یا قرآنِ مجید (آہستہ آہستہ) پڑھیں یا تسبیح پڑھ لیں یا اکیلے اکیلے نمازِ نفل پڑھ لیں۔

سوال: نمازِ تراویح میں قرآنِ مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

جواب: پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآنِ مجید ختم کرنا سنّت ہے اور دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے، لیکن دو مرتبہ اور تین مرتبہ ختم کرنے کی فضیلت اُس وقت ہے کہ مقتدیوں کو دُشواری نہ ہو۔ ہاں ایک مرتبہ ختم کرنے میں لوگوں کی سستی کا لحاظ نہ کیا جائے۔

سوال: نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: کھڑے ہونے کی طاقت ہوتے ہوئے بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔

سوال: بعض لوگ رکعت کے شروع سے شریک نہیں ہوتے، جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں؟

جواب: مکروہ ہے، شروع رکعت سے شریک ہونا چاہئے۔

سوال: اگر کسی شخص کو فرض کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو اُسے فرض تنہا پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

نمازوں کو قضا پڑھنے کا بیان

سوال: اَدا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

جواب: اَدا اُسے کہتے ہیں کہ کسی عبادت کو اُس کے مُقررہ وقت پر کر لیا جائے اور قضا اُسے کہتے ہیں کہ کسی فرض یا واجب کو اُس کے مقررہ وقت گذر جانے کے بعد کیا جائے، مثلاً ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھ لی تو ادا کہلائے گی اور ظہر کا وقت نکل جانے کے بعد پڑھی تو قضا سمجھی جائے گی۔

سوال: قضا کن نمازوں کی واجب ہوتی ہے؟

جواب: تمام فرض نمازوں کی قضا فرض اور واجب کی قضا واجب ہے اور بعض سنّتوں کی قضا سنّت ہے۔

سوال: کسی فرض یا واجب کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا کیسا ہے؟

جواب: قصداً اور بلا عذر کسی فرض یا واجب یا سنّتِ مؤکّدہ کو اُس کے وقت پر

ادا نہ کرنا گناہ ہے۔ فرض اور واجب کو وقت پر ادا نہ کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے، اُس کے بعد سنت کا۔

ہاں اگر بلا قصد قضا ہو جائے، مثلاً نماز پڑھنا بھول گیا یا نماز کے وقت آنکھ نہ کھلی، سوتا رہ گیا تو گناہ نہیں۔

سوال: فرض یا واجب نماز قضا ہو جائے تو کس وقت پڑھنی چاہیئے؟

جواب: جس وقت یاد آ جائے یا جاگے فوراً پڑھ لے، دیر کرنا گناہ ہے۔ ہاں اگر وقتِ مکروہ میں یاد آئے یا جاگے تو وقتِ مکروہ نکل جانے کے بعد پڑھے۔

سوال: قضا نماز کی نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

جواب: قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیئے کہ میں فلاں دن کی فجر یا ظہر کی نماز کی قضا پڑھتا ہوں، صرف یہ نیت کر لینا کہ ظہر یا فجر کی قضا پڑھتا ہوں کافی نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمّے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اُسے دن یاد نہ ہوں، مثلاً اُس نے مہینے دو مہینے بالکل نماز نہیں پڑھی اور اُسے یہ تو معلوم ہے کہ میرے اوپر فجر کی مثلاً تیں نمازیں اور اسی قدر ظہر وغیرہ کی نمازیں ہیں، لیکن اُسے مہینہ یاد نہیں کہ کس مہینے کی نمازیں چھوٹی تھیں تو یہ نیت کس طرح کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جب کسی نماز مثلاً فجر کی قضا کرے تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمّے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں اُن میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا اُن میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ اسی طرح جو نماز قضا کرے اُس کی نیت اسی طریقے سے کرنی چاہیئے۔

سوال: قضا نماز مسجد میں پڑھنا بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب: اگرا کیلے آدمی کی نماز قضا ہو تو گھر میں پڑھنا بہتر ہے اور مسجد میں پڑھ لے تو بھی مضائقہ نہیں، لیکن کسی سے یہ ذکر نہ کرے کہ میں نے یہ نماز قضا پڑھی ہے، کیونکہ اپنی قضا نمازوں کا دوسروں سے ذکر کرنا مکروہ ہے۔

سوال: وہ سنّتیں کونسی ہیں جن کی قضا پڑھنا سنت ہے؟

جواب: فجر کی سنّتیں اگر مع فرض کے قضا ہو جائیں تو زوال سے پہلے اُن کو بھی مع فرضوں کے قضا پڑھ لینا چاہئے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف فرضوں کی قضا کرے۔

اور اگر صرف سنّتیں چھوٹ گئیں تو سنتوں کی قضا نہیں، طلوعِ آفتاب سے پہلے پڑھ لینا تو مکروہ ہے اور آفتاب نکلنے کے بعد پڑھنا مکروہ تو نہیں مگر وہ سنّتیں نہ ہوں گی، نفل ہو جائیں گے۔

سوال: ظہر کی چار سنّتیں اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی گئیں تو اُن کا کیا حکم ہے؟

جواب: ظہر اور جمعہ کی سنتیں اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھیں تو فرض کے بعد پڑھ لے اور فرض کے بعد دو سنّتوں سے پہلے یا اُن کے بعد دونوں طرح پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دو سنتوں کے بعد پڑھے۔

مُدرِک، مَسبُوق، لاحِق کا بیان

سوال: مُدرِک کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس کو امام کے ساتھ پوری نماز ملی ہو، یعنی پہلی رکعت سے شریک ہوا ہو، آخر تک ساتھ رہا ہو۔ اُسے مُدرک کہتے ہیں۔

سوال: مَسْبُوق کسے کہتے ہیں؟

جواب: مَسْبُوق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کو امام کے ساتھ شروع سے ایک یا کئی رکعتیں نہ ملی ہوں۔

سوال: لاَحِق کسے کہتے ہیں؟

جواب: لاَحِق اُس شخص کو کہتے ہیں جس کی امام کے ساتھ شریک ہونے کے بعد ایک یا کئی رکعتیں جاتی رہی ہوں، جیسے ایک شخص امام کے ساتھ شریک ہوا، لیکن قعدہ میں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں اور پڑھ لیں۔

سوال: مَسْبُوق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: امام کے ساتھ آخرِ نماز تک شریک رہے۔ جب امام سلام پھیرے تو مَسْبُوق اُس کے ساتھ سلام نہ پھیرے، بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اِس طرح ادا کرے کہ گویا اُس نے نماز ابھی شروع کی ہے، مثلاً جب تمہاری صرف ایک رکعت چھوٹی ہو تو امام کے سلام کے بعد اس طرح پڑھو کہ پہلے ثنا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو۔ پھر کوئی اور سورت ملاؤ۔ پھر قاعدہ کے مطابق رکعت پوری کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ یہ طریقہ ہر نماز کی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کا ہے۔

اور جب تمہاری ظہر یا عصر یا عِشا یا فجر کی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوّذ اور تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورت اور دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے قعدہ کرو اور سلام پھیرو اور اگر ظہر

یا عصر یا عشا کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی تو اپنی تین رکعتیں اسی طرح پوری کرو کہ پہلی رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور پھر ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھو۔ پھر ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرو اور سلام پھیرو۔ اور اگر مغرب کی ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو، پھر دوسری رکعت بھی فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کرو اور سلام پھیرو۔ غرض جب نماز کی صرف ایک رکعت امام کے ساتھ ملی ہو تو اپنی نماز میں ایک رکعت کے بعد قعدہ کرنا چاہئے، خواہ کسی وقت کی نماز ہو۔

سوال: اگر مسبوق امام کے سلام پھیرتے ہی کھڑا ہو گیا اور امام نے سجدۂ سہو کیا تو مسبوق کیا کرے؟

جواب: لوٹ آئے اور امام کے ساتھ سجدۂ سہو میں شریک ہو جائے۔

سوال: اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ خود بھی سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام کے سلام سے پہلے یا ٹھیک اُس کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمّے سجدۂ سہو نہیں ہے اور نماز پوری کرلے اور اگر امام کے سلام کے بعد اُس نے سلام پھیرا تو اپنی نماز کے آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔

سوال: لاحق اپنی چھوٹی ہوئی نماز کس وقت اور کس طرح پوری کرے؟

جواب: لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے رہ گئی ہو تو جس وقت وہ جاگے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی نماز امام کا ساتھ چھوڑ کر پڑھ لے اور اس طرح پڑھے جیسے امام کے ساتھ پڑھتا ہے، یعنی قراءت نہ کرے، اور

جب چھوٹی ہوئی نماز پوری کر لے تو امام کے ساتھ ہو کر باقی نماز پوری کر لے اور امام فارغ ہو چکا ہے تو باقی نماز بھی اُسی طرح پوری کرے جیسے امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس حالت میں اگر اسے کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کرے، کیونکہ اس وقت بھی وہ مقتدی ہے اور مُقتدی کے سہو پر سجدۂ سہو نہیں آتا۔

سجدۂ سَہْوُ کا بیان

سوال: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

جواب: سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے کبھی کبھی نماز میں کمی زیادتی ہو کر نقصان آ جاتا ہے۔ بعضے نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لئے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کئے جاتے ہیں اُن کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

سوال: سجدۂ سہو کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب: قعدۂ اخیرہ میں تشہُّد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر تکبیر کہے اور سجدہ کرے، سجدہ میں تین بار تسبیح پڑھے، پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھ کر پھر تکبیر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اٹھائے اور بیٹھ کر پھر دوبارہ التحیّات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔

سوال: اگر سجدۂ سہو کے سلام سے پہلے التحیّات کے بعد درود اور دُعا بھی پڑھ لے تو کیسا ہے؟

جواب: بعض علماء نے اسے احتیاطاً پسند کیا ہے کہ سجدۂ سہو سے پہلے بھی تشہّد اور

درود اور دعا پڑھے اور سجدۂ سہو کے بعد بھی تینوں چیزیں پڑھے، اس لئے پڑھ لینا بہتر ہے لیکن نہ پڑھنے میں بھی نقصان نہیں۔

سوال: سجدۂ سہو صرف فرض نمازوں میں واجب ہے یا تمام نمازوں میں؟

جواب: تمام نمازوں میں سجدۂ سہو کا حکم یکساں ہے۔

سوال: اگر ایک طرف بھی سلام نہ پھیرا اور سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

سوال: اگر دونوں سلاموں کے بعد سجدۂ سہو کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک روایت کے مُوافق جائز ہے، مگر قوی بات یہ ہے کہ ایک ہی طرف سلام پھیرے، اگر دونوں طرف سلام پھیر دیا تو سجدۂ سہو نہ کرے بلکہ نماز کو دُہرالے۔

سوال: سجدۂ سہو کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟

جواب: کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض میں تاخیر ہو جانے سے یا کسی فرض کو مُقدَّم کر دینے سے یا کسی فرض کو مکرّر کر دینے سے، مثلاً دو رکوع کر لئے یا کسی واجب کی کیفیت بدل دینے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔

سوال: یہ باتیں جن کو بھول کر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے اگر قصداً کی جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: قصداً کرنے سے سجدۂ سہو سے نقصان دفع نہیں ہوتا، بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو کتنے سجدے کرے؟

جواب: صرف ایک مرتبہ دو سجدۂ سہو کر لینا کافی ہے۔

سوال: قراءت میں کیا کیا تغیّرات ہو جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں میں اور واجب یا سنّت یا نفل نمازوں کی کسی ایک یا زیادہ رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جانے سے۔ (۲) انہیں تمام رکعات میں پوری سورۂ فاتحہ یا اُس کے زیادہ حصے کو مکرّر پڑھ جانے سے۔ (۳) سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لینے سے۔ (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعتوں کے سوا ہر نماز کی (فرض ہو یا واجب یا سنّت یا نفل) کسی رکعت میں سورت چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر بھولے سے تعدیلِ ارکان نہ کرے تو سجدۂ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

سوال: اگر قعدۂ اولیٰ بھول جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بھولے سے اٹھنے لگے تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر کھڑے ہونے کے قریب ہو جائے تو قعدہ کو چھوڑ دے اور کھڑا ہو جائے، آخر میں سجدۂ سہو کر لے، نماز ہو جائے گی۔

سوال: اور کن کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: (۱) رکوع مکرّر یعنی دوبارہ کر لینے۔ (۲) تین سجدے کر لینے سے (۳) قعدۂ اُولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں تشہّد چھوٹ جانے سے (۴) قعدۂ اولیٰ میں تشہّد کے بعد درود بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھنے رہنے سے۔ (۵) جہری نمازوں میں امام کے آہستہ

پڑھنے سے۔ (۶) سِرّی نمازوں میں امام کے جہر کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں۔

سوال: اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: مقتدی کے ذمّے اپنے سہو سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا۔

سوال: مسبوق کو اپنی باقی نماز پوری کرنے میں سہو ہو تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں اپنی نماز کے آخری قعدہ میں سجدۂ سہو کرنا اُس پر واجب ہے۔

سجدۂ تِلاوَت کا بیان

سوال: سجدۂ تِلاوَت کسے کہتے ہیں؟

جواب: تلاوت کے معنی پڑھنے کے ہیں۔ قرآن شریف میں چند مقام ایسے ہیں جن کو پڑھنے یا کسی کو پڑھتے ہوئے سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اُسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

سوال: وہ کتنے مقام ہیں جن کو پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا پڑتا ہے؟

جواب: تمام قرآنِ مجید میں چودہ۱۴ مقام ہیں جن کو چودہ۱۴ سجدے بھی کہتے ہیں۔

سوال: اگر نماز کے باہر سجدے کی آیت پڑھے تو کس وقت اور کس طرح سجدہ کرے؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ جس وقت سجدے کی آیت پڑھی ہے اُسی وقت سجدہ کرلے، لیکن اگر اُس وقت نہ کیا جب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

اور نماز سے باہر سجدہ کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو، لیکن اگر بیٹھے ہی سے

سجدے میں گیا اور سجدے سے اٹھ کر بیٹھ گیا جب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔

سوال: سجدۂ تلاوت کرنے کے لئے کیا شرائط ہیں؟

جواب: جو شرائط نماز کی ہیں وہی سجدۂ تلاوت کی ہیں، یعنی بدن اور کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھکنا، قبلے کی طرف منہ کرنا، سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا۔

سوال: سجدۂ تلاوت کن چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے، انہیں سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

سوال: اگر سجدے کی آیت دو یا زیادہ مرتبہ پڑھی جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سجدے کی کوئی خاص آیت ایک مجلس میں دو یا زیادہ مرتبہ پڑھے یا سنے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔

سوال: اگر ایک مجلس میں سجدے کی دو آیتیں پڑھیں یا ایک آیت دو مجلسوں میں پڑھی تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک مجلس میں جتنی مُختلف سجدوں کی آیتیں پڑھیں یا ایک آیت جتنی مجلسوں میں مکرّر پڑھی ہے اُتنے سجدے واجب ہونگے۔

سوال: اگر کوئی شخص قرآن شریف کی تلاوت کرتے وقت آگے پیچھے سے پڑھ لے اور صرف آیتِ سجدہ چھوڑ دے تو کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ ہے۔

سوال: اگر تلاوت کرنے والا ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے کہ وہاں اور لوگ بھی بیٹھے ہیں تو وہ سجدے کی آیت آہستہ پڑھ لے کہ اور لوگ نہ سنیں تو کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے بلکہ بہتر یہی ہے کہ آہستہ پڑھے۔

بیمار کی نماز کا بیان

سوال: بیمار کے لئے کس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے؟

جواب: جبکہ بیمار میں بالکل کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا مرض کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکّر آکر گر جانے کا خوف ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدے کے ساتھ، اور نہیں کر سکتا تو رکوع سجدے کے اشاروں سے نماز پڑھ لے۔ رکوع اور سجدے کے اشارے سر جُھکا کر کرے اور رکوع کے اشارے سے سجدے کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے۔

سوال: اگر کوئی شخص پورا قیام نہیں کر سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اُس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اُس پر اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے۔

سوال: اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: لیٹے لیٹے نماز پڑھ لے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کی صورت یہ ہے کہ چت لیٹے اور پاؤں قبلے کی طرف کرے، لیکن پھیلانا نہیں چاہئے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے اور رکوع سجدے کے لئے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ صورت تو افضل ہے اور

جائز یہ بھی ہے کہ شمال کی جانب سر کر کے داہنی کروٹ پر یا جنوب کی جانب سر کر کے بائیں کروٹ پر لیٹے اور اشارے سے نماز پڑھ لے۔ ان دونوں صورتوں میں سے دائیں کروٹ پر لیٹنا اَفضل ہے۔

سوال: اگر بیمار میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مُؤخّر کرے، پھر اگر ایک رات دن سے زیادہ اُس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا بھی اس کے ذمّے نہیں، ہاں اگر ایک رات دن یا اس سے کم میں اُسے سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آ گئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اُس کے ذمہ لازم ہوگی۔

مسافر کی نماز کا بیان

سوال: کتنی دور کے سفر کا ارادہ کرنے سے آدمی مُسافر ہوتا ہے؟

جواب: شریعت میں مسافر اُس کو کہتے ہیں جو اتنی دور جانے کا ارادہ کر کے نکلے جہاں تین دن میں پہنچ سکے۔ تین دن میں پہنچنے سے یہ غرض نہیں کہ سارا دن چل کر تین دن میں پہنچے، بلکہ ہر روز صبح سے زوال تک چلنا مُعْتَبَر ہے اور چال سے درمیانی درجہ کی چال اور دن سے چھوٹے سے چھوٹا دن مراد ہے۔

سوال: درمیانی درجے کی چال سے کیا مراد ہے اور تین دن کی مسافت کتنے میل ہوتی ہے؟

جواب: درمیانی درجے کی چال سے پیدل آدمی کی چال مراد ہے اور ٹھیک بات

تو یہی ہے کہ تین منزل کی مَسافت معتبر ہے، لیکن آسانی کے لئے اڑتالیس (۴۸) میل کی مَسافت تین منزل کے برابر سمجھ لی گئی ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص ریل یا گھوڑا گاڑی یا موٹر پر اتنی دور کا ارادہ کر کے چلے جہاں پیدل آدمی تین دن میں پہنچتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ مسافر ہو گیا خواہ کتنی ہی جلدی پہنچ جائے۔

سوال: مسافر کی نماز میں کیا فرق ہو جاتا ہے؟

جواب: مسافر ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازیں بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھتا ہے اور فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنے حال پر رہتی ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

سوال: چار رکعتوں والی نمازوں کی دو رکعتیں پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: اُسے قصر کہتے ہیں۔

سوال: مسافر کس وقت سے قصر شروع کرے؟

جواب: جب اپنی بستی کی آبادی سے باہر نکل جائے اُس وقت سے قصر کرنے لگے۔

سوال: مسافر کب تک قصر کرے؟

جواب: جب تک سفر میں رہے اور کسی شہر یا قصبے یا گاؤں میں پہنچ کر وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرلے اُس وقت تک نماز قصر کرتا رہے، اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو نیت کرتے ہی پوری نماز پڑھنے لگے۔

سوال: اگر کسی جگہ دو چار دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا لیکن کام پورا نہ ہوا، پھر دو چار

دن کی نیت کر لی، پھر کام پورا نہ ہوا اور پھر دو چار دن کی نیت کر لی، اسی طرح پندرہ دن سے زیادہ گزر گئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک اِکٹھے پندرہ دن کی نیت نہ کرے نماز قصر پڑھنا چاہیے اور اسی حالت میں پندرہ دن سے زائد بھی گزر جائیں تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال: اگر مسافر چار رکعتوں والی نماز پوری پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دوسری رکعت پر قعدہ کر لیا ہے تو آخر میں سجدۂ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا اور بھولے سے ایسا ہو گیا تو گناہ بھی نہیں اور اس صورت میں دو رکعتیں فرض اور دو نفل ہو جائیں گی۔ لیکن اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو نمازِ فرض ادا نہ ہوگی، چاروں نفل ہو جائیں گی، فرض پھر دوبارہ پڑھے۔

سوال: اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: امام مقیم کی اقتدا کرنے سے مُقتدی مسافر کے ذمّے بھی چاروں رکعتیں فرض ہو جاتی ہیں۔

سوال: اگر امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: مسافر اپنی دو رکعتیں پوری کر کے سلام پھر دے اور سلام پھیرنے کے بعد مُقتدیوں سے کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کر لو، میں مسافر ہوں، مُقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں، لیکن اِن دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کریں۔

سوال: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: چلتی ریل اور جہاز پر نماز جائز ہے۔ اگر کھڑے ہوکر پڑھ سکے، چکّر کھانے یا گِرنے کا ڈر نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے اور کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر درمیانِ نماز میں ریل یا جہاز کے گھوم جانے سے نمازی کا منہ قبلے کی طرف نہ رہے تو فوراً قبلے کی طرف پھر جانا چاہیے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔

جمعہ کی نماز کا بیان

سوال: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: جمعہ کی نماز فرض ہے بلکہ ظہر کی نماز سے اُس کی تاکید زیادہ ہے، جمعہ کے دن ظہر کی نماز نہیں ہے، جمعہ کی نماز اُس کے قائم مقام کردی گئی ہے۔

سوال: کیا جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر فرض ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز آزاد بالغ، سمجھ دار، تندرست، مقیم مردوں پر فرض ہے۔ پس نابالغ بچوں اور غلاموں اور دیوانوں اور بیماروں، اندھوں، اپاہجوں اور اسی طرح کے عذروالوں، اور مسافروں اور عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں۔

سوال: اگر مسافر یا اندھے یا اپاہج یا عورتیں یا بیمار جمعہ کی نماز میں شریک ہوجائیں تو ان کی نماز درست ہوجائے گی یا نہیں؟

جواب: ہاں! درست ہوجائے گی اور ظہر کی نماز اُن کے ذمّے سے ساقط ہوجائیگی۔

سوال: نمازِ جمعہ صحیح ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: جمعہ کی نماز صحیح ہونے کی کئی شرطیں ہیں: اوّل شہر یا شہر کے قائم مقام بڑے گاؤں یا قصبے میں ہونا، اسی طرح شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اُس کے ساتھ مُتعلّق ہوں، مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے۔ چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں۔

دوسری شرط: ظہر کا وقت ہونا۔

تیسری شرط: نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا۔

چوتھی شرط: جماعت اور پانچویں شرط اذنِ عام ہے؛ یہ پانچوں شرطیں پائی جائیں جب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی۔

سوال: خُطبہ پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب: نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے اور اس کے سامنے مؤذِّن اذان کہے، جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے، پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے، پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے، جب دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اُتر کر محراب کے سامنے کھڑا ہو جائے اور مؤذِّن تکبیر کہے، پھر حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ نماز ادا کریں۔

سوال: خُطبہ کی اذان کس جگہ ہونی چاہئے؟

جواب: خطیب کے سامنے ہونی چاہئے، چاہے منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد، مسجد میں ہو یا باہر، ہر طرح جائز ہے۔

سوال: خطبہ اردو زبان میں پڑھنا یا اردو کے شعر خطبے میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عربی زبان کے سوا ہر زبان میں خطبہ مکروہ ہے، لیکن فرضِ خطبہ ادا ہو جاتا ہے، البتہ ثواب میں نقصان آ جاتا ہے۔

سوال: خطبہ ہوتے وقت کیا کیا کام ناجائز ہیں؟

جواب: باتیں کرنا، نمازِ سنّت یا نفل شروع کرنا، کھانا پینا، کسی بات کا جواب دینا، قرآنِ مجید وغیرہ پڑھنا، غرض جو کام کہ خطبہ سننے میں نقصان پیدا کریں سب مکروہ ہیں اور جس وقت سے کہ امام خطبہ پڑھنے کے ارادے سے چلے اسی وقت سے یہ سب باتیں مکروہ ہیں۔

سوال: نمازِ جمعہ کے لئے جماعت شرط ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین آدمی ہونے ضروری ہیں۔ اگر تین آدمی نہ ہوں گے تو جمعہ کی نماز صحیح نہ ہوگی۔

سوال: اِذنِ عام سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِذن کے معنی اجازت کے ہیں۔ اذنِ عام سے مطلب یہ ہے کہ سب کو اجازت ہو، جو چاہے آکر نماز میں شریک ہو سکے، ایسی جگہ جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوتی کہ وہاں خاص لوگ آ سکتے ہوں اور ہر شخص کو آنے کی اجازت نہ ہو۔

سوال: جمعہ کی فرض نماز کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب: دو رکعتیں ہیں، چاہے شروع نماز سے شریک ہو، چاہے ایک رکعت یا اخیر قعدے میں شریک ہو دو رکعتیں ہی پوری کر لے۔

نمازِ عیدین کا بیان

سوال: عید کے دن کیا کیا کام سنّت یا مُستحب ہیں؟

جواب: غسل اور مسواک کرنا، اپنے لباس میں سے اچھا لباس پہننا، خوشبو لگانا، اور عیدُ الفِطر میں جانے سے پہلے کھجوریں یا کوئی میٹھی چیز کھانا اور صدقۂ فطر ادا کر کے جانا اور عیدُ الاَضحیٰ میں نماز کے بعد آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھانا، عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا، پیدل جانا، ایک راستہ سے جانا اور دوسرے سے واپس آنا، عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نہ پڑھنا۔

سوال: عیدُ الفِطر کو جاتے ہوئے راستہ میں تکبیر کہنا کیسا ہے؟

جواب: عیدُ الفطر میں اگر آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا جائے تو مضائقہ نہیں اور عیدُ الاضحیٰ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا مستحب ہے۔

سوال: عید کی نماز واجب ہے یا سنّت؟

جواب: دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں، اور جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے انہیں پر عید کی نماز واجب ہے، اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں، مگر عیدین کی نماز کا وقت زوال سے پہلے ختم ہو جاتا ہے اور عید کا خطبہ نہ تو فرض ہے اور نہ نماز سے پہلے ہے، بلکہ نماز کے بعد خطبہ پڑھنا سنّت ہے۔

سوال: عیدین کی نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں اور کس ترکیب سے پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دونوں عیدوں کی نماز دو رکعت ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں۔ پہلے نیت اس طرح کرے کہ میں عیدُ الفطر یا عیدُ الاضحیٰ کی واجب نماز مع چھ زائد تکبیروں کے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر تکبیرِ تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑ دیں، پھر دوسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں، پھر تیسری بار ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور ہاتھ باندھ لیں۔ پھر امام تعوُّذ و تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ دوسری رکعت کیلئے جب کھڑے ہوں تو امام پہلے قراءت کرے، قراءت سے فارغ ہوکر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر دوسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تیسری تکبیر کہیں اور ہاتھ چھوڑ دیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائیں اور قاعدے کے مُوافق نماز پوری کریں۔

پھر امام کھڑے ہوکر خطبہ پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سُنیں۔ عیدین میں بھی جمعہ کی طرح دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

سوال: عیدالاضحیٰ کے خاص احکام کیا ہیں؟

جواب: راستہ میں زور سے تکبیر کہتے ہوئے جانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، تکبیراتِ تَشْرِیق واجب ہونا۔

سوال: تکبیراتِ تشریق سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایّامِ تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیریں کہی جاتی ہیں، انہیں تکبیراتِ تشریق کہتے ہیں۔

سوال: ایّامِ تشریق کون کون سے ہیں؟

جواب: ایّامِ تشریق تین دن کا نام ہے: ماہ ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کو ایّامِ تشریق کہتے ہیں۔

سوال: تکبیراتِ تشریق کب سے کب تک واجب ہیں؟

جواب: یومِ عَرَفہ، یومِ نَحْر اور تین دن ایّامِ تشریق کے، کل پانچ دن کہی جاتی ہیں۔ یومِ عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو اور یومِ نحر دسویں تاریخ کو کہتے ہیں۔ نویں تاریخ کو نمازِ فجر کے بعد سے تکبیر شروع ہوتی ہے اور پھر ہر فرض نماز کے بعد تیرھویں تاریخ کی عصر تک تکبیر کہنا واجب ہے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی آواز سے تکبیر کہنا چاہئے، البتہ عورتیں آواز سے نہ کہیں، اگر امام بھول جائے جب بھی مُقتدی ضرور کہیں۔

سوال: تکبیر تشریق کیا ہے اور کتنی مرتبہ پڑھنی واجب ہے؟

جواب: تکبیرِ تشرق یہ ہے: ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ“ اور اسے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔

☆ ☆ ☆

جنازے کی نماز کا بیان

سوال: میّت کی نماز فرض ہے یا واجب یا سنت؟

جواب: میّت کی نماز فرضِ کفایہ ہے۔ اگر ایک دو آدمی بھی پڑھ لیں تو سب کے ذمّے سے فرض ساقط ہو جائیگا اور کسی نے بھی نہیں پڑھی تو سب گنہگار ہونگے۔

سوال: جنازے کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: اوّل میّت کا مسلمان ہونا۔ دوسرے میّت کا پاک ہونا۔ تیسرے اُس کے کفن کا پاک ہونا۔ چوتھے ستر کا ڈھکا ہوا ہونا۔ پانچویں میّت کا نماز پڑھنے والے کے سامنے رکھا ہوا ہونا۔

یہ شرطیں تو میّت کے متعلق تھیں اور نماز پڑھنے والے کے لئے سوائے وقت کے باقی تمام وہی شرطیں ہیں جو نماز کی شرائط میں تم پڑھ چکے ہو۔

سوال: نمازِ جنازہ کی پوری ترکیب کیا ہے؟

جواب: اوّل نماز کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہوں، اگر آدمی زیادہ ہوں تو تین یا پانچ یا سات صفیں بنانا بہتر ہے۔ جب صفیں درست ہو جائیں تو نمازِ جنازہ کی نیت اس طرح کرو کہ میں خدا کے واسطے اس جنازہ کی نماز اس میّت کی دعائے مغفرت کیلئے اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں، ثنا میں تَعَالٰی جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ بھی کہہ لیں تو بہتر ہے۔ پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے

دوسری تکبیر کہیں اور دونوں درود جو نماز کے قعدۂ اخیرہ میں پڑھے جاتے ہیں امام اور مقتدی سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔ پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو امام اور مقتدی آہستہ آہستہ یہ عربی دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

اے اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں اور حاضروں اور غائبوں اور چھوٹوں اور بڑوں اور مَردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے خدا! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے وفات دے اُسے ایمان پر وفات دے۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

اے اللہ! اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور اسکی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

اور اگر جنازہ نابالغہ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

اے اللہ! اس بچی کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والی بنا اور اسکی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اسکو ہماری شفاعت کرنیوالی اور شفاعت قبول کی گئی بنا۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے چوتھی تکبیر کہیں اور پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیریں۔

سوال: نمازِ جنازہ سے فارغ ہوکر کیا کریں؟

جواب: نماز سے فارغ ہوتے ہی جنازے کو اٹھا کر لے چلیں، چلتے وقت اگر کلمہ شریف وغیرہ پڑھیں تو دل میں پڑھیں، آواز سے پڑھنا مکروہ ہے۔ میّت کی پہلی منزل یعنی قبر اور حساب کتاب اور دنیا کی بے اعتباری کا دھیان کریں اور دل میں میّت کے لئے مغفرت اور آسانی کی دعا کرتے رہیں۔ پھر قبرستان میں پہنچ کر میّت کو دفن کریں۔

اِسلامی فرائض میں سے روزے کا بیان

سوال: روزہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور نفسانی خواہش پوری کرنے کو چھوڑ دینے کا نام روزہ ہے۔
روزے کو صوم اور صیام اور روزہ کھولنے کو افطار کہتے ہیں۔

سوال: روزے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: روزے کی آٹھ قسمیں ہیں۔
(۱) فرضِ مُعَیَّن۔ (۲) فرضِ غیر مُعَیَّن۔ (۳) واجب مُعَیَّن۔
(۴) واجب غیر مُعَیَّن۔ (۵) سنّت۔ (۶) نفل۔ (۷) مکروہ۔ (۸) حَرام۔

سوال: فرضِ مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان شریف کے روزے فرضِ مُعَیَّن ہیں۔

سوال: فرضِ غیر مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: اگر کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر رمضان شریف کے روزے چھوٹ جائیں تو اُن کی قضا کے روزے فرضِ غیر مُعَیَّن ہیں۔

سوال: واجب مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: نذرِ مُعَیَّن یعنی کسی خاص دن یا خاص تاریخوں کے روزے رکھنے کی منّت ماننے سے اُس دن یا اُن تاریخوں کے روزے واجب ہوجاتے ہیں، جیسے کسی نے منّت مانی کہ اگر میں امتحان میں پاس ہوگیا تو خدا کے واسطے رجب کی پہلی تاریخ کا روزہ رکھوں گا۔

سوال: واجبِ غیر مُعَیَّن کون سے روزے ہیں؟

جواب: کفّاروں کے روزے اور نذرِ غیرِ مُعَیَّن کے روزے واجبِ غیر مُعَیَّن ہیں، مثلاً کسی نے منّت مانی کہ اگر میں اوّل نمبر پاس ہوا تو خدا کے واسطے تین روزے رکھوں گا۔

سوال: کون سے روزے سنّت ہیں؟

جواب: روزوں میں سنّتِ مؤکّدہ کوئی روزہ نہیں، لیکن جن دنوں کے روزے حضور رسولِ کریم ﷺ سے رکھنے یا اُن کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنّت کہتے ہیں، جیسے عاشورے کے دو روزے یعنی مُحرّم کی نویں اور دسویں تاریخ کے روزے (عاشورا مُحرّم کی دسویں تاریخ کا نام ہے) اور عرفہ یعنی

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کا روزہ اور ایامِ بیض یعنی ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخوں کے روزے۔

سوال: مُستحب کون سے روزے ہیں؟

جواب: فرض اور واجب اور سنت روزوں کے بعد تمام روزے مُستحب ہیں، لیکن بعض روزے ایسے ہیں کہ اُن میں ثواب زیادہ ہے جیسے شوّال میں چھ روزے، ماہِ شعبان کی پندرھویں تاریخ کا روزہ، جمعہ کے دن کا روزہ، پیر کے دن کا روزہ، جمعرات کے دن کا روزہ۔

سوال: مکروہ کون سے روزے ہیں؟

جواب: صرف سنیچر کے دن کا روزہ، صرف عاشورے یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نوروز[1] کے دن کا روزہ۔ عورت کو بغیر اجازتِ خاوند کے نفلی روزہ رکھنا۔

سوال: کونسے روزے حرام ہیں؟

جواب: سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں: عیدُ الفِطر اور عیدُ الاَضحٰی کے دو روزے اور ایامِ تشریق کے تین روزے۔ ایّامِ تشریق ذی الحجہ کی گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تاریخوں کا نام ہے۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

سوال: رمضان شریف کے روزوں کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رمضان شریف کے روزوں کا بہت بڑا ثواب ہے اور بہت سی فضیلتیں حدیث شریف میں آئی ہیں، مثلاً حضور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو

(۱) نوروز: سال کا پہلا دن۔

شخص خاص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے رمضان شریف کے روزے رکھے تو اُس کے پچھلے سب گناہ مُعاف ہوجائیں گے۔ دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بھبک (بُو) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔ تیسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اُس کی جزا دوں گا۔ اسی طرح اور بھی بہت سی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں۔

سوال: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

جواب: ہر مسلمان عاقل، بالغ مرد عورت پر فرض ہیں۔ اُن کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق ہے۔

اگرچہ نابالغ پر نماز روزہ فرض نہیں، لیکن عادت ڈالنے کے لئے بلوغ سے پہلے ہی روزہ رکھوانے اور نماز پڑھوانے کا حکم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ سات برس کا ہوجائے تو نماز کا اُسے حکم کرو اور جب دس برس کا ہوجائے تو اُسے نماز کے لئے (اگر ضرورت ہو تو) مارنا بھی چاہئے۔ اسی طرح جب روزہ رکھنے کی طاقت ہوجائے تو جتنے روزے رکھ سکتا ہو اُتنے روزے اُس سے رکھوانے چاہئیں۔

سوال: وہ کون کونسے عذر ہیں جن سے روزہ نہ رکھنا جائز ہوجاتا ہے؟

جواب: (۱) سفر یعنی مسافر کو حالتِ سفر میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن اگر سفر میں مَشقّت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ (۲) مرض یعنی ایسی بیماری جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۳) بہت بڈّھا ہونا۔ (۴) حاملہ ہونا، جب کہ عورت کو یا حمل کو روزے سے نقصان پہنچنے کا گمانِ غالب ہو۔ (۵) دودھ پلانا، جب کہ دودھ پلانے والی کو یا بچے کو روزے سے نقصان پہنچتا ہو۔ (۶) روزے سے اس قدر بھوک پیاس کا غلبہ ہو کہ جان نکل جانے کا اندیشہ ہو جائے۔

(۷) اور حیض ونفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

چاند دیکھنے اور گواہی کا بیان

سوال: رمضان شریف کا چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: شعبان کی انتیسویں[۲۹] تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھنا، یعنی دیکھنے کی کوشش کرنا اور مَطلع پر ڈھونڈنا واجب ہے اور رجب کی انتیسویں تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کا حساب ٹھیک معلوم رہے۔ اگر شعبان کی انتیسویں تاریخ کو رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے تو صبح کو روزہ رکھو اور چاند نظر نہ آئے اور مطلع صاف تھا تو صبح کو روزہ نہ رکھو اور اگر مطلع پر اَبر یا غبار تھا تو صبح کو دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہئے۔ اگر اُس وقت تک کہیں سے چاند دیکھے جانے کی خبر مُعتبر طریقے سے آجائے تو روزے کی نیت کرلو۔ اور نہیں تو اب کھاؤ پیو، لیکن انتیس[۲۹] شعبان کو چاند نہ ہونے کی صورت میں صبح کے روزے کی اس طرح نیت کرنا کہ چاند ہو گیا ہوگا تو رمضان کا روزہ، نہیں تو نفل کا ہو جائے گا، مکروہ ہے۔

سوال: رمضان شریف کے چاند کے لئے مُعتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: اگر مطلع صاف نہ ہو مثلاً ابر یا غبار وغیرہ ہو تو رمضان شریف کے چاند کے لئے ایک دیندار پرہیز گار سچّے آدمی کی گواہی مُعتبر ہے، چاہے مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، اسی طرح جس شخص کا فاسق ہونا ظاہر نہیں اور ظاہر میں دیندار پرہیز گار معلوم ہوتا ہو اُس کی گواہی بھی مُعتبر ہے۔

سوال: عید کے چاند کے لئے مُعتبر شہادت کیا ہے؟

جواب: مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کے چاند کے لئے دو پرہیز گار سچّے مَردوں یا اسی طرح کے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی شرط ہے۔

سوال: اگر مطلع صاف ہو تو پھر کتنے آدمیوں کی شہادت معتبر ہوگی؟

جواب: اگر مطلع صاف ہو تو رمضان شریف اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے کم از کم اتنے آدمیوں کی گواہی ضروری ہے کہ اُتنے آدمیوں کے جھوٹ بولنے اور بناوٹی بات کہنے کا دل کو یقین نہ ہو سکے، بلکہ اُن کی گواہی سے دل کو چاند دیکھے جانے کا گمانِ غالب ہو جائے۔

سوال: اگر کسی دور کے شہر سے چاند دیکھنے کی خبر آئے تو مُعتبر ہوگی یا نہیں؟

جواب: چاہے کتنی ہی دور سے خبر آئے معتبر ہے، مثلاً برہما والوں نے چاند نہیں دیکھا اور کسی بمبئی کے شخص نے اُن کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو ان پر ایک روزہ کی قضا لازم ہوگی۔ ہاں شرط یہ ہے کہ خبر ایسے طریقے سے آئے جسکا شریعت میں اعتبار ہے، تار کی خبر معتبر نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا اور اُس کی گواہی قبول نہیں کی گئی

اور اس کے علاوہ اور کسی نے چاند نہیں دیکھا، نہ روزے رکھے گئے تو اُس شخص پر روزہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! اُس پر روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر اُس کے حساب سے تیس روزے پورے ہوجائیں اور عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو یہ شخص اور لوگوں کے ساتھ اکتیسواں روزہ بھی رکھے۔

نیّت کا بیان

سوال: کیا روزے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب: ہاں! روزے کے لئے نیت کرنا شرط ہے۔ اگر اتفاقی طور پر صبحِ صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور صحبت سے بچا رہا، لیکن روزہ کی نیت نہیں تھی تو روزہ نہ ہوگا۔

سوال: نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

جواب: رمضان شریف اور نذرِ معیّن اور سنّت اور نفل روزوں کی نیت رات سے کرے یا صبح کو آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔ دن سے مراد شرعی دن ہے جو صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک کا نام ہے، مثلاً اگر چار بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے آفتاب غروب ہو تو شرعی دن چودہ گھنٹے کا ہوا اور آدھا دن گیارہ بجے ہوا تو گیارہ بجے سے پہلے پہلے نیت کرلینی ضروری ہے۔

اور قضائے رمضان اور کفارے اور نذرِ غیر مُعیّن کی نیت صبح صادق سے پہلے کرلینی ضروری ہے۔

سوال: نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب: رمضان شریف اور نذرِ معیَّن اور سنت اور نفل روزوں کی نیت میں تو چاہے خاص اُن روزوں کا قصد کرے یا صرف یہ ارادہ کرلے کہ روزہ رکھتا ہوں یا نفل روزے کی نیت کرے۔ بہر صورت رمضان میں رمضان کا روزہ اور نذرِ معیّن کے دن نذر کا روزہ اور باقی دنوں میں سنّت یا نفل کا روزہ ہوجائے گا اور نذرِ غیر مُعیّن اور کفاروں اور قضائے رمضان کی نیت میں خاص اُن روزوں کا قصد کرنا ضروری ہے۔

سوال: نیت زبان سے کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: نیت قصد اور ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ دل سے ارادہ کرلینا کافی ہے، زبان سے کہہ لے تو بہتر ہے، نہ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

روزے کے مُستحَبّات کا بیان

سوال: روزے کے مُستحَبّات کیا کیا ہیں؟

جواب: (۱) سحری کھانا۔ (۲) رات سے نیت کرنا۔ (۳) سحری آخری وقت میں کھانا، بشرطیکہ صبحِ صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہوجائے۔ (۴) افطار میں جلدی کرنا، جبکہ آفتاب کے غروب نہ ہونے کا شبہ نہ رہے۔ (۵) غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ بُری باتوں سے بچنا۔ (۶) چھوہارے یا کھجور سے، اور یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

سوال: سحری کسے کہتے ہیں اور اُس کا وقت کیا ہے؟

جواب: سحری اخیر رات میں صبحِ صادق سے پہلے کچھ کھانے پینے کو کہتے ہیں۔ رات کا آخری حصّہ صبحِ صادق سے پہلے پہلے اُس کا وقت ہے۔ سحری کھانا سنّت ہے اور اس کا بہت ثواب ہے۔ بھوک نہ ہو تو ایک دو لقمے ہی کھا لینے چاہئیں۔

روزے کے مکْروہات کا بیان

سوال: روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: (۱) گوند چبانا یا کوئی اور چیز منہ میں ڈالے رکھنا۔ (۲) کوئی چیز چکھنا، ہاں جس عورت کا خاوند سخت اور بد مزاج ہو اُسے زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لینا جائز ہے۔ (۳) استنجے میں زیادہ پاؤں پھیلا کر بیٹھنا اور کُلّی یا ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔ (۴) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا۔ (۵) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی گلوچ کرنا۔ (۶) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا۔ (۷) نہانے کی حاجت ہو جائے تو غسل کو قصداً صبحِ صادق کے بعد تک مؤخر کرنا۔ (۸) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت مانجھنا۔

سوال: کن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا؟

جواب: (۱) سرمہ لگانا۔ (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا۔ (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا، اگرچہ تازی جڑ یا تر شاخ کی ہو۔ (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔ (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا۔ (۸) اپنا تھوک نگلنا۔ (۹) بلا قصد مکھی یا دھوئیں کا

حلق سے اُتر جانا۔ ان تمام چیزوں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

روزے کے مُفسِدات کا بیان

سوال: مُفسِدات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مفسدات اُن باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

سوال: جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ کیا کیا ہیں؟

جواب: کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اُتر گئی۔ (۲) روزہ یاد تھا اور کُلی کرتے وقت بلا قصد حلق میں پانی اُتر گیا۔ (۳) قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا لی۔ (۴) قصداً منہ بھر کے قے کر ڈالی۔ (۵) کنکری یا پتھر کا ٹکڑا یا گٹھلی یا مٹی یا کاغذ کا ٹکڑا قصداً نگل لیا۔ (۶) دانتوں میں رہی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر جب کہ وہ چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اگر منہ سے باہر نکال کر پھر نگل لیا تو چاہے چنے سے کم ہو یا زیادہ روزہ ٹوٹ گیا۔ (۷) کان میں تیل ڈالا۔ (۸) ناس لیا۔ (۹) دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لیا جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔ (۱۰) بھولے سے کچھ کھا پی لیا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھایا پیا۔ (۱۱) یہ سمجھ کر کہ ابھی صبحِ صادق نہیں ہوئی سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ (۱۲) رمضان شریف کے سوا اور دنوں میں کوئی روزہ قصداً توڑ ڈالا۔ (۱۳) ابر یا غبار کی وجہ

سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا حالانکہ ابھی دن باقی تھا، ان سب صورتوں میں صرف اُن روزوں کی قضا رکھنی پڑے گی جن میں اِن باتوں میں سے کوئی بات پیش آئی ہے۔

سوال: کن صورتوں میں قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہوتے ہیں؟

جواب: رمضان شریف کے مہینے میں روزہ رکھ کر (۱) ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذّت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے قصداً کھا پی لی۔ (۲) قصداً صحبت کر لی۔ (۳) فَصد کھلوائی یا سُرمہ لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا تو ان صورتوں میں قضا اور کفّارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال: رمضان شریف کے مہینے میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تو پھر اُسے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! بلکہ اُس کو لازم ہے کہ شام تک کھانے پینے وغیرہ سے رُکا رہے۔ اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آ جائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا حیض ونفاس والی عورت پاک ہو جائے یا مجنون تندرست ہو جائے تو اُن لوگوں کو بھی باقی دن میں شام تک روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

سوال: رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کو توڑنے سے کفّارہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: کفّارہ صرف رمضان شریف کے مہینے میں فرض روزہ توڑنے سے واجب ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے سے چاہے وہ رمضان کی قضا کے روزے ہوں، کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

روزے کی قضا کا بیان

سوال: روزے کی قضا واجب ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: (۱) بلا عذر فرض یا واجب معیَّن کے روزے نہیں رکھے۔ (۲) کسی عذر کی وجہ سے کچھ روزے چھوٹ گئے۔ (۳) روزہ رکھ کر کسی وجہ سے توڑ دیا یا ٹوٹ گیا تو ان روزوں کی قضا رکھنا فرض ہے۔

سوال: قضا کب رکھنی چاہئے؟

جواب: جب وقت ملے تو جس قدر جلدی رکھ سکے رکھ لینا بہتر ہے، بلا وجہ دیر کرنا بُری بات ہے۔

سوال: قضا روزے لگاتار رکھنے ضروری ہیں یا نہیں؟

جواب: چاہے لگاتار رکھے چاہے درمیان میں فاصلہ کرکے، دونوں طرح جائز ہیں۔

سوال: اگر پہلے رمضان کے روزے ابھی قضا رکھنے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آ گیا تو کیا کرے؟

جواب: اب اِس رمضان کے روزے رکھے اور رمضان کے بعد پہلے روزوں کی قضا رکھے۔

سوال: نفلی روزہ رکھ کر توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُس کی قضا رکھنا واجب ہے، کیونکہ نفلی نماز اور نفلی روزہ شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتے ہیں۔

سوال: اگر قضا روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کیا کرے؟

جواب: اگر اتنا بڈھا (بوڑھا) ہوگیا ہے کہ روزہ نہیں رکھ سکتا اور آئندہ طاقت آنے کی امید نہیں رہی یا ایسا بیمار ہے کہ صحت پانے کی اُمید جاتی رہی تو ان صورتوں میں روزوں کا فدیہ دے دینا جائز ہے۔

سوال: روزوں کا فِدیہ کیا ہے؟

جواب: ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو یا ان میں سے کسی کی قیمت یا ان کی قیمت کے برابر کوئی اور غلہ مثلاً چاول، باجرہ جوار وغیرہ۔

اور ہر فرض اور واجب نماز کے فدیہ کی بھی یہی مقدار ہے، مگر نماز جب تک سر کے اشارے سے بھی پڑھ سکتا ہو اُس وقت تک تو اشارے سے نماز ادا کرنا فرض ہے اور جب اشارہ بھی نہ کر سکے اور اسی حال میں انتقال ہو جائے یا چھ[۶] نمازوں کا وقت گزر جائے تو اس حالت کی نماز فرض نہیں۔ پس نماز کا فدیہ دینے کی یہی صورت ہے کہ اگر نماز پڑھنے کی طاقت ہونے کے زمانے کی نمازیں قضا ہوگئیں اور بغیر اَدا کئے ہوئے انتقال ہوگیا تو ان نمازوں کا فدیہ دیا جا سکتا ہے۔

سوال: ایک شخص کے ذمّے کچھ روزے قضا تھے، اس کا انتقال ہوگیا تو اُس کی طرف سے کوئی آدمی روزے رکھ لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! یعنی اس مرنے والے کے ذمّے سے روزے نہ اُتریں گے، ہاں وارث فدیہ دیدیں تو جائز ہے۔

☆ ☆ ☆

کفّارے کا بیان

سوال: روزہ توڑنے کا کفّارہ کیا ہے؟

جواب: کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے لیکن اِن ملکوں میں غلام نہیں ہیں، اس لئے یہاں صرف دو صورتوں سے کفارہ دیا جا سکتا ہے: اوّل یہ کہ دو مہینے کے لگاتار روزے رکھے۔ دوسرے یہ کہ اگر دو مہینے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو فی آدمی پونے دو سیر گیہوں یا ان کی قیمت یا قیمت کے برابر چاول، باجرہ، جوار دیدے (سیر سے انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن مراد ہے)۔

سوال: ساٹھ مسکینوں کا غلّہ مثلاً دو من پچیس سیر گیہوں ایک مسکین کو دے دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایک مسکین کو ہر روز ایک دن کا غلّہ (پونے دو سیر گیہوں) دیا جائے یا اُسے ساٹھ دن تک دونوں وقت کھانا کھلا دیا جائے تو جائز ہے، لیکن اگر اُسے ایک دن میں ایک دن سے زیادہ کا غلّہ یا قیمت دی جائے تو ایک دن کا صحیح ہوگا اور ایک دن سے جس قدر زیادہ دیا ہے اُس کا کفّارہ میں شمار نہ ہوگا۔

سوال: اگر ایک مسکین کو پونے دو سیر سے کم دیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! بلکہ کفارے میں ایک مسکین کو پونے دو سیر گیہوں یعنی ایک دن

کے غلّے کے مقدار سے کم دینا یا ایک دن میں ایک دن کی مقدار سے زیادہ دینا ناجائز ہے۔

سوال: اگر ایک رمضان کے کئی روزے توڑ ڈالے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔

اِعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف کسے کہتے ہیں؟

جواب: اعتکاف اُسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا کے گھر (یعنی مسجد) میں ٹھہرے رہنے کو عبادت سمجھ کر اس کی نیت سے ایسی مسجد میں جس میں جماعت ہوتی ہے ٹھہرا رہے۔

سوال: صرف مسجد میں ٹھہرا رہنا کیوں عبادت ہے؟

جواب: جب کہ انسان اپنا سیر تماشا، چلنا پھرنا، کام کاج چھوڑ کر مسجد میں ٹھہرا رہے اور اس ٹھہرے رہنے سے خدا تعالیٰ کی رضا مندی مقصود ہو تو اس کا عبادت ہونا ظاہر ہے۔

سوال: عورت کہاں اعتکاف کرے؟

جواب: اپنے گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہو، اعتکاف کی نیت کر کے اسی جگہ پر ہر وقت رہا کرے۔ پائخانہ پیشاب کے علاوہ اور کسی کام کے لئے اُس جگہ سے اٹھ کر مکان کے صحن یا کسی دوسرے حصے میں نہ جائے، اور گھر میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف شروع کرنے سے پہلے ایسی جگہ بنالے اور پھر اُس جگہ اعتکاف کرے۔

سوال: اعتکاف کے کچھ فائدے بیان کرو؟

جواب: اعتکاف میں یہ فائدے ہیں: (۱) اعتکاف کرنے والا گویا اپنے تمام بدن اور تمام وقت کو خدا کی عبادت کے لئے وقف کردیتا ہے۔ (۲) دنیا کے جھگڑوں اور بہت سے گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ (۳) اعتکاف کی حالت میں اُسے ہر وقت نماز کا ثواب ملتا ہے، کیونکہ اعتکاف سے اصل مقصود یہی ہے کہ معتکف ہر وقت نماز اور جماعت کے اِنتظار اور اِشتیاق میں بیٹھا رہے۔ (۴) اعتکاف کی حالت میں مُعتکف فرشتوں کی مشابہت پیدا کرتا ہے کہ ان کی طرح ہر وقت عبادت اور تسبیح وتقدیس میں رہتا ہے۔ (۵) مسجد چونکہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے، اس لئے اعتکاف میں مُعتکف خدا تعالیٰ کا پڑوسی بلکہ اسکے گھر میں مہمان ہوتا ہے۔

سوال: اعتکاف کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین قسمیں ہیں: واجب، سنّتِ مؤکّدہ، مُستحب۔

سوال: اعتکافِ واجب کونسا ہے؟

جواب: نذر کا اعتکاف واجب ہے، مثلاً کسی نے منّت مان لی کہ میں خدا کے واسطے تین روز کا اعتکاف کروں گا یا اس طرح کہا کہ اگر میرا فلاں کام ہوگیا تو خدا کے واسطے دو روز کا اعتکاف کروں گا۔

سوال: سنّتِ مؤکّدہ کون سا اعتکاف ہے؟

جواب: رمضان شریف کے عشرۂ اخیرہ یعنی آخری دس روز کا اعتکاف سنّت مؤکدہ ہے۔ اس کی ابتداء بیس تاریخ کی شام یعنی غروبِ آفتاب کے وقت

سے ہوتی ہے اور عید کا چاند دیکھتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ چاند چاہے انتیس تاریخ کا ہو یا تیس کا، دونوں صورتوں میں سنّت ادا ہو جائے گی۔ یہ اعتکاف سنّت مؤکّدہ علَی الْکِفَایہ ہے، یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمّہ سے ادا ہو جاتا ہے۔

سوال: مستحب کونسا اعتکاف ہے؟

جواب: واجب اور سنّتِ مؤکّدہ کے علاوہ سب اعتکاف مُستحب ہیں اور سال کے تمام دنوں میں اعتکاف جائز ہے۔

سوال: اعتکاف درست ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

جواب: مسلمان ہونا، حدثِ اکبر اور حیض و نفاس سے پاک ہونا، عاقل ہونا، نیت کرنا، مسجدِ جماعت میں اعتکاف کرنا، یہ باتیں تو ہر قسم کے اعتکاف کے لئے شرط ہیں اور اعتکافِ واجب کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

مُستحبّاتِ اِعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مُستحب ہیں؟

جواب: نیک اور اچھی باتیں کرنا، قرآن شریف کی تلاوت کرنا، درود شریف پڑھتے رہنا، علومِ دینیہ پڑھنا پڑھانا، وعظ و نصیحت کرنا، جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

اوقاتِ اعتکاف کا بیان

سوال: کم سے کم کتنے وقت کا اعتکاف ہوتا ہے؟

جواب: اعتکافِ واجب کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے اس کا وقت کم از کم

ایک دن ہے۔ پس ایک دن سے کم مثلاً دو چار گھنٹے یا رات کے اعتکاف کی منّت ماننا صحیح نہیں۔

اور جو اعتکاف کہ سنّتِ مؤکّدہ ہے اُس کا وقت رمضان شریف کا عشرۂ اخیرہ ہے اور اعتکافِ نفل کے لئے وقت کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے، یعنی نفلی اعتکاف دس پانچ منٹ کا بھی ہوسکتا ہے۔ اگر مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرلیا کرے تو روزانہ بہت سے اعتکافوں کا ثواب مل جائے۔

اعتکاف میں جو باتیں جائز ہیں اُن کا بیان

سوال: معتکف کو مسجد سے نکلنا کن عذروں سے جائز ہے؟

جواب: پائخانہ پیشاب کیلئے نکلنا، غسلِ فرض کیلئے نکلنا، جمعہ کی نماز کے لئے زوال کے وقت یا اتنی دیر پہلے نکلنا کہ جامع مسجد پہنچ کر خطبہ سے پہلے چار سنّتیں پڑھ سکے۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ پر خارج مسجد جانا۔

سوال: پائخانہ پیشاب کے لئے کتنی دور جانا جائز ہے؟

جواب: اپنے مکان تک جانا خواہ وہ کتنی ہی دور ہو جائز ہے۔ ہاں اگر اسکے دو مکان ہیں: ایک اعتکاف کی جگہ سے قریب ہے اور دوسرا دور ہے تو قریب والے میں قضائے حاجت کرنا ضروری ہے۔

سوال: نمازِ جنازہ کے لئے معتکف کو مسجد سے نکلنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اُس نے اعتکاف کی نیت کرتے وقت یہ نیت کرلی تھی کہ نمازِ جنازہ

کے لئے جاؤں گا تو جائز ہے اور نیت نہیں کی تھی تو جائز نہیں۔

سوال: اور کیا کیا باتیں اعتکاف میں جائز ہیں؟

جواب: مسجد میں کھانا پینا، سونا، کوئی حاجت کی چیز خریدنا بشرطیکہ وہ چیز مسجد میں نہ ہو اور نکاح کرنا جائز ہے۔

مکْرُوہات ومُفْسِدَات اعتکاف کا بیان

سوال: اعتکاف میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

جواب: بالکل خاموشی اختیار کرنا اور اُسے عبادت سمجھنا، سامان مسجد میں لاکر بیچنا یا خریدنا، لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

سوال: کن چیزوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔ حالتِ اعتکاف میں صحبت کرنا، کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا، جیسے پائخانہ کے لئے گیا اور پائخانہ سے فارغ ہو کر بھی گھر میں کچھ دیر ٹھہرا رہا، بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکلنا؛ ان سب صورتوں میں اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

سوال: اعتکاف فاسد ہو جائے تو اُس کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اعتکافِ واجب کی قضا واجب ہے، سنّت اور نفل کی قضا واجب نہیں۔

———☆———☆———☆———

نذر یعنی منّت ماننے کا بیان

سوال: منّت ماننا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے اور منّت مان کر اُس کو پورا کرنا واجب ہے۔

سوال: کیا ہر منّت کا پورا کرنا واجب ہے؟

جواب: جو منت خلافِ شرع بات کی نہ ہو اور اُس کی شرطیں پائی جائیں، اُس کا پورا کرنا واجب ہے اور جو منت خلافِ شرع کام کی ہو، اس کا پورا کرنا ناجائز ہے۔

سوال: منت صحیح ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

جواب: منت کسی عبادت کی ہو مثلاً میرا فلاں کام ہو گیا تو خدا کے واسطے دو رکعت نماز پڑھوں گا یا روزہ رکھوں گا یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا ہزار روپیہ صدقہ کروں گا، اور جس چیز کی منت مانی ہے وہ اس کی قدرت سے باہر نہ ہو، ورنہ منت صحیح نہ ہوگی جیسے کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو فلاں شخص کی دوکان کا مال خیرات کر دوں گا۔ یہ منت صحیح نہیں کیونکہ کسی غیر کی دوکان کا مال اس کی ملکیت نہیں ہے اور اس کی قدرت سے باہر ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی شرطیں ہیں جو بڑی کتابوں میں تم پڑھو گے۔

سوال: کسی پیر یا ولی کی منت ماننی کیسی ہے؟

جواب: خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کی منّت ماننی حَرام ہے، کیونکہ منت بھی ایک طرح کی عبادت ہے اور عبادت کا خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی مُستحق نہیں۔

اسلامی فرائض میں سے زکوٰۃ کا بیان

سوال: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

جواب: مال کے اُس خاص حصے کو زکوٰۃ کہتے ہیں جس کو خدا کے حکم کے موافق فقیروں، مُحتاجوں وغیرہ کو دے کر انہیں مالک بنا دیا جائے، یوں سمجھو کہ نماز روزہ بدنی عبادت ہے اور زکوٰۃ مالی عبادت ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ قرآنِ مجید کی آیتوں اور حضور رسول کریم ﷺ کی حدیثوں سے اس کی فَرضِیَت ثابت ہے۔ جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

سوال: زکوٰۃ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب: مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ ہونا، مالکِ نصاب ہونا، نصاب کا اپنی اصلی حاجتوں سے زیادہ اور قرض سے بچا ہوا ہونا، اور مالک ہونے کے بعد نصاب پر ایک سال گزر جانا زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں ہیں۔ پس کافر اور غلام اور مجنون اور نابالغ کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں۔

اسی طرح جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو یا مال تو نصاب کے برابر ہے لیکن وہ قرض دار بھی ہے یا مال سال بھر تک باقی نہیں رہا تو ان حالتوں میں بھی زکوٰۃ فرض نہیں۔

———☆———☆———☆———

مالِ زکوٰۃ اور نصاب کا بیان

سوال: کس کس مال میں زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: چاندی، سونے اور ہر قسم کے مالِ تجارت میں زکوٰۃ فرض ہے۔

سوال: چاندی سونے سے اُن کے سکّے جیسے اشرفیاں روپے مراد ہیں یا اور کچھ؟

جواب: چاندی سونے کی تمام چیزوں میں زکوٰۃ فرض ہے جیسے اشرفیاں، روپے، زیور، برتن، گوٹہ، ٹھپہ وغیرہ۔

سوال: جواہرات پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں، چاہے کتنی ہی مالیت کے ہوں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے پاس تانبے وغیرہ کے برتن نصاب سے زیادہ قیمت کے ہوں یا کوئی مکان یا دکان وغیرہ نصاب سے زیادہ قیمت کی ہو اور اس کا کرایہ بھی آتا ہو یا چاندی سونے کے سوا اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے، لیکن یہ تمام چیزیں تجارت کے لئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: سرکاری نوٹ اگر کسی کے پاس بقدرِ نصاب ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

سوال: اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے، دونوں میں سے نصاب کسی کا پورا نہیں تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اِس صورت میں سونے کی قیمت چاندی سے یا چاندی کی قیمت سونے سے لگا کر دیکھو کہ دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کا نصاب پورا ہو جائے تو اُس کے حساب سے زکوٰۃ دو اور دونوں میں سے کسی کا نصاب پورا نہ ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: اگر کسی کے پاس صرف تین چار تولہ سونا ہے اور اُس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا زیادہ ہے، لیکن چاندی کی اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے، نہ روپیہ نہ زیور وغیرہ تو اُس پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: اِس صورت میں اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

سوال: مالِ تجارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: جو مال کہ بیچنے اور نفع کمانے کے لئے ہو وہ مالِ تجارت ہے، خواہ کسی قسم کا مال ہو جیسے غلّہ کپڑا، قند، جوتیاں، بساط خانہ کا اسباب وغیرہ۔

سوال: نصاب کسے کہتے ہیں؟

جواب: جن مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے شریعت نے اُن کی خاص خاص مقدار مُقرَّر کردی ہے، جب اتنی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے تب زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

سوال: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

جواب: چاندی کا نصاب چوّن (۵۴) تولے دو (۲) ماشے بھر وزن کی چاندی ہے۔ (تولہ سے ۱۱.۶۵ گرام مراد ہے)۔

سوال: چوّن تولے دو ماشے چاندی کی زکوٰۃ کتنی ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ میں چالیسواں حصّہ دینا فرض ہے۔ پس چوّن تولے دو ماشے کی زکوٰۃ

ایک تولہ چار ماشہ دو رتی چاندی ہوئی۔

سوال: سونے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: سونے کا نصاب سات تولے ساڑھے آٹھ ماشے سونا ہے۔ اس کی زکوٰۃ دو ماشے ڈھائی رتی سونا ہوئی۔

سوال: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

جواب: تجارتی مال کی سونے یا چاندی سے قیمت لگاؤ۔ پھر چاندی یا سونے کا نصاب قائم کر کے اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان

سوال: زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: جس قدر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے وہ کسی مُستحق کو خاص خدا کے واسطے دیدو اور اُسے مالک بنادو۔ کسی خدمت یا کسی کام کی اُجرت میں زکوٰۃ[1] دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مالِ زکوٰۃ سے فقیروں کے لئے کوئی چیز خرید کر اُن کو تقسیم کردو تو جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ کب ادا کرنی چاہئے؟

جواب: جب بقدرِ نصاب مال پر قمری حساب سے سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہئے، دیر لگانا اچھا نہیں۔

سوال: سال گذرنے سے پہلے اگر کوئی شخص زکوٰۃ دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بقدرِ نصاب مال کا مالک سال گذرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کردے تو

(۱) مگر عاملِ زکوٰۃ یعنی جو شخص زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہوتا ہے، اُسکی تنخواہ مالِ زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔ ۱۲ منہ

جائز ہے۔

سوال: زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنی بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! زکوٰۃ دیتے وقت یا کم سے کم مالِ زکوٰۃ نکال کر علیحدہ رکھنے کے وقت یہ نیت کرنی ضروری ہے کہ یہ مال میں زکوٰۃ میں دیتا ہوں یا زکوٰۃ کے لئے علیحدہ کرتا ہوں۔ اگر بغیر خیال زکوٰۃ کسی کو روپیہ دیدیا اور دینے کے بعد اُس کو زکوٰۃ کے حساب میں لگالیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: جس کو زکوٰۃ دی جائے اُسے یہ بتا دینا کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ضروری نہیں، بلکہ اگر انعام کے نام سے یا کسی غریب کے بچوں کو عیدی کے نام سے دیدو جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سوال: اگر سال گذرنے کے بعد ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ سارا مال ضائع ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اُس کی زکوٰۃ بھی اُس کے ذمّے سے ساقط ہوگئی۔

سوال: سال گذرنے کے بعد اگر سارا مال خدا کی راہ میں دیدیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی زکوٰۃ بھی مُعاف ہوگئی۔

سوال: اگر سال گذرنے کے بعد تھوڑا مال ضائع ہو گیا یا خیرات کر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس قدر مال ضائع ہوا یا خیرات کیا اُس کی زکوٰۃ بھی ساقط ہوگئی، باقی مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

سوال: اگر چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے ادا کرے تو وزن کا اعتبار ہے یا قیمت کا؟

جواب: وزن کا اعتبار ہے، مثلاً کسی کے پاس سو روپے ہیں، سال گذرنے کے

بعد اُسے ڈھائی تولہ چاندی دینی چاہئے۔ اب اُسے اختیار ہے کہ وہ دو روپے اور ایک اٹھنّی دیدے یا چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولے کا دیدے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی، لیکن اگر چاندی کا ٹکڑا ڈھائی تولہ کا قیمت میں دو روپے کا ہو تو دو روپے دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال: چاندی کی زکوٰۃ واجب ہوئی تو کوئی دوسری چیز بھی زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! جتنی چاندی زکوٰۃ میں واجب ہوتی ہے اتنی ہی چاندی کی قیمت کی کوئی دوسری چیز مثلاً کپڑا یا غلّہ خرید کر دینا بھی درست ہے۔

زکوٰۃ کے مَصارف کا بیان

سوال: مصارفِ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جس شخص کو زکوٰۃ دینے کی اجازت ہے اُسے مصرفِ زکوٰۃ کہتے ہیں۔ مصارف، مصرف کی جمع ہے۔ مصارفِ زکوٰۃ سے وہ لوگ مراد ہیں جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

سوال: مصارفِ زکوٰۃ کتنے اور کون کون ہیں؟

جواب: اس زمانہ میں مصارفِ زکوٰۃ یہ ہیں:-

۱۔ فقیر یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ تھوڑا مال واسباب ہے، لیکن نصاب کے برابر نہیں۔

۲۔ مسکین یعنی وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہیں۔

۳۔ قرضدار یعنی وہ شخص جس کے ذمّے لوگوں کا قرض ہو اور اُس کے پاس قرض سے بچا ہوا بقدرِ نصاب کوئی مال نہ ہو۔

۴۔ مسافر جو حالتِ سفر میں تنگدست ہو گیا ہو اُسے بقدرِ حاجت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے۔

سوال: مدارسِ اسلامیہ میں زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں! طالب علموں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے اور مدارس کے مُہتمموں کو اس کیلئے کہ وہ طالبعلموں پر خرچ کریں، دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

سوال: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا نا جائز ہے؟

جواب: اتنے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں:-

۱۔ مالدار، یعنی وہ شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے یا نصاب کے برابر قیمت کا اور کوئی مال موجود ہو اور اُس کی حاجتِ اَصلیہ سے زائد ہو، جیسے کسی کے پاس تانبے کے برتن روزمرّہ کی ضرورت سے زائد رکھے ہوئے ہیں اور اُن کی قیمت بقدر نصاب ہے، اُس کو زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں، اگرچہ خود اُس پر بھی اُن برتنوں کی زکوٰۃ دینی واجب نہیں۔

۲۔ سیّد اور بَنِی ہاشم، بَنِی ہاشم سے حضرت حَارِث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد مراد ہے۔

۳۔ اپنے باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی چاہے اور اوپر کے ہوں۔

۴۔ بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی چاہے اور نیچے کے ہوں۔

۵۔خاوند اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے خاوند کو بھی زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔۶۔کافر۔
۷۔مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ان تمام لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

سوال: کن کاموں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا جائز نہیں ہے؟

جواب: جن چیزوں میں کوئی مستحق مالک نہ بنایا جائے اُن میں مالِ زکوٰۃ خرچ کرنا جائز نہیں، جیسے میّت کے گور وکفن میں لگا دینا یا میّت کا قرض ادا کرنا یا مسجد کی تعمیر یا فرش یا لوٹوں یا پانی وغیرہ میں خرچ کرنا جائز نہیں۔

سوال: کسی شخص کے پاس ایک ہزار دو ہزار روپے کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یا اُس کے کرایہ سے اپنی گذر کرتا ہے۔اس کے علاوہ اُس کے پاس کوئی مال نہیں بلکہ تنگدست ہے۔اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے کیونکہ یہ مکان اس کی حاجتِ اصلیہ میں داخل ہے،البتہ جب کسی کے پاس اُس کی حاجتِ اصلیہ سے کوئی مال زائد ہو اور وہ بقدرِ نصاب ہو تو اُسے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

سوال: اگر کسی شخص کو مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دے دی،بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سیّد تھا یا مالدار تھا یا اپنا باپ یا ماں یا اولاد میں سے کوئی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب: ادا ہوگئی،پھر سے دینا واجب نہیں۔

سوال: زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

جواب: اوّل اپنے رشتہ داروں جیسے بھائی،بہن،بھتیجے،بھتیجیاں،بھانجے،بھانجیاں چچا،پھوپی،خالہ،ماموں،ساس،سُسر،داماد وغیرہ میں سے جو حاجتمند اور مستحق ہوں اُنہیں دینے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔ان کے بعد اپنے

پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ حاجتمند ہو اُسے دینا افضل ہے۔ پھر جسے دینے میں دین کا نفع زیادہ ہو جیسے علمِ دین کے طالبِ علم۔

صدقۂ فطر کا بیان

سوال: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

جواب: فطر کے معنی روزہ کھولنے یا روزہ نہ رکھنے کے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے کہ رمضان شریف کے ختم ہونے پر روزہ کھل جانے کی خوشی اور شکریہ کے طور پر ادا کریں۔ اُسے صدقۂ فطر کہتے ہیں اور اسی روزہ کھلنے کی خوشی منانے کا دن ہونے کی وجہ سے رمضان شریف کے بعد والی عید کو عیدُ الفطر کہتے ہیں۔

سوال: صدقۂ فطر کس شخص پر واجب ہوتا ہے؟

جواب: ہر مسلمان آزاد پر جبکہ وہ بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو صدقۂ فطر واجب ہے۔

سوال: صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے جو نصاب شرط ہے وہ وہی نصابِ زکوٰۃ ہے جو بیان ہو چکا یا کچھ فرق ہے؟

جواب: نصابِ زکوٰۃ اور نصابِ صدقۂ فطر کی مقدار تو ایک ہی ہے، مثلاً چوّن تولہ دو ماشہ چاندی یا اُس کی قیمت، لیکن نصابِ زکوٰۃ اور نصاب صدقۂ فطر میں یہ فرق ہے کہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے تو چاندی یا سونا یا مالِ تجارت ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے ان تین چیزوں کی خصوصیت نہیں، بلکہ اُس کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا

جاتا ہے۔ ہاں حاجتِ اَصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا دونوں نصابوں میں شرط ہے۔

پس اگر کسی شخص کے پاس اُس کے استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روز مرّہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پیتل، چینی وغیرہ کے برتن رکھے ہوں یا کوئی مکان اُس کا خالی پڑا ہے اور کسی قسم کا سامان اور اسباب ہے اور اُس کی حاجتِ اَصلیہ سے زائد ہے اور اُن چیزوں کی قیمت نصاب کے برابر یا زیادہ ہے تو اُس پر زکوٰۃ فرض نہیں، لیکن صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر کے نصاب پر سال بھر گذرنا بھی شرط نہیں، بلکہ اُسی روز نصاب کا مالک ہوا ہو تو بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کس کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

جواب: ہر مالکِ نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے، لیکن نابالغوں کا اگر اپنا مال ہو تو اُن کے مال میں سے ادا کرے۔

سوال: مشہور ہے کہ جس نے روزے نہیں رکھے اُس پر صدقۂ فطر واجب نہیں، یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: غلط ہے، بلکہ ہر مالکِ نصاب پر واجب ہے، خواہ روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

سوال: صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن صبحِ صادق ہوتے ہی یہ صدقہ واجب ہوتا ہے۔ پس جو شخص

صبحِ صادق سے پہلے مرگیا اُس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا اور جو بچہ صبحِ صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو اُس کی طرف سے ادا کیا جائے گا۔

سوال: اگر صدقۂ فطر عید کے دن سے پہلے رمضان شریف میں دیدے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: صدقۂ فطر ادا کرنے کا بہتر وقت کیا ہے؟

جواب: عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کرنا بہتر ہے اور نماز کے بعد ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور جب تک ادا نہ کرے اُس کے ذمہ واجبُ الادا رہے گا، چاہے کتنی ہی مدت گذر جائے۔

سوال: صدقہ فطر میں کیا کیا چیز اور کتنی دینا واجب ہے؟

جواب: صدقۂ فطر میں ہر قسم کا غلّہ اور قیمت دینا جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر گیہوں یا اُس کا آٹا یا سَتُّو دیں تو فی آدمی پونے دو سیر دینا چاہیئے (سیر سے مراد انگریزی روپے سے اسّی روپے کا وزن ہے)۔

اور جَو یا اُس کا آٹا یا ستّو دیں تو ساڑھے تین سیر دینا چاہیئے اور اگر جو اور گیہوں کے علاوہ اور کوئی غلّہ مثلاً چاول، باجرہ، جوار وغیرہ دیں تو پونے دو سیر گیہوں کی قیمت یا ساڑھے تین سیر جَو کی قیمت میں جس قدر وہ غلّہ آتا ہو اتنا دینا چاہیئے اور اگر قیمت دیں تو پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت دینی چاہیئے۔

سوال: ایک آدمی کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دیدینا یا تھوڑا تھوڑا کئی فقیروں کو دینا بھی جائز ہے؟

جواب: کئی فقیروں کو بھی دینا جائز ہے۔ اسی طرح کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو بھی دینا جائز ہے۔

سوال: صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا چاہئے؟

جواب: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہیں صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے انہیں صدقۂ فطر دینا بھی ناجائز ہے۔

سوال: جن لوگوں پر صدقۂ فطر واجب ہے وہ زکوٰۃ یا صدقۂ فطر لے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں لے سکتے، اور کوئی فرض یا واجب صدقہ ایسے لوگوں کو لینا جائز نہیں جن کے پاس صدقۂ فطر کا نصاب موجود ہو۔

تعلیمُ الاسلام کا چوتھا حصّہ ختم ہوا

جَوَامِعُ الْكَلِمِ

ایسے کلمات جن کے الفاظ مختصر اور معانی نہایت وسیع ہیں۔

ہادی برحق نبی آخر الزمان رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "اُوْتِیْتُ جَوَامِعُ الْکَلِمِ وَنُصْرتُ باالصَّبا." (مجھے جوامع الکلم عطا کئے گئے اور میری مدد بادِ صبا سے کی گئی) امتداد زمانہ کے ساتھ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال مبارک کی تصدیق وتائید لوگوں نے عملی طور پر دیکھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور یقین محکم کو تو کوئی نہیں پہنچ سکتا ہاں انکی زندگی کو سامنے رکھ کر آپ ﷺ کی سچّی اتباع کر کے دنیا وآخرت کی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قولِ مبارک: "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِاالنِّیَّاتِ" انسان کی پوری زندگی اور ہر عمل کا ہر صورت اور ہر حال میں احاطہ کرتا ہے۔ چند مبارک الفاظ کا مرکب کتنا وسیع وعریض مفہوم کتنے وسیع وبلیغ انداز میں کہ انسانی عقل عاجز ودنگ رہ جاتی ہے۔

حضرت مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور ومعروف شہرۂ آفاق تصنیف "تعلیم الاسلام" کے آخر میں چالیس احادیث مبارکہ (جَوَامِعُ الْکَلِم) کا مفید اضافہ کیا گیا ہے اکثر احادیث بخاری ومسلم سے ماخوذ ہیں جن میں اعلیٰ اخلاق اور تہذیب وتمدن کے درّیں اصول ہیں۔ تاکہ بچوں میں اور پڑھنے والوں میں عملی طور پر بھی آپ ﷺ سے قربت ہو۔ آپ رَحمَۃً لِّلعَالَمِین ہیں۔ آپ کا ہر عمل اللہ کی رحمت سے قریب کرنے والا ہے اور اسکے خلاف اللہ کی رحمت سے دور کرنے والا ہے اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مبارک فرمان کے مستحق ہوں کہ جو شخص میری امت کے فائدے کے لئے دین کے کام کی چالیس حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا، خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اُٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہو جنّت میں داخل ہو جاؤ"۔

(وَمَا ذالِكَ عَلَی اللهِ بِعَزِيْزٍ).

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱. اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. (بخاری ومسلم)

تمام کاموں کا دارومدار نیتوں پر ہے[1]۔

۲. حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. (بخاری ومسلم ترغیب)

مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازہ میں حاضر ہونا۔ اس کی دعوت قبول کرنا۔ چھینک کا جواب دینا یعنی "یَرْحَمُكَ اللّٰہُ" کہنا۔

۳. لَایَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ. (بخاری ومسلم)

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

٤. لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. (بخاری ومسلم)

چغل خور (ابتداءً) جنّت میں نہیں جائے گا۔

٥. لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (بخاری ومسلم)

(رشتہ داروں سے) تعلق ختم کرنے والا (ابتداءً) جنّت میں نہیں جائے گا۔

٦. اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ومسلم)

ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔

٧. مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ. (بخاری ومسلم)

ٹخنوں کا جو حصّہ لباس کے نیچے رہے گا وہ جہنّم میں رہے گا۔ (مردوں کے لئے وعید ہے)

٨. اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ. (بخاری ومسلم)

(کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

٩. مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ كُلَّهٗ. (مسلم)

جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ ساری ہی بھلائی سے محروم رہا۔

١٠. لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَالْغَضَبِ. (بخاری ومسلم)

نہیں ہے طاقتور جو لوگوں کو زیر کردے، بلکہ طاقتور تو وہ ہے جو اپنے آپ کو غصّہ کے وقت قابو میں رکھے۔

١١. اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.

جب تم حیا (شرم) نہ کرو تو جو چاہو کرو[2]۔ (بخاری ومسلم)

---

(۱) یعنی اچھی نیت سے اچھے، بُری نیت سے بُرے ہو جاتے ہیں۔ (۲) یعنی جب حیاء ہی نہیں تو ساری برائیاں برابر ہیں۔

۱۲. اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ. (بخاری ومسلم)

اللہ کے نزدیک سب عملوں میں وہ محبوب ہے جس میں دوام ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

۱۳. لَاتَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ اَوْتَصَاوِيْرُ. (بخاری ومسلم)

رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی کتا ہو یا (جاندار) کی تصویریں ہوں

۱۴. اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا. (بخاری ومسلم)

تم میں سے وہ شخص مجھے زیادہ محبوب ہے جو زیادہ بااخلاق ہو۔

۱۵. اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ. (بخاری ومسلم)

دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنّت ہے۔

۱۶. لَايَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ. (بخاری ومسلم)

مسلمان کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے۔

۱۷. لَايُلْدَغُ الْمَرْءُ مِنْ جُحْرٍوَّاحِدٍ مَّرَّتَيْنِ. (بخاری ومسلم)

مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاسکتا۔

۱۸. اَلْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ. (بخاری ومسلم)

حقیقی غنا، دل کا غنا ہونا ہے۔

۱۹. كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ. (بخاری ومسلم)

دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی مسافر یا راستہ طے کرنے والے ہو۔

۲۰. كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ. (مسلم و مشکوٰۃ)

انسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کردے۔

۲۱. اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ. (مسلم)

دین خیر خواہی کا نام ہے۔

۲۲. مَنْ سَتَرَمُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری ومسلم)

جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسکی پردہ پوشی کریگا۔

۲۳. مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ. (ترمذی واحمد)

آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتیں چھوڑ دے۔

۲۴. اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. (بخاری ومسلم)
سب سے زیادہ عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

۲۵. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ. (مسلم)
مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

۲۶. لَايُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. (بخاری ومسلم)
کوئی بندہ اس وقت تک (کامل) مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۲۷. لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّايَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ. (مسلم)
وہ شخص جنّت میں داخل نہیں ہوگا (ابتداءً) جس کے شر سے اسکے پڑوسی محفوظ نہ ہوں۔

۲۸ اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ. (بخاری و مسلم)
میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

۲۹. لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَاتَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. (بخاری)
آپس میں ترک تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے کے درپے نہ ہو اور آپس میں کینہ نہ رکھو اور آپس میں حسد نہ کرو۔ اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو کر رہو۔

۳۰. اِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ. (مسلم)
بے شک سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

۳۱. اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ. (بخاری ومسلم)
کبیرہ گناہوں میں سے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو ناحق قتل کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا۔

۳۲. لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ. (بیہقی)
جس میں امانت داری نہیں اس کا ایمان نہیں۔

۳۳. كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. (مسلم)
ہر بدعت گمراہی ہے۔

۳۴. اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. (بخاری ومسلم)
اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔

۳۵. اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ. (مسلم)
صفائی نصف ایمان ہے۔

۳۶. اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا. (مسلم)
اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہیں مسجدیں ہیں۔

۳۷. لَاتَتَّخِذُ واالْقُبُوْرَ مَسَاجِد. (مسلم)

قبروں کوسجدہ گاہ نہ بناؤ۔

۳۸. لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ. (مسلم)

(نماز میں) اپنی صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ چہروں (دلوں) کے درمیان اختلاف ڈال دے گا۔

۳۹. مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. (مسلم)

جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر دس رحمتیں نازل فرمائیگا۔

۴۰. اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ. (بخاری ومسلم)

بیشک اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِكَمِ وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

چالیس مسنون دعائیں

(۱) جب صبح صادق طلوع ہوتو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

اے اللہ! ہمیں آپ ہی کی توفیق سے صبح نصیب ہوئی اور آپ کی ہی کی توفیق سے شام ملی۔ آپ ہی کی قدرت سے ہم جیتے ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مریں گے، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (ترمذی:۳۳۹۱)

(۲) جب سورج طلوع ہوتو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا.

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں معاف فرما کر یہ دن عطا کیا اور ہمیں ہمارے گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا۔ (الحصن الحصین:۵۴)

(۳) شام کے وقت یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ.

اے اللہ! ہمیں آپ ہی کی توفیق سے شام نصیب ہوئی اور آپ ہی کی توفیق سے صبح ملی۔ آپ ہی کی قدرت سے ہم جیتے ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مریں گے، اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (ترمذی:۳۳۹۱)

(۴) صبح اور شام کی ایک خاص دعاء

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بندہ ہر صبح وشام تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ پہنچائے گی۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے کوئی ناگہانی بلا نہ پہنچے گی۔ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ

اس اللہ کے نام سے (صبح یا شام کرتا ہوں) جس

اسمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

(ترمذی: ۳۳۸۸)

(۵-ا) سوتے وقت پڑھنے کی دعائیں

جب سونے کا ارادہ کرے تو وضو کر لیوے اور اپنا بستر جھاڑ لیوے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر سر کے نیچے داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔

اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ فرمایئے جس دن آپ اپنے بندوں کو اُٹھائیں گے۔

(ترمذی: ۳۳۹۸)

(۵-ب) یا یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔

اے اللہ! میں آپ ہی کے نام پر مروں گا، اور (آپ ہی کے نام پر) جیتا ہوں۔ (بخاری: ۶۳۱۴)

اور سوتے وقت یہ بھی پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔ (بخاری: ۶۳۱۸)

(۶) جب سو کر اُٹھے تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(بخاری: ۶۳۱۴)

(۷) جب بیت الخلا جائے تو داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ کہے اور یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔

اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، خواہ وہ مذکر ہوں یا مؤنث۔

(بخاری: ۱۴۲، ۶۳۲۲)

(۸) اور جب بیت الخلا سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی، اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔
(ابن ماجہ: ۳۰۱)

(۹) جب وُضو کرنا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔
(ابوداؤد: ۱۰۱)

(۱۰) جب وُضو کر چکے تو یہ دعاء پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے۔ اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں اور بہت پاک رہنے والوں میں شامل کر لیجئے۔
(ترمذی: ۵۵)

(۱۱) جب مسجد میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیجئے۔
(مسلم: ۷۱۳)

(۱۲) مسجد میں بیٹھے بیٹھے یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

پاک ہے اللہ، تمام تعریف اللہ کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(۱۳) جب مسجد سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ۔	اے اللہ! میں آپ سے آپ ہی کے فضل کا طالب ہوں۔ (مسلم: ۷۱۳)

جب اذان کی آواز سنے

توجو کلمات مؤذن کہتا جائے وہی کلمات کہے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔ (بخاری:۶۱۱، مسلم:۳۸۳)

(۱۴) اور اذان ختم ہونے کے بعد درود پڑھ کر یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔	اے اللہ! جو اس مکمل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کا مالک ہے، حضرت محمد ﷺ کو مقام وسیلہ عطا فرما، اور فضیلت عطا فرما، اور اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ (بخاری: ۶۱۴، الترغیب:۱/۱۰۹)

(۱۵) فرض نماز کا سلام پھیر کر سر پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الْھَمَّ وَالْحَزَنَ۔ [1]	اللہ کے نام سے (میں نے نماز مکمل کی) جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جو رحمٰن و رحیم ہے۔ اے اللہ! مجھ سے فکر اور غم کو دور فرما دیجئے۔ (الحصن الحصین:۸۴)

(۱) دعا کے یہی الفاظ حدیث کی کتابوں میں ملتے ہیں، اس دعا میں کچھ الفاظ لوگوں میں بڑھے ہوئے مشہور ہیں۔

(۱۶) اور تین بار اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہے اور یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔	اے اللہ! آپ سلامت رہنے والے ہیں، اور آپ ہی سے (ہر ایک کو) سلامتی ملتی ہے اور بزرگی اور عظمت والے! آپ بہت برکت والے ہیں۔ (ترمذی:۳۰۰، مسلم:۵۹۱)

(۱۷) وتر پڑھ کر تین مرتبہ یہ دعاء پڑھے

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ۔	میں پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ (اللہ) کی جو بہت پاکی والا ہے۔ (ابوداؤد:۱۴۳۰)

تیسری بار باآوازِ بلند کہے اور قُدُّوس کی دال کو خوب کھینچے۔

(۱۸) نمازِ فجر اور مغرب کے بعد کی دعاء

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد کسی سے بات کرنے سے پہلے اگر سات مرتبہ تم نے

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ (۱)	اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرمادیجئے۔ (ابوداؤد:۵۰۷۹)

پڑھ لیا تو اس دن یا اس رات میں مرجاؤ گے تو تمہاری دوزخ سے ضرور خلاصی ہوگی۔

(۱۹) جب گھر سے نکلے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔	اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اور میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اور اللہ کے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں دے سکتا۔ (ابوداؤد:۵۰۹۵، ترمذی:۳۴۲۶)

(۲۰) گھر میں داخل ہو تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا	اے اللہ! میں آپ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں، اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام ہی سے نکلے اور اللہ ہی پر جو ہمارا

(۱) دعا کے یہی الفاظ حدیث کی کتابوں میں ملتے ہیں، اس دعا میں کچھ الفاظ لوگوں میں بڑھے ہوئے مشہور ہیں۔

وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔	پروردگار ہے ہم نے بھروسہ کیا۔ (مرقاۃ: ۵/۹-۲۹۸)

اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے۔

(۲۱) جب بازار میں جائے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً۔	اللہ کے نام سے (داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں اس بازار کی اور جو کچھ اس میں ہے اس کی خیر مانگتا ہوں، اور اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ یہاں گناہ والی قسم کھاؤں یا کسی معاملے میں نقصان اُٹھاؤں۔ (مستدرک حاکم: ۱۹۷۷)

(۲۲-ا) جب کھانا شروع کرے تو یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ۔	میں نے اللہ کے نام سے اور اللہ ہی کی برکت سے کھانا شروع کیا۔

(۲۲-ب) شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ کہنا بھول گیا تو یاد آنے پر یہ دعاء پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔	میں نے اس کے اوّل وآخر اللہ کا نام لیا۔ (عمل الیوم واللیلۃ: ۴۵۹)

حدیث شریف میں ہے کہ جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھی جائے شیطان کو اس میں ساتھ کھانے کا موقع مل جاتا ہے۔ (مسلم: ۵۲۵۹)

(۲۳) جب کھانا کھا چکے تو یہ دعاء پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔	تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔ (ترمذی: ۳۴۵۷)

(۲۴) دودھ پی کر یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔	اے اللہ! ہمارے لئے اس (کھانے) میں برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے بھی زیادہ نصیب فرما۔ (ترمذی:۳۴۵۵)

(۲۵) جب کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔	اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا آپ اس کو کھلایئے اور جس نے مجھے سیراب کیا آپ اسے سیراب کیجئے۔ (مرقاۃ:۵/۲۸۲،۲۸۱)

(۲۶) جب میزبان کے گھر سے چلنے لگے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔	اے اللہ! برکت عطا فرما ان کو اپنے دیئے ہوئے رزق میں، انکی بخشش فرما اور ان پر رحم فرما۔ (ابوداؤد:۳۷۲۹)

(۲۷) جب روزہ افطار کرے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔	اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا، اور آپ کے رزق پر افطار کیا۔ (ابوداؤد:۲۳۵۸)

(۲۸) افطار کے بعد یہ دعاء پڑھے

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔	پیاس بجھ گئی اور رگیں (جو سوکھ گئی تھیں وہ) تر ہوگئیں، اور اللہ نے چاہا تو اجر وثواب کا حصول یقینی ہوگیا۔ (ابوداؤد:۲۳۵۷)

(۲۹) اگر کسی کے یہاں افطار کرے تو یہ دعاء پڑھے

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔	(اللہ کرے کہ) روزہ دار تمہارے یہاں افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا کریں۔ (ابوداؤد:۳۸۵۴)

(۳۰) جب کپڑا پہنے تو یہ دعاء پڑھے

دعاء	ترجمہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔	تمام تعریف اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا، اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔ (ابوداود:۴۰۲۳)

(۳۱) جب نیا کپڑا پہنے تو یہ دعاء پڑھے

دعاء	ترجمہ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔	اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے، جیسے کہ آپ نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں آپ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا، اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس کام کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین: ۴/۲۱۳)

(۳۲) جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھے تو یہ دعاء پڑھے

دعاء	ترجمہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔	اللہ کا شکر ہے، اے اللہ! آپ نے میری صورت اچھی طرح بنائی ہے۔ آپ میرے اخلاق بھی اچھے بنا دیجئے۔ (صحیح ابن حبان: ۳/۲۳۹)

(۳۳) جامع ترین دعاء

دعاء	ترجمہ
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔	اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچایئے۔ (البقرۃ:۲۰۱)

(۳۴) شبِ قدر میں یوں دعاء مانگے

دعاء	ترجمہ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔	اے اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھے معاف فرما دیجئے۔ (ترمذی:۳۵۱۳)

(۳۵) جب نیا چاند دیکھے تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ۔	اے اللہ! اس چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی، اسلام اور اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق لے کر طلوع فرمائیے۔ (اے چاند) میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ (حصن حصین: ۱۱۷)

(۳۶) کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے تو یوں دعاء دے

اَضْحَكَ اللّٰہُ سِنَّكَ۔	اللہ آپکو ہنساتا رہے۔ (بخاری: ۳۶۸۳)

(۳۷) کسی مسلمان مریض کی عیادت کو جائے تو یوں تسلّی دے

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔	(اس بیماری سے آپ کو) کوئی نقصان نہ ہو، ان شاء اللہ یہ آپ کے لئے گناہوں سے پاکی کا سبب ہوگی۔ (بخاری: ۳۶۱۶)

(۳۸) جب سواری پر بیٹھ جائے تو یہ دعاء پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۝۔	پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لئے مسخر کردی اور ہم اسکو قابو میں لانے والے نہ تھے، اور ہم اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (الزخرف: ۱۳، ۱۴)

(۳۹) کسی منزل (ریلوے اسٹیشن، بس اسٹاپ) پر اترے تو یہ دعاء پڑھے

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔	میں اللہ تعالیٰ کے جامع کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی۔ (ترمذی: ۳۴۳۷)

(۴۰) جب قبرستان میں جائے یہ دعاء پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔	اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہمارے پیش رو ہو، اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔ (ترمذی: ۱۰۵۳)

مکتبۃ البشریٰ

المطبوعة

ملونة مجلدة

الصحيح لمسلم	(٧ مجلدات)
الموطأ للإمام محمد	(مجلدين)
الموطأ للإمام مالك	(٣ مجلدات)
الهداية	(٨ مجلدات)
مشكاة المصابيح	(٤مجلدات)
تفسير الجلالين	(٣مجلدات)
مختصر المعاني	(مجلدين)
نور الأنوار	(مجلدين)
كنز الدقائق	(٣مجلدات)
التبيان في علوم القرآن	تفسير البيضاوي
المسند للإمام الأعظم	الحسامي
الهدية السعيدية	شرح العقائد
أصول الشاشي	القطبي
تيسير مصطلح الحديث	نفحة العرب
شرح التهذيب	مختصر القدوري
تعريب علم الصيغة	نور الإيضاح
البلاغة الواضحة	ديوان الحماسة
ديوان المتنبي	المقامات الحريرية
النحو الواضح (الإبتدائية، الثانوية)	آثار السنن
رياض الصالحين (مجلدة غير ملونة)	شرح نخبة الفكر

ملونة كرتون مقوي

شرح عقود رسم المفتي	السراجي
متن العقيدة الطحاوية	الفوز الكبير
المرقاة	تلخيص المفتاح
زاد الطالبين	دروس البلاغة
عوامل النحو	الكافية
هداية النحو	تعليم المتعلم
إيساغوجي	مبادئ الأصول
شرح مائة عامل	مبادئ الفلسفة
المعلقات السبع	هداية الحكمة

هداية النحو (مع الخلاصة والتمارين)

متن الكافي مع مختصر الشافي

ستطبع قريبا بعون الله تعالىٰ

ملونة مجلدة/ كرتون مقوي

الصحيح للبخاري	الجامع للترمذي
شرح الجامي	التسهيل الضروري

Books in English

Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3)
Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3)
Al-Hizb-ul-Azam (Large) (H. Binding)
Al-Hizb-ul-Azam (Small) (Card Cover)
Secret of Salah

Other Languages

Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding)
Fazail-e-Aamal (German)

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizb-ul-Azam (French) (Coloured)

مکتبۃ البشریٰ

طبع شدہ

رنگین مجلد

- تفسیر عثمانی (۲ جلد)
- خطبات الاحکام لجمعات العام
- الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر مکمل)
- الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر مکمل)
- لسان القرآن (اول، دوم، سوم)
- خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی
- بہشتی زیور (تین حصے)
- معلم الحجاج
- فضائل حج
- تعلیم الاسلام (مکمل)
- حصن حصین

رنگین کارڈ کور

- حیاۃ المسلمین
- تعلیم الدین
- خیر الاصول فی حدیث الرسول
- الحجامہ (پچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن)
- الحزب الاعظم (مہینے کی ترتیب پر) (جیبی)
- الحزب الاعظم (ہفتے کی ترتیب پر) (جیبی)
- عربی زبان کا آسان قاعدہ
- فارسی زبان کا آسان قاعدہ
- علم الصرف (اولین، آخرین)
- تسہیل المبتدی
- جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ
- عربی کا معلم (اول، دوم، سوم، چہارم)
- عربی صفوۃ المصادر
- صرف میر
- تیسیر الابواب
- نام حق
- آداب المعاشرت
- زاد السعید
- جزاء الاعمال
- روضۃ الادب
- آسان اُصولِ فقہ
- معین الفلسفہ
- معین الاصول
- تیسیر المنطق
- تاریخ اسلام
- بہشتی گوہر
- فوائد مکیہ
- علم النحو
- جمال القرآن
- نحو میر
- تعلیم العقائد
- سیر الصحابیات

- فصول اکبری
- میزان ومنشعب
- نمازِ مدلل
- نورانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا)
- بغدادی قاعدہ (چھوٹا/بڑا)
- رحمانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا)
- تیسیر المبتدی
- منزل
- الانتباہات المفیدۃ
- سیرت سید الکونین ﷺ
- رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں
- حیلے اور بہانے
- کریما
- پند نامہ
- پنج سورۃ
- سورۃ یٰس
- عم پارہ درسی
- آسان نماز
- نماز حنفی
- مسنون دعائیں
- خلفائے راشدین
- امت مسلمہ کی مائیں
- فضائل امت محمدیہ
- علیکم بسنتی
- اکرام المسلمین مع حقوق العباد کی فکر کیجیے

کارڈ کور / مجلد

- اکرام مسلم
- مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم)
- فضائل اعمال
- منتخب احادیث

زیر طبع

- علاماتِ قیامت
- حیاۃ الصحابہ
- جواہر الحدیث
- بہشتی زیور (مکمل ومدلل)
- تبلیغ دین
- اسلامی سیاست مع تکملہ
- کلید جدید عربی کا معلم (حصہ اول تا چہارم)
- فضائل درود شریف
- فضائل صدقات
- آئینہ نماز
- فضائل علم
- النبی الخاتم ﷺ
- بیان القرآن (مکمل)
- مکمل قرآن حافظی ۱۵ سطری